میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

رائٹر کنول

میں جب 2 سال کا تھا تو میری والدہ کے نانا کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔ان دنوں میری امی اپنے میکے میں رکی ہوئی تھیں کیونکے میرے والد۔۔۔اور دادی نے انھیں مل کر مارا پیٹا تھا۔۔۔ بھت زبردست جھگڑے چل رہے ہیں۔۔۔دادی ہر بات پر امی ابو کو لڑوا دیتیں۔۔۔اور خود تماشائی بن جاتیں۔۔۔اتنی بھولی جیسے انھوں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔۔اس لئے میرے نانا نے انہیں روک لیا تھا۔۔۔انتقال میں میری والدہ کی خالہ کی

نو سی بھی آئی ہوئی تھی جو ابھی صرف ایک سال کی تھی۔۔۔۔ دو سال کے بچے کو کہاں عقل و شعور ہوتا ہے۔۔۔ میں نے کھیلتے وقت اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ میں نے تو فقط ہاتھ پکڑا تھا میری ماں تو دل میں ہی لے کر بیٹھ گئی۔۔۔۔ اس کا نام ”والناس“ تھا۔۔۔۔ میری ماں کی بہت کم عمری میں شادی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ بس وقت اور حالات نے انہیں تھوڑا سنجیدہ کر دیا تھا۔۔۔ لیکن جب وہ میرے ساتھ ہوتیں تو ان کا شرارتی پن واپس لوٹ آتا۔۔۔ میری والدہ نہایت حاضر دماغ تھیں اور بہت ذہین و ہوشیار۔۔۔ وہ پورے خاندان کی سب سے ذہین اور خوبصورت لڑکی تھیں۔۔۔ میرے نانا نانی نے زبردستی ان کی شادی کروائی ورنہ وہ تو ابھی پڑھنا چاہتی تھیں۔۔۔۔ مزے کی بات یہ تھی کہ میرے دادی نے بھی زبردستی کی تھی میرے والد کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

میری والدہ جتنی پردے والی تھیں۔۔۔میرے والد اتنے ہی آزاد مزاج۔۔۔انھیں میری والدہ کا پردہ بلکل پسند نہیں تھا۔۔انھوں نے اس شادی کی بہت مخالفت کی مگر دادی نے زبردستی کر راہی دی۔۔۔۔۔میری دادی۔۔۔میری نانی کے سیدھے مزاج سے بڑی متاثر ہوئی ی تھیں۔۔۔انھیں لگا جیسے ماں سیدھی ہے۔۔۔(سیدھی مطلب بے وقوف) ویسی ہی بیٹی ہو گی۔۔۔۔بس یہی سوچ کر انھوں نے تین سال تک میرے باپ کی مخالفت برداشت کر لی لیکن منگنی نہیں توڑی۔۔۔ جس کا بدلا میرے والد نے میری ماں سے شادی کی دوسری رات ہی لینا شروع کر دیا۔۔۔۔وہ میری امی کو ذھنی اذیتیں دینے لگے ۔۔۔اور ایک سال کے اندر اندر ہی میری دادی نے میری ماں کو پیٹوانا بھی

شروع کر دیا۔۔۔کیونکہ میری والدہ ان کے معیار جتنی بے وقوف نکل کر نہیں آئیں تھیں۔۔۔۔

میرے ابو بھت ہی امیر و کبیر آدمی تھے۔۔۔۔ساری جائید اد انہیں کی تھی۔۔۔وہ بچپن سے پڑھائی ی چھوڑ کر کمانے میں لگ گ ئے تھے۔۔۔۔خدا نے انھیں چھوٹی سی عمر میں بہت نوازا تھا۔۔۔وہ صرف 23سال کی عمر میں ڈبے کے بہت بڑے کارخانے کے مالک تھے۔۔۔میرے والد کیونکہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔۔تو وہ ATM کارڈ کہلاتے تھے۔۔۔۔میرے ابو کو دادی ۔۔دادا۔۔۔چاچا۔۔۔پھوپھوئی یں دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے تھے۔۔۔۔کہتے ہیں نہ جب تک بے وقوف زندہ ہے عقلمند بھوکا نہیں مر سکتا

۔۔۔۔بس وہی مثال چل رہی تھی میرے گھر میں۔۔۔۔میری دادی نے ابو کے ذھن میں سونا بیچنے کی بات ڈال دی۔۔۔۔جبکے میری ماں کی شادی کو ابھی صرف اٹھ مہینے ہی ہوئے تھے۔۔۔۔انھوں نے میری ماں سے کہا کہ اپنا سونا بیچ دیں جو وہ میکے سے لائی یں ہیں اور اس کے بدلے تیسرے نمبر والے چاچا کو ایک دوکان دلا دیں۔۔۔۔۔میری امی اس کے ل ئی ے راضی نہ ہوئی یں۔۔۔۔۔میرے ابو ذھنی اذیتیں تو دے ہی رھے تھے اب نانا کے دی ۓ سونے کے پیچھے بھی پڑھ گ ۓ تھے۔۔۔۔۔

امی نے نھایت پریشان ہو کر نانا کو بتایا کے ان کی سسرال والے سونے کے پیچھے پڑھ گ ۓ ہیں۔۔۔۔تو نانی نے میری دادی سے خود بات کی۔۔۔اس

کے بعد تو میری والدہ کا موبائل تک چھین لیا گیا۔۔۔میرے دادا نے چھپا دیا

تھا ان کا سیل۔۔۔۔

میری والدہ شادی ہو کر دوسرے شہر گ ئی تھیں۔۔۔۔ایک موبائل ہی

رابطے کا ذریعہ تھا۔۔۔۔وہ بھی ان لوگوں نے چھین لیا۔۔۔۔کیونکے میری

امی پہلی رات ہی امید سے ہو گ ئی تھیں تو ان لوگوں نے ان کے سفر پر

پابندی لگا دی تھی۔۔۔۔۔نہ وہ مل سکتی تھیں نہ بات کر سکتی تھیں۔۔۔۔اور

انہیں خوف صورت اور خطرناک حالات میں۔۔۔۔میں (ذیشان) دنیا میں

تشریف لے آیا۔۔۔۔میرے پیدا ہوتے ہی میری دادی اور دادا غم و غصے

سے پاگل ہو گ ئے۔۔۔۔وہ ہمیشہ سے چاہتے تھے کہ لڑکی ہو۔۔۔۔پر ہوا

میں۔۔یعنی لڑکا۔۔۔۔حالت یہ تھی کے جائیداد کا اصل وارث آ گیا جواب

کسی سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ میرے دادا نے تو میرے پیدا ہونے پر میٹھائی ی تک نہ باٹی۔۔۔ لوگ بولتے رہے کہ پوتا ہوا ہے مٹھائی تو کھلاؤ پر وہ تو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے اور بانٹتے بھی کیوں۔۔۔ انہیں کون سہ خوشی ہوئی تھی میرے پیدا ہونے پر۔۔۔

میرے پیدا ہوتے ہی ایک نیا ڈرامہ شروع ہو گیا تھا گھر میں۔۔۔ میرے ابو کی چاچی برابر والے گھر میں ہی رہتی تھیں۔۔۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔ چاچی مشہورِ زمانہ جادو گرنی تھی۔۔۔ اس کی بیٹیوں کے کردار کے بارے میں محلے کا ہر لڑکا جانتا تھا۔۔۔ ان کے گھر کا ماحول نہایت ہی گندا تھا۔۔۔ چاچی کے منہ پر وہ گالیاں ملتیں جو شاید گالیوں کی ڈکشنری میں بھی نہ ہوں۔۔۔ یقین مانیں جو گالیاں کبھی آپ نے سنی بھی نہ ہو گیں

۔۔۔وہ چاچی کے منہ پر ہر وقت کا کلمہ تھیں۔۔۔۔میری دادی کی بھی چاچی سے ہر وقت لڑائی رہتی تھی لیکن نہ جانے میرے پیدا ہوتے ہی ایسا کون سا کرشمہ ہوا تھا... کہ یہ لڑائی دوستی میں بدل گئی۔۔۔۔۔میری دادی نے مجھے میری والدہ سے چھین کر ان کے گھر بھیجنا شروع کر دیا۔۔۔۔میں پورے پورے دن ان کے گھر پڑا رہتا۔۔۔۔میری دادی دنیا کی نظر میں اچھا بننے کے لیے سب سے بہانا بناتیں کے چاچی اور ان کی بیٹیوں کو مجھ سے بہت محبت ہے۔۔۔۔ان کی بیٹی صبح ہوتے ہی لینے آجاتی ہیں تو میں مجبور ہو جاتی ہوں دینے پر۔۔۔۔

آپ سوچ سکتے ہیں اس ماں پر کیا گزرتی ہو گی جس سے اس کا بچہ چھین لیا جاتا ہو اور پورے دن کچن میں کھڑا رکھا جاتا ہو۔۔۔۔۔وہ سب سے رو رو کر کہتی

رہتیں کہ میرا بچہ لادو مجھے اسے دودھ پیلانا ہے وہ بھوکا ہوگا۔۔۔۔ لیکن کسی کے کان پر جوں ہی نہیں رینگتی۔۔۔۔۔۔ لڑائی جھگڑے اسی طرح چلتے رہے اور آخر کار میری والدہ کو نانا نے روک لیا۔۔۔۔

میری امی کا نام (فبیحہ) اور والد کا نام (شایان)۔۔۔۔

میں جب صرف دو سال کا تھا تب میری ماں اپنے گھر میں ایک ایک سے کہتی کہ میں تو اپنے بیٹے کا رشتہ (والناس) کے لے کر جاؤں گی۔۔۔۔ یہ سن سب خوب ہنستے۔۔۔۔ میری نانی تو والناس کی خالا کے کان تک بھی یہ بات پہنچا آئی یں تھیں کے فبیحہ ھر وقت گھر میں یہ بولتی ہے۔۔۔۔۔

پھر ایک دن اچانک میرے دادااور والد آکر مجھے میری ماں سے چھین کر لے گئے۔۔۔۔وہ ملنے کا بہانہ کر کے آئے تھے۔۔۔موقع پاتے ہی مجھے لے کر گاڑی میں بیٹھ گ ئے۔۔۔۔۔میری ماں تڑپتی سی رہ گ ئی۔۔۔۔انہوں نے دنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹ دیا کہ فبیحہ نے اپنا بیٹا خود ہی دے دیا۔۔۔ہم اسے لینے گ ئے تھے پر وہ آئی ی ہی نھیں۔۔۔۔۔اور بیٹا زبردستی ہمیں پکڑ دیا۔۔۔۔

کبھی اکیلے بیٹھ کر سوچتا ہوں۔۔۔تو سمجھ نھیں پاتا لوگوں نے کیسے یقین کر لیا ان کی بات پر۔۔۔بھلا کوئی ماں بھی خود سے اپنے جگر کے ٹکڑے کو جدا کر سکتی ہے؟؟؟۔۔۔۔کیا ان عورتوں کے سینے میں ماں کا دل نہیں جو انہیں خبر نہیں کہ ایک ماں اپنی جان تو دے سکتی ہے پر اپنے بیٹے کو جدا نہیں کر سکتی

۔۔۔۔۔عورتیں بیٹھ کر میری ماں کو برا بھلا کہتیں۔۔۔۔میرے نانا نے دو تین بار فون کر کے مجھے مانگا۔۔۔۔لیکن دادا نے اپنی فرعونیت دیکھائی ی اور یہ کھ کر فون کاٹ دیا کے جا کر کورٹ سے لے لو۔۔۔۔میرے نانا کوئی ی امیر آدمی نہ تھے۔۔۔۔بڑی مشکل سے تو قرضہ لے کر انھوں نے امی کی شادی کی تھی۔۔۔۔وہ دو سال بعد بھی قرضہ ہی اتار رہے تھے۔۔۔۔بیٹی کو جب بڑے گھر میں بیاتے ہیں تو جہیز بھی پھر اس بڑے گھر کے مطابق ہی دیتے ہیں۔۔۔۔بھلے ہی بال بال قرضے میں ڈوب جائے۔۔۔۔۔میرے نانا کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔میرے نانا نے خاندان کے تمام بڑوں سے بات کی ۔۔۔جو خود کو چوہدری بنتے تھے۔۔۔۔پر میرے دادا کے آگے سب خاموش ہو گ ئے۔۔۔۔۔شاید پیسا چیز ہی ایسا ہے۔۔۔کوئی ی بھی میرے دادا سے بگاڑنا نھیں چاہتا تھا۔۔۔۔میرے دادا دادی نے ابو کو دوسری شادی

کے سنہرے خواب دیکھادیے تھے۔۔۔جس کے بعد تو وہ دادا کا طوطا بن کر رہ گۓ تھے۔۔۔اپنی جیسے کوئی ی عقل ہی نہ ہو۔۔۔۔۔۔

میں کس طرح پلا بڑا ہوں یہ تو صرف میں ہی جانتا ہوں۔۔۔یا میرا خدا۔۔۔جب سے میں پیدا ہوا تھا میرا باپ میری ماں سے کہتا تھا" بچے بن ماں کے پل جاتے ہیں"۔۔۔۔اس جملے سے ثابت ہوتا ہے کے وہ میری ماں کو کبھی رکھنا چاہتے ہی نھیں تھے۔۔۔۔اس پر میری ماں تڑپ کر کھتی" پلتے نھیں رولتے ہیں۔۔۔کیوں میرے ہوتے ہوۓ بچے کو بن ماں کا کرنے پر تلے ہو؟؟؟"اب سوچتا ہوں تو دل کھتا ہے
"ھائے ئے ئے ئے۔۔۔۔کتنا سچ کھتی تھی میری ماں"

میرے دل میں میری ماں کے ل ئی ے شدید نفرت بھر دی تھی ان لوگوں نے۔۔۔۔اتنی کے میں انھیں کبھی دیکھنا بھی نھیں چاھتا تھا۔۔۔۔لوگ مجھے دیکھ بے ساختہ کہ اٹھتے کہ تم تو بالکل اپنی ماں جیسے خوبصورت ہو۔۔۔ یہ جملہ سنتے ہی میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی۔۔۔مجھے اپنے باپ کی طرح کالا ہونا منظور تھا پر اپنی ماں سے کسی بھی معاملے میں مشابہت رکھنا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔

میں انٹر کے امتحان سے فارغ ہو کر اپنے دوست کی شادی میں کراچی گیا۔۔۔میری ماں بھی کراچی کی تھی۔۔۔کراچی میں داخل ہوتے ہی میرا دل باولا سہ ہو گیا۔۔۔قابو میں ہی نھیں آرھا تھا۔۔۔۔ناجانے کیسی عجیب سی بے چینی نے میرے دل کو جگڑ لیا۔۔۔شاید وہ میری ماں کا شھر تھا

اس ل ئی ے۔۔۔۔میں شادی میں شرکت کر کے فورا لوٹ جاؤں گا یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دیتا۔۔۔

شادی میں۔۔۔میں اپنے دوست کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔میں نہایت ہی خوبصورت وخوبرو نوجوان تھا اس لیے ہر لڑکی مجھے مڑ مڑ کر دیکھتی۔۔۔ اچانک ویٹر سے میرے کپڑوں پر کافی گر گئی۔۔۔جیسے صاف کرنے۔۔ میں تیزی سے واش روم کی جانب بڑھا۔۔۔واپسی پر میں اپنا کورٹ جھاڑتا ہوا آرہا تھا۔۔میں نے دیکھا نہیں کہ سامنے سے ایک لڑکی آرہی ہے۔۔۔۔وہ اپنے سیل میں مگن تھی۔۔۔ہم دونوں کے سر زور سے ٹکرا گئے۔۔۔"آہ" میں نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے جب اس لڑکی کی جانب دیکھا۔۔تو پہلی ہی نظر میں اس کا گرویدہ ہو گیا۔۔۔وہ سر سے پاؤں تک

سراپائے حسن تھی۔۔۔"اف"۔۔۔۔میرے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس لمحے دل کی کیفیت کیا ہو گی تھی۔۔۔۔نہ جانے کیوں اس کے چہرے پر مجھے دیکھتے ہی مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔شاید اسے بھی میں اچھا لگ گیا تھا۔۔۔۔(ایسے ہی اندازہ لگا رہا ہوں پکا نہیں کہہ سکتا)۔۔۔"تم ذیشان ہو۔۔۔۔رائٹ؟؟؟"اس نے مسکراتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔میں تو ہکا بکا نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔میں تو پہلی بار کراچی آیا تھا پھر اس حسینہ کو میرا نام کیسے پتا۔۔۔فی الحال موقع اچھا تھا جان پہچان بڑھانے کا۔۔۔۔اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے میں نے اس کے آگے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا"جی۔۔۔۔میں ذیشان۔۔۔۔۔۔پر آپ مجھے کیسے جانتی ہیں؟؟؟"۔۔۔۔

وہ ہلکا سا شرمسار ہو کر میرا ہاتھ دیکھنے لگی ''سوری۔۔۔ میں لڑکوں سے ہاتھ نہیں ملاتی'' اس کے کہتے ہی میرا دل چاہا کے اپنا سر دیوار پر زور سے دے ماروں۔۔۔ پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ میں نے کسی کی جانب ہاتھ بڑھایا ہو اور اس نے منع کیا ہو۔۔۔۔ میں نے شرمندہ ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔۔۔ مجھے محسوس ہوا کہ اس نے مجھے ذلیل کر دیا ہے۔۔ ''اچھا۔۔ میں چلتا ہوں'' غصے سے کہہ کر۔۔۔ میں دانت پیستا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔ میں غصے کا بڑا تیز تھا یا یوں کہیں کہ وقت اور حالات نے مجھے ایسا بنا دیا تھا کہ میں چھوٹی چھوٹی بات پر بھی غصہ ہو جایا کرتا۔۔۔۔

''ذیشان۔۔۔ میری بات تو سنو'' وہ کہتے ہوئے پیچھے آئی ی۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔" میں نہایت بیزاری سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میں والناس" وہ اپنا تعارف کرانے لگی۔۔۔اس کی آنکھوں میں اپنا نام بتاتے وقت ایک الگ سی چمک آگئی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں پر امید تھیں اپنا نام بتانے کے بعد۔۔۔ جیسے مجھ سے کہہ رہی ہوں کے اگلا جملا۔۔۔میں یہ ادا کروں "اُو۔۔والناس تم۔۔۔" ۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن میں تو اسے جانتا تک نہیں تھا۔۔۔ان فیکٹ یہ نام بھی پہلی بار سن رہا تھا زندگی میں۔۔۔

''کون والناس؟؟؟میں نہیں جانتا''میں نے صاف گوئی سے جواب

دیا۔۔۔

''تم واقعی مجھے نہیں جانتے۔۔۔تمہارے ساتھ ناول میں ہیروئن میں ہی

ہوں''اس کا لہجہ نہایت حیران کن تھااور آنکھوں میں چمک۔۔جب وہ خود

کو میری ہیروئن کہہ رہی تھی۔۔۔

میں الجھی نگاہ سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ پاگل

لڑکی کیا باتیں کررہی ہے۔۔۔۔پہلی نظر دیکھنے میں تو ٹھیک ٹھاک لگی تھی پر

اب محسوس ہورہا تھا شاید ذھنی توازن ٹھیک نہیں ہے اس کا۔۔۔۔۔میں نے

جان چھڑانے میں ہی عافیت سمجھی۔۔''اچھا۔۔۔او۔کے۔۔۔''کہ کر میں

ذرا آگے ہی بڑھا تھا کے وہ تیزی سے چل کر میرے آگے آکر راستہ روک کر

کھڑی ہو گئی۔۔۔ ''تمہیں مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی؟؟'' وہ پر امید نظروں سے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

''خوشی؟؟۔۔۔ تمہیں دیکھ کر؟؟۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ تم ہو کون؟؟'' میں نے اسے دیکھتے ہوئے حیران وپریشان ہو کر سوال کیا۔۔۔۔ میرا لہجہ نہایت سخت تھا پوچھتے وقت۔۔۔ لیکن وہ عجیب پاگل تھی مجھے دیکھ پھر بھی مسکراتے ہوئے کہنے لگی ''بتایا تو ہے تمہارے ناول کی ہیروئن''۔۔۔۔ اب اس کی باتیں میرا بلڈ پریشر ہائی کر رہی تھیں۔۔۔

''کیا یہ لڑکوں کو پٹانے کا نیا طریقہ ہے؟؟۔۔۔ پہلے ہاتھ نہ ملا کر ان کی انسرلٹ کرنا پھر آگے آ کر راستہ روک کر کھڑے ہو جانا۔۔۔ اور بار بار خود

کواس کی ہیروئن کہنا۔۔۔"میں نے اسے دیکھ بے رخی و بے زاری سے

استفسار کیا۔۔۔ تو جوابا مسکراتے ہوئے کہنے لگی "لگتا ہے تم نے ابھی تک

ناول پڑھا ہی نہیں"

عجیب لڑکی تھی نہ میرے غصے کا اثر ہو رہا تھا اس پر نہ بے رخی اور بے زاری کا

۔۔۔بس مجھے دیکھ ایسے فدا ہوئے جا رہی تھی جیسے سالوں سے جانتی

ہو۔۔۔یا میری کوئی فین ہو۔۔۔"کون سہ ناول؟؟۔۔۔"میں نے

ابرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھ پوچھا۔۔۔

"میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی" اس نے مسکراتے ہوئے ناول کا نام

لیا۔۔

"سوری۔۔۔میں ناول نہیں پڑتا"میں نے سپاٹ سہ جواب دیے کراس کے سائیڈ سے جانے کی کوشش کی تواس نے فوراًاپنا ہاتھ راستے میں حائل کر کے مجھے پھر روکا۔۔۔۔

"یہ تو غلط بات ہے یار۔۔۔ تمہیں پڑھنا چاہیے تھا۔۔۔خاص تمہارے لئے ہی تو لکھا گیا ہے وہ"اس کے لہجے میں افسردگی تھی یہ جملہ کہتے ہوئے۔۔

"تم کیا باتیں کر رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا؟؟۔۔۔پلیز میرا رستہ چھوڑو مجھے جانا ہے"میں اسے بیزاری سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

"اچھا۔۔۔ بابا۔۔۔ میں ہٹ جاتی ہوں تمہارے راستے سے۔۔۔ پر پہلے اپنا موبائل دیکھاؤ" اس نے میرے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

"کیا اپنا موبائل دوں ؟؟ میں بھلا کیوں ایک اجنبی لڑکی کو۔۔۔" ابھی میں بول ہی رہا تھا کہ اس نے میرے کورٹ سے خود ہی موبائل نکال لیا میں تو دم بخود آنکھوں سے اس کی جرات دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ؟؟" میں اسے دیکھ غصے سے بولا لیکن وہ تو موبائل میں مگن تھی۔۔۔

"او۔۔نو۔۔۔پاس ورڈ"اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔پھر میری جانب بغور دیکھا ایک لمحہ ضائع کئے بغیر میرا انگوٹھا پکڑ کر موبائل کے اسکرین پر ٹچ کر دیا۔۔۔میں اس کی جرت دیکھ۔۔اس کا چہرہ تکتا سارہ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بلا ہے ؟؟"میں اسے دیکھ دل میں سوچنے لگا۔۔۔"

اسکیوزمی۔۔۔کیا آپ کو نہیں لگتا کہ آپ اپنی حد پار کر رہی ہیں ؟؟"میں نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے اس سے استفسار کیا۔۔۔۔میں اس کی اس حرکت پر غصے سے تلملا اٹھا تھا۔۔۔مگر اسے دیکھ ذرا سا بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا کے اسے میرے غصے سے کوئی فرق پڑ رہا ہو۔۔۔وہ تو نہ جانے کیا کرنے میں مصروف تھی میرے موبائل میں۔۔۔

''ایک منٹ'' اس نے لاپرواہی سے جواب دیا موبائل میں دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

''یہ لو۔۔۔ ناول کے دو حصے جو آچکے ہیں وہ میں نے تمہیں سینڈ کر دیے ہیں واٹس ایپ پر۔۔۔۔۔۔۔ پلیز پڑھنا مت بھولنا۔۔۔ اوکے۔۔۔'' اس نے میرا اسیل واپس دیتے ہوئے انتہائی ی منتی انداز میں کہا۔۔

''میں نے کہا ناں۔۔۔ میں ناول نہیں پڑتا''

''ہاں ہاں سنا میں نے لیکن بس یہ والا پڑھ لو پلیز'' وہ التجائی ی انداز میں کہنے لگے۔۔۔ ''بہت ہیٹ جا رہا ہے یہ ناول لوگ بہت بے صبری سے اس کے

تیسرے اور آخری حصہ کا انتظار کر رہے اور مجھے یقین ہے اس کا تیسرا حصہ لوگوں کے دلوں کو چھو جائے گا۔۔۔۔مجھے یقین ہے فبیحہ کو اس کا ذیشان مل جائے گا ‘‘بس اس کا آخری جملہ ادا کرنا تھا میرے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔وہ میری ماں کا نام لے رہی تھی۔۔۔۔۔’’کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟‘‘میں تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

’’تم واقعی بہت خوبصورت ہو جیسا ناول میں لکھا ہے۔۔۔(سورہ یوسف) واقعی کمال وظیفہ بتایا انہوں نے۔۔۔۔بہت لکی ہو تم کے کسی نے تمہارے لئے اتنی دعائیں کی ہیں۔۔۔۔اللہ‘‘ وہ میرے حسن پر فدا ہوتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

اُس نے اپنے دل میں: ''اف۔۔۔۔۔یہ تعریف کرنے کا کون سا انداز تھا میں سمجھ ہی نہیں سکا۔۔۔۔وہ پگلی کیا کہہ رہی تھی؟؟۔۔کون سا وظیفہ؟؟مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا''لوگ میرے حسن کی تعریف کرتے تھے لیکن وہ کچھ انوکھے انداز میں کر رہی تھی۔۔۔۔۔''شکریہ۔۔۔اب میں جاوں۔۔۔اگر آپ کی اجازت ہو تو''میں نے طنزیہ لہجے میں اجازت طلب کی تو اس نے فورا رستہ چھوڑ دیا۔۔۔

''اچھا سنو''اس نے پیچھے سے آواز لگاتے ہوئے روکا۔۔۔میں دانت پیستے ہوئے واپس مڑا اس کی جانب۔۔۔''بولو''

"تمہیں ریل لائف والناس پسند آئی؟؟؟"اس کی آنکھیں بہت زیادہ پرامید تھیں یہ سوال کرتے وقت۔۔۔۔ لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا پوچھنا چاہ رہی ہے مجھ سے۔۔۔۔

"کیا مطلب؟؟"میں نے الجھ کر سوال کیا۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔جب ناول پڑھ لوگے تو سمجھ آجائے گا کہ میں نے کیا سوال کیا ہے اس لیے پلیز ضرور پڑھنا"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلی گئی۔۔۔۔

وہ لڑکی والوں کی طرف سے تھی اور میں لڑکوں والوں ۔۔۔ ہمارا سامنا پھر اسٹیج پر ہوا ۔۔۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگی لیکن میں نے فوراً منہ موڑ لیا ۔۔۔۔

******________******

میں گھر آکر واپس اپنے معمول کے کام کاج میں لگ گیا میں اپنے والد کے ساتھ کارخانے میں بیٹھتا تھا اس لیے جب میں تھکا ہوا گھر لوٹتا تو سوائے نیند کے کچھ نہیں سوجھتا تھا میرے ذہن کو ۔۔۔۔

ایک رات خواب میں فصیحہ آئی ی۔۔۔وہ رو رہی تھی بہت۔۔۔میں چونک کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔میرے حواس ابھی تک کام نہیں کر رہے تھے ٹھیک طرح۔۔۔پہلے تو اس کی یاد میرے دل کو جکڑ گ ئی ی۔۔۔آخر ماں تھی وہ میری۔۔۔پھر میں نے اپنے دل کو سنبھالا اور وہ ساری بری باتیں یاد کریں جو اس کے بارے میں مجھ سے کہی گئیں تھیں۔۔۔کے اس ظالم عورت نے مجھے خود اپنی زندگی سے نیکال کر پھینک دیا تھا۔۔۔پھر میں کیوں اس کی خاطر اپنے دل کو جلاتا ہوں۔۔۔۔۔دوبارہ سونا چاہا لیکن نیند تھی کہ مجھے منہ چڑا رہی تھی۔۔۔میں اپنا موبائل لے کر بیٹھ گیا۔۔۔ایسے ہی چلا رہا تھا کہ والناس کا سینڈ کیا ہوا ناول نظر آیا۔۔۔میں نے دیکھا تو ناول کا تیسرا حصہ ابھی تک نہیں ڈلا تھا۔۔۔۔کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا تو میں نے سوچا ناول ہی پڑھ لوں۔۔۔ہو سکتا ہے اتنا بور ہو کہ پڑھتے پڑھتے ہی نیند آ جائے۔۔۔۔۔مجھے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔۔۔میرا

معلوماتی مطالعہ کافی زبردست تھا۔۔۔ لیکن ناول کبھی نھیں

پڑھے۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔میں کبھی کبھار جاسوسی کتابیں ورسالے پڑھ لیا

کرتا تھا۔۔۔

میں نے بیڈ پر لیٹے لیٹے ہی پڑھنا شروع کیا۔۔۔

)ناول: میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

میری کہانی میری زبانی :

سوچ رہی ہوں کہاں سے لکھنا شروع کروں۔۔۔۔۔اللہ یہ زندگی وہ سبق

سیکھاتی ھے۔۔۔۔جو کسی کتاب یا تعلیمی ادارے میں نہیں سکھائے

جاتے۔۔۔ہر لمحہ آنے والا ٹریجر ہنٹ کی طرح ہوتا ہے۔۔خبر ہی نہیں ہوتی کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔جب میں میٹرک سے اے گریٹ میں پاس ہوئی ی تو بہت خواب تھے میری آنکھوں میں۔۔۔۔میں جب کالج میں پہلی بار لسٹ میں نام چیک کرنے گ ئی ی تو میں اور میری مما حیران رہ گ ئے کے کمپیوٹر سٹڈی کے سبجیکٹ میں میں ساتویں نمبر پر ہائیسٹ رینکنگ پر تھی۔۔۔میرے لئے یہ بہت بڑی بات تھی کیوں کہ میں نے بغیر کسی ٹیوشن اور کوچنگ کے یہ پوزیشن حاصل کی تھی۔۔۔میری آنکھوں میں اتنے خواب تھے جتنے آسمان پر ستارے۔۔۔خدا نے مجھے بے پناہ صلاحیتوں سے مالا مال کیا تھا۔۔۔میں جس جگہ جاتی۔۔۔میرا پرچار شروع ہو جاتا۔۔۔وہ سلائی سینٹر ہو یا بیوٹیشن کا کورس۔۔۔وہ ناظرہ قرآن ہو یا عالمہ کا کورس۔۔۔آپ میری ذہانت کا اس بات سے اندازہ لگائیں کے میں یونی کی اسٹیڈی اور عالمہ کا کورس ساتھ ساتھ کر رہی تھی۔۔۔

لوگ مجھ سے مذاق میں کہتے تھوڑا سہ فیض ہمھیں بھی دے دو۔۔۔۔۔ میں
صرف پڑھائی ی کا کیڑہ تھی۔۔۔۔

ناول چل رہا ہے (میرا رشتہ نھایت امیر و کبیر خاندان سے آیا۔۔۔۔ سب
میری قسمت پر عش عش کرنے لگے۔۔۔ میں پڑھائی کی بہت شوقین تھی
۔۔۔ مجھے فیوچر بنانا تھا اپنا۔۔۔ یں ری صرف میڑک کرتے ہی منگنی
کروادی گ ئی ی۔۔۔ منگنی تین سال رہی۔۔۔ اس دوران میں آرام سے
پڑھتی رھی۔۔۔ میرا منگیتر مجھ سے فون پر بات کرنے کی بھت ضد کرتا لیکن
میں اس کے ل ئی ے کبھی تیار نہ ہوئ ی۔۔۔۔ میرے نزدیک وہ منگیتر تھا
تو کیا۔۔۔ تھا تو نامحرم ہی ناں۔۔۔۔ میرے اور شایان کے مزاج میں زمین
آسمان کا فرق تھا۔۔۔۔ میں نے عالمہ کا کورس جب سے اسٹارٹ کیا تھا

۔۔۔میری سوچ بہت زیادہ گانے باجے۔۔ فلمیں ڈراموں کے خلاف ہو گی تھی۔۔۔۔میں نے شرعی پردہ کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔۔۔مجھے لوگ یونی میں بہن جی کہ کر بلانے لگے تھے۔۔۔پر مجھے کوئی ی فرق نھیں پڑتا تھا۔۔۔

دیوانے کو تحقیق سے دیوانانہ کھنا۔۔۔۔

دیوانا بھت سوچ کر دیوانا بنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکے میں بھت مضوط قوت ارادی رکھتی تھی۔۔۔جب میں نے پردے کا ارادہ کر لیا سو کر لیا۔۔۔ایسا نھیں کے مجھے مخالفتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا ۔۔۔لیکن ضدی مزاجیت تو مانو کوٹ کوٹ کر بھری تھی مجھ

میں۔۔۔زیادہ تر لوگوں نے یہ کہ کر سمجھایا کے پردہ نہ کرؤ تمھارا منگیتر
بھت آزاد دماغ ہے۔۔۔۔

میں جس دعوت میں جاتی وہاں کی مہمانے خصوصی بن جاتی۔۔۔اب آپ
سوچ رہے ہوں گے ایسا کیوں؟؟؟۔۔۔۔مجھ میں ایسا کیا خاص تھا۔۔۔تو
نھیں جی۔۔۔مجھ ناچیز میں بھلا کیا خاص ہو سکتا ہے۔۔۔خاص تو میری
سسرال والوں میں تھا۔۔۔جہاں بھی آتے۔۔۔۔اتنے بڑے بڑے اور
مہنگے تحفے ساتھ ساتھ پھولوں سے بنا زیور لاتے۔۔۔۔۔کے ناچاھتے ہوئے
بھی میں خود بہ خود لوگوں کی نظر کا مرکز بن جاتی۔۔۔۔ہر محفل میں مجھے
گجرے پہنانے کی رسم شروع ہو جاتی۔۔۔۔میں بھت شرمندگی محسوس

کرتی تھی۔۔۔خاندان کی ہر لڑکی مجھ جیسی سسرال کی تمنا کرنے لگی تھی۔۔۔۔

پر مجھے کچھ عجیب محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔میری سگی چاچی شایان کی پھوپھو لگتی تھیں۔۔۔۔چاچی کی امی سے زیادہ تر لڑائی ہی رہتی تھی ۔۔۔چاچی کے میکے میں۔۔۔میری ماں کے سب کھلے دشمن تھے۔۔۔۔اور جو دشمنی ماں سے ہو وہ بیٹی سے ہونا تو فرض ہے۔۔۔۔میں اپنی امی کو اکثر سمجھاتی کے کیوں اپنے دشمنوں میں مجھے بھیج رہی ہو۔۔۔۔پر قربان جاؤں اپنی ماں کی سادگی پر۔۔۔وہ سمجھتی ہی نھیں تھیں۔۔انھیں تو صرف وہ مہنگے تحفے وہ محبت بھرے گجرے جو میری ساس لاتی تھی وہ نظر آتے تھے۔۔۔۔(

اتنا پڑھنے کے بعد میں واقعی سو گیا تھا۔۔۔ میں پہلی بار ناول پڑھ رہا تھا اس لئے میں نے ناول رائٹر کا نام تک پڑھنے کی زحمت نہ کی۔۔۔ اگر نام پڑھ لیتا تو خدا جانے۔۔۔ پھر میں نے ناول پڑھنا تھا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

******_____________**********

کچھ دنوں بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں یونی میں فارم جمع کروا کر آ رہا تھا کے راستے میں سیل رنگ ہوا۔۔۔میں نے بائی یک سائیڈ پر لگائی اور کال ریسیو کی۔۔۔۔میں نے جلد بازی میں نام نہیں دیکھا ''ہیلو''

دوسری طرف کال پر والناس تھی ''زیادہ انگریز مت بنو۔۔۔سلام کرو'' اس نے ہیلو کے جواب میں فوراٹو کا تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی میں نے پہلے سیل کان سے ہٹا کر نام چیک کیا۔۔۔۔۔ سیل پر والناس کا نام شو ہو رہا تھا۔۔۔۔ ''اففففففف۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ پاگل۔۔۔۔اس نے مجھے کیوں فون کیا؟؟؟۔۔۔۔بہت دماغ کھائے گی ۔۔۔۔کال کاٹ دیتا ہوں'' یہ سوچ کر میں نے کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

"ہا۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔۔اس نے میری کال کاٹ دی۔۔۔۔۔۔اسے تو میں ابھی بتاتی ہوں۔۔۔۔بچو میں بھی والناس ہوں۔۔۔۔رک"اس کے بعد تو وہ دھڑا دھڑ کالیں مارنے لگی۔۔۔۔اس نے مجھے پاگل کر دیا تھا کال کر کر کے۔۔۔۔

"کیا بلا ہے یہ ؟؟؟۔۔۔کیوں پیچھے پڑی ہے میرے ؟؟؟"میں اپنی بیچارگی پر خود ہی ترس کھا رہا تھا۔۔۔۔۔پہلے ذھن میں آئیڈیا آیا اسے بلاک کرنے کا۔۔۔پر پھر اس کا خوبصورت سراپا آنکھوں میں لہرا گیا۔۔۔نہ جانے کیا سوچ کر میں نے کال دوبارا ریسو کر لی"السلام علیکم"اس بار میں نے ذرا جتانے والے انداز میں سلام کیا تھا۔۔۔

''وَعَلَیْکُم السَّلَام وَرَحْمَۃُ اَللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ''اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔''کال کیوں کاٹی میری؟؟؟''اگلے ہی لمحے اس نے اکڑانا انداز میں پوچھا۔۔۔

''آپ کو کام کیا ہے مجھ سے؟؟؟۔۔۔وہ بولیں جلدی۔۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔راستے میں بائی یک روک کر بات کر رہا ہوں۔۔۔''میں نے اس کے اکڑانا انداز پر آنے والے غصے پر قابو پاتے ہوئے۔۔۔۔۔ڈائی رک اسے اصل موضوع پر لایا تھا۔۔۔اگر وہ مجھے پہلی ہی نظر میں پیاری نہ لگتی تو اب تک تو میں اسے ٹھیک ٹھاک کھری سنا چکا ہوتا۔۔۔۔۔۔یہ میرے ظرف کی انتہاء تھی۔۔۔۔جو میں اس کے ل ئی ے دیکھا رہا تھا۔۔۔۔

" ہائے۔۔۔کتنے بد تمیز ہو تم۔۔۔ایسے بول رہے ہو جیسے پیچھے پڑی ہوں تمھارے۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ میں نے تیزی سے بات کاٹتے ہوئے "تو اور کیا کر رھی ہیں آپ ؟؟؟۔۔۔" مجھ سے خاموش نہ رہا گیا اس کی بات سن۔۔۔

"میں نے تو بس ناول کے متعلق جاننے کے لیے فون کیا تھا۔۔۔ورنہ ۔۔۔۔۔" اس کی آواز ہی بتا رہی تھی کہ وہ غصہ پی رہی ہے۔۔۔

"ناول کے متعلق۔۔۔کیا؟؟؟ کیا جاننا تھا تمہیں؟؟" میں تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”یہی کے تم نے پڑھا یا نہیں ؟؟“اس کی آواز میں سنجید گی محسوس ہوئی۔۔۔

”یار۔۔۔اس ناول میں ایسا کیا خاص ہے جو تم ہاتھ دھوء کر میرے پیچھے پڑ گ ئی ی ہو ؟؟؟۔۔۔۔۔۔بور لگا مجھے تو“ میں منہ بسور کر بولا۔۔۔

”تمہیں وہ بور لگا۔۔۔۔آئی ڈونٹ بلیف ڈیٹ۔۔۔۔۔۔کیسے تمھیں وہ بور لگ سکتا ہے ؟؟؟۔۔۔۔۔۔وہ کسی کی ریل آپ بیتی ہے۔۔۔۔“ وہ نھایت جذ باتی ہو کر لیکچر دینا اسٹارٹ ہو گ ئی ی تھی۔۔۔۔۔”تمھارے پاس دل نہیں ہے کیا؟؟؟“ اس نے غصے میں مجھ سے پو چھا۔۔۔۔۔۔اس کا سوال

مجھے کارٹنوں پر لوٹا گیا تھا۔۔۔کے آخر کیوں ایک ناول کے چکر میں وہ مجھے اتنا سنا رہی ہے۔۔۔۔جب کہ میں نے اسے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ میں ناول پڑھنے میں انٹرسٹ نہیں رکھتا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے تم پاگل ہو۔۔۔کسی نفسیاتی ڈاکٹر سے چیک۔اپ کرأو اپنا۔۔۔۔تمہیں سخت ضرورت ہے" یہ کہ کر میں نے غصے سے فون کاٹ کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔۔۔اس لمحے میرا دل چاھا کے اس والناس کا حشر کر دوں۔۔۔"پاگل۔۔۔اسے تو بلاک لسٹ میں ہی ڈال دینا چاھئیے" میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ میرے ابو کا فون آگیا۔۔۔ان سے بات کرنے میں۔۔۔میں والناس کو بلاک کرنا بھول گیا۔۔۔

******_________********

میں نے والناس سے لڑائی ی تو کر لی غصے میں۔۔۔۔ لیکن غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا کے میں کچھ زیادہ ہی بول گیا والناس کو۔۔۔۔ سونے لگا تو نیند منہ چڑا رہی تھی۔۔۔۔ بار بار والناس کا خیال ذھن کو جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔ (سوری) کا لفظ زندگی میں طنزیہ تو بہت بار کہا تھا مگر شرمسار ہو کر کبھی نہیں۔۔۔۔۔ (سوری) کا لفظ لکھنے میں بھی مانو مجھے اپنی شان گھٹتی ہوئی ی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آخر کار اپنی انا کو ذرا جھکاتے ہوئے (سوری) کا میسج والناس کو سینڈ کر ہی دیا۔۔۔۔۔۔ ساتھ ساتھ ایک کیوٹ سہ اسٹیکر بھی سینڈ کیا۔۔۔۔۔

ایسا لگا میرے میسج کے انتظار میں ہی بیٹھی ہو۔۔۔۔فوراہی ''اٹس اوکے'' کا ریپلائے آگیا۔۔۔۔اس نے بھی کیوٹ سے اسٹیکر سینڈ کیا تھا (ناچتا ہوا بندر) میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔۔۔۔کہنے لگی ''تم ہو۔۔۔۔جو چھوٹی چھوٹی بات پر غصے میں ناچ جاتے ہو۔۔۔۔'' یہ پڑھتے ہی میرا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔میں اس کے ریپلائے کے لیے اچھا سے اسٹیکر تلاش کرنے لگا۔۔۔اتنی دیر میں وہ گڈ نائٹ کہہ کر آف لائن ہوگئی۔۔۔۔رات بھر میں بار بار اس ناچتے ہوئے بندر کے اسٹیکر کو دیکھتا اور ہنستا۔۔۔۔

ہماری زیادہ بات نھیں ہوتی تھی۔۔۔لیکن جب بھی ہوتی وہ ناول پڑھنے پر ضرور زور دیتی۔۔۔۔دو مہینے بعد۔۔میں بارش کے سبب اپنا مال جہاں رکھواتا تھا اس گودام میں پھنس گیا۔۔۔۔ایک گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن بارش

رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔نیٹ بھی کافی سلو چل رہا تھا۔۔۔۔مجھے اچھا لگتا تھا والناس کے میسجز بار بار پڑھنا۔۔۔اس وقت میں چائی یر کھڑکی کے پاس لگا کر بیٹھ گیا اور میسجز پڑھنے لگا۔۔۔اس کے ہر میسج کی آخری لائن سیم ہوتی تھی۔۔۔ناول پڑھ لو پلیز۔۔۔۔اور میرا ہر بار ریپلائے یہی ہوتا کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے جب موقع ملے گا تو ضرور پڑھ لوں گا۔۔۔سوچا آج ٹائی م ہے پڑھ لیتا ہوں۔۔۔۔وہ بھی خوش ہو جائے گی۔۔۔

میں نے ڈائی رک شادی کی پہلی رات سے پڑھنا اسٹارٹ کیا۔۔۔آج بھی میں نے ناول رائی ٹر کا نام نہیں پڑھا بس بے دلی سے پڑھنا شروع ہو گیا۔۔۔۔

ناول: میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

)شادی کی پہلی رات ہی کمرے میں گھستے ہی میرے بھت تیز سر میں درد شروع ہو گیا۔۔۔۔ شایان میرے ل ئ ے خود جا کر چائے بنا کر لائے۔۔۔۔ میں بتا نہیں سکتی۔۔۔۔۔ میں کتنا خوش ہوئ ی یہ دیکھ کے۔۔۔ کے میرا ہسبینڈ خود اپنے ہاتھوں سے میرے ل ئ ے چائے بنا کر لایا ہے۔۔۔۔ میں نے خود کو دنیا کی خوش نصیب ترین لڑکی گمان کر لیا تھا۔۔۔ لیکن چائے پینے کے تھوڑی دیر بعد ہی مجھے اچانک سے بھت سردی لگنے لگی۔۔۔۔ اور مجھے 104 بخار ہو گیا۔۔۔۔۔ بخار کی شدت اس قدر بڑھ گ ئ ی کے مجھے فورا ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔۔ میں تو بلکل ٹھیک

اپنے گھر سے وداع ہو کر آئی ی تھی پھر یہ اچانک بخار وہ بھی 104
۔۔۔۔۔میری ساس نے سب سے بولنا شروع کر دیا کے میں گھر سے ہی
بیمار آئی ی ہوں۔۔۔۔

دوسری رات تو میری زندگی کی یادگار رات ہے۔۔۔۔چاہوں تو بھی نہ بھول
سکوں ایسی۔۔۔۔میرا بخار کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔لیکن سارے فرائض ادا
کروائے جا رہے تھے مجھ سے۔۔۔۔۔۔رات کے دو بجے کے قریب مجھے
اچانک کسی کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔۔میری حالت بہت
خراب تھی۔۔۔۔پھر بھی اپنے وجود میں ہمت جمع کر کے میں اٹھ کر بیٹھی کے
آخر یہ رونے کی آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں۔۔۔۔میں تو ہکا بکا رہ گ ئی
۔۔۔وہ میرا شوہر رو رہا تھا۔۔۔میں نے سوچا کے وجہ پوچھوں۔۔۔پر اتنا

وقت ہی نہ مل سکا۔۔۔اس نے الماری پر زور زور سے مکے مارنا اسٹارٹ

کر دیا۔۔۔۔میں بری طرح گھبرا گ ئ ی۔۔۔۔۔میں نے زندگی میں کبھی

کسی انسان کو خود کو مارتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔میں بہت خوفزدہ ہو گ ئ

تھی۔۔۔

میں نے اپنی ساس کو بتایا صبح ہوتے ہی۔۔۔ لیکن انھوں نے مزاق میں اڑا دی

بات۔۔۔۔مجھے سمجھ نھیں آیا کے میں کیا کروں۔۔۔۔اب تو یہ ہر رات کا

معمول بن گیا تھا۔۔۔کے وہ راتوں کو اٹھ کر روتا۔۔۔خود کو مارتا

۔۔۔شوکیس کا سارا سامان پھینک دیتا۔۔۔۔اتنا ہی نھیں اب وہ باتیں

کرنے لگا تھا۔۔۔مجھے دیکھ کر کبھی زور زور سے ہنستا۔۔۔ کبھی اپنے پاس بلاتا

۔۔پھر خود ہی دھڑم کر کے بیڈ پر گر جاتا اور سو جاتا۔۔۔۔خوف کے مارے

مجھے نیند ہی نھیں آتی تھی۔۔۔) اتنا پڑھنے کے بعد مجھے ترس آنے لگا تھا

اس عورت پر۔۔۔۔جبکے میں اچھی طرح واقف تھا کہ یہ تو فقط ایک ناول

ہے۔۔۔۔اب جا کر مجھے تجسس پیدا ہوا کے آخر اس بیچاری کے ساتھ کیا

معاملہ چل رہا تھا

شادی کے صرف پندرہ یا بیس دنوں بعد مجھے ایک بھت حسین و جمیل بچہ

دیکھا خواب میں۔۔۔۔اس کا حسن نھایت نورانی تھا۔۔اس جیسا

خوبصورت بچہ میں نے ریل لائی ف میں تو کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ بچہ

بہت بھوکا تھا۔۔۔بس اتنا ہی دیکھا تھا خواب میں, میں نے کے میری آنکھ

کھل گئی۔۔۔جب میری آنکھ کھلی۔۔۔تو میں نے خود کو بھوکا محسوس کیا

۔۔۔شدت سے بھوک لگی ہوئی ی تھی اس لمحے مجھے۔۔۔بس اسی دن

سے میرے دل میں اس جیسے نورانی بچے کی خواہش پیدا ہو گئی۔۔۔مانا میری

زندگی کا کوئی پرسان حال نہ تھا پھر بھی میں نے اگلے دن سے سورہ یوسف کی تلاوت شروع کردی۔۔۔۔اوراس کا دم کیا ہوا پانی پیتی۔۔۔۔

میری زندگی۔۔۔۔افففففف۔۔۔۔کیا لکھوں۔۔۔۔ایسے ایسے ناممکنات والے حادثات شروع ہوچکے تھے کہ اگر میں بیان کروں تو آپ یقین نہ کریں۔۔۔۔جن میں سرفہرست میرے ہسبینڈ پر جن کا آنا تھا ۔۔۔جب میرے ہسبینڈ نے محسوس کیا کے میرا ڈر وخوف تھوڑا کم ہوگیا ہے۔۔۔جبکہ سچ کہوں تو ایسا ہرگز نہ تھا۔۔۔میں تو پوری رات جاگا کرتی تھی خوف کے مارے۔۔۔وہ راتیں جو میں نے خوف کے سائے میں روتے ہوئے گزاریں وہ میرے لئے ناقابلِ بیاں ہیں۔۔۔۔۔۔جب بھی یاد کرتی ہوں ایسا لگتا ہے پھر دوبارہ انہی لمحوں کو جینے لگتی ہوں جس کے سبب

مجھے اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔میرا دل میرے قابو میں نہیں آتا جب یاد کرتی ہوں ان خوفناک راتوں کو۔۔۔۔

ایک رات میرے ہسبینڈ نے خود مجھ سے کہا کہ مجھ پر جن آیا ہوا ہے۔۔۔یہ کہ کر زور زور سے قہقہے لگانا شروع کر دیئے یہاں تک کہ اپنی گردن بھی آڑی کرلی۔۔۔۔ عجیب عجیب آوازیں نکالنے لگے۔۔۔۔۔بس وہ میرے خوف کی انتہاء تھی۔۔۔مانو اس نے میری جان نیکال دی تھی۔۔۔میرے سامنے چیئر پر دوپٹا رکھا تھا۔۔۔وہ مانا نیٹ کا تھا۔۔۔ لیکن اس وقت میرا دماغ مفلوج ہو گیا تھا مارے وہشت و خوف کے۔۔۔نیٹ کا دوپٹہ میں کبھی کمرے سے باہر پہن کر نہیں نیکلتی تھی۔۔۔ہمیشہ بڑی شال سے اپنا سر کور رکھتی تھی لیکن اس رات جو سامنے ہاتھ لگا بس وہ دوپٹہ اوڑھا اور کمرے سے فورا

تیری سے بھاگتے ہوئے نیچے آئی۔۔۔میں امید سے تھی۔۔شادی کو تین

ماہ گزرنے کو آرہے تھے۔۔۔میرا سیڑھیوں سے نیچے بھاگتے ہوئے آنا

بہت خطرناک تھا اس حالت میں۔۔۔لیکن میں نے اس وقت اپنی جان

بچانے کو اہمیت دی۔۔۔۔جیسے میری جگہ کوئی بھی عورت ہوتی تو

کرتی۔۔۔میری ساس مزاق میں لینے لگی۔۔۔جیسے ہر بار کرتی

تھیں۔۔۔۔میں نے انہیں ہر چیز بتائی۔۔۔اپنی ماں سمجھ کر۔۔۔لیکن

انھوں نے کبھی میری بات کا یقین ہی نہیں کیا بلکہ ہستیں اور مزاق اڑاتی

میرا۔۔۔اس رات میں واپس کمرے میں جانے کے لیے تیار نہیں

تھی۔۔۔۔پھر میری ساس اور دیور چھت پر گ ئے۔۔۔میرا گھر میری

ساس کے گھر کے بالکل برابر میں تھا اور چھت سے آنے جانے کا راستہ دیا ہوا

تھا۔۔۔۔لوگوں کی نظر میں۔۔۔میں بہت خوش نصیب تھی جو

مجھے ایک الگ گھر ملا تھا۔۔۔۔ورنہ عام طور پر ن ئی ی دولہنوں کو ایک کمرہ

ملتا تھے۔۔۔۔ لیکن کہتے ہیں نہ قبر کا حال تو مردہ ہی جانتا ہے۔۔۔۔ بس میری یہی مثال تھی۔۔۔۔ میرے ہسبینڈ لوگوں کے سامنے تو اتنی محبت اور جان نثار کرنے والے۔۔۔۔ کے کبھی کبھار تو میں بھی شک میں پڑ جاتی۔۔۔۔۔۔

اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کے وہ راتوں میں اٹھ کر عجیب عجیب حرکتیں کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ میری ساس نے میرے شوھر سے خود بات کی ۔۔۔۔ میری ساس مجھے واپس زبردستی کمرے میں چھوڑ آئی ی۔۔۔ وہ بلکل نارمل تھا یہ دیکھ میرا سر چکرا گیا تھا۔۔۔ وہ ہنس کر کہنے لگا کہ میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔۔۔ یہ پاگل لڑکی نہ جانے کیوں اتنا ڈر گئی۔۔۔۔۔۔

۔تین مہینے۔۔۔۔۔۔پڑھنے میں شاید زیادہ محسوس نہ ہوں۔۔۔۔۔لیکن میرے لیے تین صدیوں کے برابر تھے۔۔۔۔۔وہ سب کچھ جو وہ کرتا تھا صرف مزاق تھا۔۔۔یہ سن کر میرا ذھن کام ہی نہیں کیا کے میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔اب جب جن والا ناٹک ختم ہوا۔۔۔تو مجھے لگا شاید زندگی تھوڑی سکون میں آجائے۔۔۔لیکن یہ میری بھول تھی۔۔۔۔۔میں نے دیکھا میرے سسر پر بابا آتے ہیں چھت والے۔۔۔۔۔جس چھت سے میرا راستہ تھا۔۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔۔میں کہاں پھنس گ ئی ی تھی۔۔۔مجھے سمجھ نھیں آتا تھا۔۔۔۔۔اتنے ماڈل دیکھنے والے لوگ اندر سے اتنی جہالت میں ڈوبے

نکل کر آئیں گے یہ تو میں نے کبھی گمان بھی نہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔اور اتنا ہی نہیں میری چاچی۔۔۔۔جو میرے شوہر کی پھوپھو لگتی تھیں۔۔۔۔مجھے تو شادی کے بعد پتا چلا کے ان پر بھی بابا آتے ہیں۔۔۔۔۔۔اور ان کے بابا سے تو وہاں سب بہت ڈرتے ہیں۔۔۔۔۔جب ان پر بابا آتے وہ آنکھیں چڑھا لیتیں اور چیخ چیخ کر بولنے لگتیں۔۔۔۔ان پر بابا دیکھنے کا شرف بھی مجھے شادی کے بعد سسرال میں ہی نصیب ہوا۔۔۔۔میری زندگی گزری تھی چاچی کے ساتھ پر میں نے کبھی ان پر جن آتے نہیں دیکھے تھے۔۔۔۔۔۔پھر یہ اچانک کہاں سے جن آنا شروع ہو گئے ان پر میری سسرال میں جاتے ہی؟؟؟؟۔۔۔۔وہ جب بھی میرے سسرال آتیں ان پر جن آجاتے اور وہ ڈیمانڈ کرتے کہ گھر خالی کرو۔۔۔۔۔ہم چھت پر رہتے ہیں ہمیں پریشانی ہو رہی ہے اس لڑکی کے آنے جانے سے۔۔۔۔۔

مزے کی بات یہ تھی کے میرے سسر پر آنے والا جن بھی یہی کہتا تھا کہ وہ

چھت کا جن ہے۔۔۔۔۔بس میں۔۔۔۔جی بلکل آپ نے درست

پڑھا۔۔۔(میں)ان کی کہی ہر بات مانتی رہوں(یعنی سسر کی)تو میں چھت

سے آنا جانا کر سکتی ہوں وہ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔۔یہ آفر صرف میرے

لئے تھی۔۔۔۔میری زندگی کم۔۔۔۔ فٹبال زیادہ بن گئ تھی۔۔۔۔ایک

طرف سے چاچی کھیل رہی تھیں۔۔۔۔ایک طرف سے

سسر۔۔۔۔۔۔اور شوھر کی تو بات ہی نیرالی تھی۔۔۔۔۔انسان۔۔۔انسانوں

سے لڑھ سکتا ہے ان جنوں سے کیسے لڑے؟؟؟۔۔۔۔۔۔

ایک رات میرے شوہر نے باتوں ہی باتوں میں مجھ سے کہا کہ کاش تم شادی سے پہلے فون پر بات کر لیتیں تو میں تم سے پوچھتا کیا تمہیں میں پسند ہوں اور تم منع کر دیتیں تو میں یقین مانو منگنی توڑ دیتا۔۔۔۔۔۔۔ میں نے جوابا کہا۔۔۔ میں اپنے والدین کی مرضی کے خلاف کیوں جاتی بھلا۔۔۔۔۔۔ ویسے بھی ہمارے یہاں لڑکیوں سے نہیں پوچھتے پسند ناپسند کی۔۔۔۔۔ مجھے اس کی کہی یہ بات الجھا گ ئی ی تھی۔۔۔۔ چھوٹی نند سے معلوم ہوا۔۔۔۔۔ کے شایان کی شادی زبردستی کرائی گئی تھی مجھ سے۔۔۔۔۔۔ تو سمجھ آئی مجھے یہ بات کہ وہ میرے کندھے پر بندوق رکھ کے چلانا چاہتا تھا۔۔۔۔ لیکن چلا نہ سکا۔۔۔۔۔۔ اب مجھے کافی باتیں سمجھ آنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔۔ اب مجھے سمجھ آیا تھا کہ تین مہینے تک مجھے ڈرایا نہیں جا رہا تھا بلکے مجھے اپنی زندگی سے نیکالنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ پر میں ڈھیٹ ہڈی کہاں ان جنوں سے بھاگنے والی تھی۔۔۔۔۔۔

اب نئے تماشے میرے منتظر تھے۔۔۔۔ یہ کہاں جانتی تھی

میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے ہسبینڈ کمرے میں آتے ہی سب چیزیں بند

کر دیتے۔۔۔۔۔۔ ای۔ سی۔۔۔۔۔ لائٹ۔۔۔۔۔ ٹی وی۔۔۔۔

سیل۔۔۔۔ یہاں تک کے اگر میں انھی کے کپڑے استری کر رہی ہوں وہ

بھی بند کرا کے مجھ سے کہتے بس سونے لیٹ جاؤ۔۔۔۔۔ اور خود بستر پر لیٹ

کر زوردار آواز میں ڈیگ چلاتے۔۔۔۔۔ خود بھی روہانسہ آواز میں پوری

رات گاتے۔۔۔۔۔۔ وہ بھی صرف ایک گانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ سلسلہ فجر تک

چلتا۔۔۔۔۔ اتنے شور میں کیسے نیند آسکتی ہے۔۔۔۔۔ یہ ذہنی ٹارچر مجھے اب

پاگل کر رہا تھا۔۔۔۔۔ میں نے آخر کار ان سب سے تنگ آکر ایک رات اپنی

مما کو فون پر سب کچھ بتا دیا۔۔۔۔۔ انہوں نے میری ساس سے بات کی

۔۔۔۔۔۔۔پھر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بڑوں میں بات ہوئی تھی تو وہ میرے

شوہر کو سمجھاتے پر معاملہ بالکل الٹ ہو گیا۔۔۔۔۔میرے سسر نے الٹا مجھی

پر چڑائی ی کر ڈالی۔۔۔۔۔میرے ہسبینڈ سے تو کچھ نہ کہا بلکے مجھ سے کہنے

لگے۔۔۔۔۔تم جیسی لڑکیاں ہوتی ہیں جنہیں گھر بسانے نہیں

آتے۔۔۔۔۔جو ہر چھوٹی چھوٹی بات اپنی ماں کو بتاتی

ہیں۔۔۔۔۔۔۔میرے شوھر سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اس کا موبائل

چھین لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ ہماری عزت خراب کر رہی ہے معاشرے

میں۔۔۔۔۔۔۔آج میں سوچتی ہوں میری جگہ ان کی بیٹی ہوتی تو کیا وہ تب

بھی یہی فیصلہ سناتے۔۔۔۔۔۔۔فلحال کچھ ہی دنوں بعد میرا اسیل میرے

سسر نے خود چھپا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر کار مجھے ٹریول کرنے کی اجازت ملی۔۔۔ تو میں اپنے گھر آئی ی۔۔۔۔۔ میں گھر آ کر اپنے والدین بہن بھائی سب سے الگ الگ مل کر پھوٹ پھوٹ کر روئی ی۔۔۔۔۔ میری حالت بہت خراب تھی ۔۔۔ میں نیند سے چیختی ہوئے اٹھتی اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہتی کے مجھے ان لوگوں کے پاس مت بھیجو۔۔۔۔۔۔ میرے والدین بہت سیدھے تھے انہیں لگا کہ اولاد ہو جائے گی تو سارے معاملات خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔ اب سوچتی ہوں تو ہنسی آتی ہے اس جھوٹی امید پر۔۔۔۔۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کے ایک مرد کو بچے نے باندھا ہو۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہوتا تو نہ جانے مجھ جیسی کتنی لڑکیوں کے گھر بس جاتے۔۔۔۔۔

میری حالت اتنی خراب رہنے لگی تھی کے میرے اولاد کو کچھ نہ ہو جائے۔۔۔۔یہ خطرہ میرے ساس سسر کو لاحق ہو گیا تھا۔۔۔میں بس ہر وقت یا تو کچن میں کام کرتی یا بے جان سی پڑھی روتی رہتی۔۔۔۔۔او ۔۔۔سوری اپنا مشہور لقب تو میں نے آپ سے ابھی تک شئیر کیا ہی نہیں۔۔۔۔گیس کرنا چاہیں گے ؟؟؟۔۔۔۔چلے ہنڈ دے دیتی ہوں۔۔۔۔کیا یاد کریں گے کس ناول رائیٹر سے پالا پڑا ہے۔۔۔(میں پڑھی لکھی تھی)۔۔۔{

یہ پڑھتے ہی ذیشان کے منہ پر بے ساختہ آیا"پڑھی لکھی جاہل"۔۔۔۔کیونکے فبیحہ کو بھی اسی لقب سے پکارتے ہیں دادی دادا آج تک۔۔۔۔پھر اس نے آگے پڑھا

} چلیں چھوڑیں۔۔۔۔میں ہی بتادیتی ہوں۔۔ "پڑھی لکھی

جاہل"۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے ڈیڈ میرے پڑھے لکھے ہونے پر بڑا فخر کیا

کرتے تھے۔۔۔۔ہر وقت مجھے میری گریجویٹ بیٹی۔۔۔۔میری گریجویٹ

بیٹی کہتے ان کی زبان نہیں تھکتی تھی۔۔۔۔۔اور بلکل اس کی الٹ میرے

ساس سسر مجھے پکارتے۔۔۔۔۔میری روح تک تکلیف محسوس کرتی تھی

اس لقب کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان لوگوں نے میرا پڑھا لکھا ہونا گناہ بنادیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ کبھی کبھار مجھے خود پر بہت غصہ آتا کے آخر کیوں ہوں میں

پڑھی لکھی؟؟؟۔۔۔۔۔ {

ذیشان: میں نے جب یہاں تک پڑھا تو مجھے بہت غصہ آیا ناول رائی ٹر کی

سسرال والوں پر۔۔۔۔۔کیسے انھوں نے اتنی ذھین و ہوشیار لڑکی کو آدھا

ذھنی مریض بنادیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں پڑھائی ی کا بھت شوقین تھااور علم کی اہمیت کو سمجھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں مزید آگے پڑھنا شروع ہی کررہا تھااس سے پہلے میرِی نظر کھڑکی سے باہر پڑی تو میں نے دیکھا کہ بارش تھم گئ ہے۔۔۔۔۔میں نے ناول وھیں روک دیااور فورا بائیک کی چابی اٹھا کر گھر کے لیے نکلااس سے پہلے کہ دوبارہ بارش شروع ہواور میں پھر سے گودام میں پھنس جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

******_______******

اب میں ناول پڑھنے میں انٹرسٹ لے رہا تھالیکن بارش والے دن کے بعد سے مجھے موقع ہی نہیں مل پارہا تھاپڑھنے کا۔۔۔۔۔ایک دن مجھے کال آئی ی

۔۔۔۔ میں ہیلو ہیلو کرتا رہا مگر دوسری طرف سوائے خاموشی کے کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔۔ میں نے کال کاٹ دی۔۔۔۔ پھر ایک دو دن بعد مجھے اسی نمبر سے دوبارا کال آئی۔۔۔ پھر میں ہیلو ہیلو کرتا رہا لیکن دوسری طرف سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ تھا۔۔۔۔۔ میں نے اس کال یا نمبر پر زیادہ دیھان نہیں دیا۔۔۔۔۔۔ لیکن جب تیسری بار آئی ی۔۔۔۔ تو مجھے محسوس ہوا کہ جب میں ہیلو کہتا ہوں تو دوسری سائیڈ جو شخص ہے وہ روتا ہے۔۔۔۔ میرا دل کہنے لگا کے یہ فبیحہ ہے۔۔۔۔۔ پر اس عورت کے پاس میرا نمبر کہاں سے آتا؟؟؟۔۔۔۔۔۔ اور پھر مجھے وہ کانٹیک کرے گی ہی کیوں؟؟؟ جسے خود اس نے اپنی زندگی سے نکال کر پھینکا ہو۔۔۔۔۔۔ ہائے اس کمبخت دل کا کیا کروں جو یہ سوچ کر ہی خوش ہو جانا چاھتا تھا کے شاید اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہوا ہو اور اسے میں یاد آگیا ہوں آج۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے اس نمبر کو رونگ نمبر کے نام سے سیف کر لیا۔۔۔۔ میں نہیں جانتا کیوں لیکن جب

بھی اس رونگ نمبر سے فون آتا میں فوری اٹھالیتا اور کان سے لگا کر ہیلو ہیلو

کرتا رہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مانا سخت نفرت تھی مجھے فبیحہ سے۔۔۔۔۔۔میں

خود سے ہی لڑتا۔۔۔کے اگر وہ فبیحہ ہے بھی تو کیا؟؟؟میں کیوں اس عورت

کا فون اٹھاتا ہوں؟؟؟۔۔۔۔۔ہر بار یہی سوچتا کہ اب کال نہیں اٹھاؤں گا

۔۔۔چاھے کتنا بھی بجتا رہے۔۔۔۔لیکن جب فون آتا تو میری نفرت پر

میری ممتا کی ترسی ہوئی ی محبت غالب آجاتی اور میں فون اٹھالیتا۔۔۔۔۔۔

مانا کہ دوسری طرف سوائے خاموشی کے کچھ نہ ہوتا لیکن یہ احساس ہی کافی

تھا کہ وہ مجھے فون کرتی ہیں۔۔۔۔۔میں نے یہ بات گھر میں سب سے چھپا کر

رکھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

******_________******

میں کینٹین سے گزر کر اپنی کلاس روم کی جانب جارہا تھا کے میرا کندھا کسی سے ٹکرایا۔۔۔میں نے سرسری سی نظر ماری کے کس اندھے کو میں سامنے سے آتا نظر نھیں آیا ذرا ایک نظر اسے دیکھ تو لوں۔۔۔۔۔ جیسے ہی دیکھا میرے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔ تھوڑا حیران بھی ہوا۔۔۔پر یہ دیکھ زیادہ کنفیوز ہوا کہ عجیب لڑکی ہے ٹکرانے کے بعد بھی اپنے سیل سے نظر ہٹانے کیلیئے تیار نہیں ہے۔۔۔۔۔اتنا بھی کیا سیل میں مگن ہونا کے دنیا کی خبر ہی نہیں۔۔۔

''ہیلو'' میں نے پیچھے سے مخاطب کرنے کی نیت سے آواز لگائی تو وہ میری آواز سن حیرت سے پیچھے پلٹی۔۔۔۔

”ذیشان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم یہاں کیسے؟؟؟“ والناس کے چہرے پر مجھے دیکھتے ہی خوشی جھلک اٹھی تھی۔۔۔اگلے ہی لمحے حیرت کے عالم میں مجھ سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

”یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے۔۔۔۔تم میری یونی میں کیا کر رہی ہو؟؟؟“ سچ کہوں تو مجھے بہت خوشی ہوئی ی تھی اسے اپنی یونی میں دیکھ۔۔۔۔لیکن میں یہ واضح کردوں کہ میں اسے ایک اچھے دوست کی نظر سے دیکھتا تھا۔۔۔۔

”تمہاری یونی؟؟؟۔۔۔۔اوتو تم یہاں پڑھتے ہو۔۔۔۔میں یہاں پینٹنگ کمپٹیشن کے لئے آئی ہوں۔۔۔۔“اس کے لہجے میں کافی فخر تھا یہ بتاتے

ہوئے۔۔۔۔ جس پر میں اسے چھیڑے بغیر نہ رہ سکا"اُو۔۔۔۔۔ تو آپ 24 گھنٹے موبائل چلانے کے علاوہ بھی کوئی ہوبی رکھتی ہیں۔۔۔۔۔"میں نے ذرا طنزیہ کہ کر اپنی مسکراہٹ دبائی ی تھی۔۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔۔ویری فنی۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہ کر ابھی مزید آگے کچھ بولتی کہ اس سے پہلے ایک لڑکا اس کا نام لیتے ہوئے وہاں آیا۔۔۔۔

"چلو والناس۔۔۔ تمہارا کمپیٹیشن تین بجے تک ہے۔۔۔ ابھی تو بہت وقت پڑا ہے۔۔۔ چلو کینٹین چلتے ہیں"وہ لڑکا مجھے مکمل اگنور کر والناس کو اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔ مجھے تجسس ہوا کے کون ہے یہ والناس کا۔۔۔ وہ میرے سامنے ہی والناس کو لے کر جانے لگا۔۔۔۔

"اسکیوزمی۔۔۔۔آپ کی تعریف؟؟؟"اس کے اگنور کرنے سے کہیں زیادہ مجھے اس کا والناس کا ہاتھ پکڑنا برا لگ گیا تھا۔۔۔میں نہیں جانتا کیوں پر کوئی اور اس کا ہاتھ تھامے یہ میرے دل کو گوارا نہیں تھا۔۔۔۔میں نے اس لڑکے سے ذرا رعب دار آواز میں پوچھا۔۔۔

"رضا۔۔۔کیوں کوئی پرابلم ہے؟؟؟"اس نے مڑ کر مجھے دیکھ مغرور انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔میں والناس کا دوست ہوں اور جاننا چاہتا ہوں تم والناس کے کون ہو؟؟؟؟" جیسے ہی میں نے خود کو دوست کہہ کر انٹرڈیوس

کرا۔۔۔۔والناس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں اور زبان دانتوں میں دبائی ی جیسے میں نے کچھ غلط کہ دیا ہو۔۔۔۔والناس نے دو تین لمحے بعد ہی مجھے غصے سے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا

''واقعی؟؟؟'' وہ طنزیہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔جس بھرم سے وہ بات کر رہا تھا مجھے اب وہ والناس کا کوئی قریبی معلوم ہوا۔۔۔۔بس ڈر دل کو یہ لگا کے کہیں خود کو اس کا فیونسے یا ہسبینڈ نہ بول دے۔۔۔۔

جس غصے سے وہ مجھے دیکھ رہی تھی مجھے لگا۔۔۔۔مجھے خاموش ہو جانا چاہیے۔۔۔۔

''بھائی ہوں میں اس کا۔۔۔۔اور پلیز ذیشان تم اِس کی طرح پاگل مت بنو۔۔۔۔ عقل سے کام لو۔۔۔۔جو نہیں ہو سکتا اس کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دو۔۔۔۔یہی بہتر ہے تم دونوں کے لیے'' وہ میرا نام جانتا تھا یہ دیکھ میں ہکا بکا ہو گیا۔۔۔۔ لیکن وہ بول کیا رہا تھا یہ سمجھ نہیں آیا تھا مجھے۔۔۔۔۔۔۔ کبھی کبھار سوچتا ہوں شاید میں بہت فیمس ہوں۔۔۔۔ کسی کو نام بتانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی مجھے۔۔۔۔۔۔وہ بھی اوپر سے آیا تھا والناس کی طرح۔۔۔۔وہ تو کہہ کر چلا گیا۔۔۔پر میں کافی دیر تک اس کی کہی بات سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔۔

مجال ہے اتنا غور و تفکر کرنے کے بعد بھی کچھ سمجھ آئی ہو مجھے کے والناس کا بھائی کیا کہہ کر گیا ہے۔۔۔۔میں اپنا سر کھو جاتا ہی رہ گیا۔۔۔۔مجھے معلوم

ہو چکا تھا کہ والناس کا کمپٹیشن تین بجے ہے تو میں اسے سپورٹ کرنے اور ساتھ ساتھ معافی مانگنے۔۔۔۔ ٹھیک وقت پر پہنچ گیا۔۔۔۔اس نے کمپیٹیشن شروع ہونے سے پہلے ایک نظر میری جانب دیکھا اور پھر خفگی سے نظریں پھیر لیں۔۔۔۔۔اسکی ناراضگی مجھے احساس دلا رہی تھی کہ میں نے غلط کیا تھا اس کے بھائی سے بات کر کے۔۔۔۔پر میں کیا کروں میں بس اس وقت خود پر کنٹرول نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

فی الحال کمپیٹیشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔ پانچ منٹ گزرنے کے بعد مجھے ناول پڑھنے کا خیال آیا۔۔۔۔پینٹنگ کا مجھے کوئی شوق نہیں تھا۔۔۔اس لیے موبائل نیکال کر ناول پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔ناول کی منظر نگاری اس

قدر خوبصورتی سے کی گئی تھی کہ مجھے ایسا لگتا تھا کہ میں وہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا ہوں جو ناول رائٹر بیان کر رہی ہے۔۔۔

۔ناول شروع کرتے ہی مجھے لگا میں رائٹر کی بنائی ہوئی دنیا میں آگیا ہوں

ناول: میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

)اکثر جب مہمان آتے تو میرے ساس سسر مجھے ان کے سامنے زبردستی لیٹا دیتے۔۔۔کیونکے میں بیٹھے بیٹھے جھونکے لیتی تھی۔۔۔رات بھر جاگنے کے سبب میں دن میں اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد اگر سو بھی جاؤں تو میری ساس مجھے کسی نہ کسی کام سے اٹھا ہی دیتی تھی۔۔۔کچی نیند میں بار بار

اٹھنے کے سبب میرے سر میں درد رھنے لگا تھا۔۔۔اس لئے میں نے

دن کا سونا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔بس جھونکو سے اپنی ننید بھرتی۔۔۔۔جب

میرے ساس مہمانوں کے سامنے اپنی بہو کو سونے لیٹا دیتی اور خود کچن میں

جا کر کام کرتی تو لوگ اس کی شان میں بڑے ہی قصیدہ پڑھا کرتے

۔۔۔۔ مجھ سے کہتے تم بڑی خوش نصیب ہو جو تمھیں ایسی ساس

ملی۔۔۔۔۔ایک سوال کروں ؟؟؟۔۔۔ہمیشہ ذھن میں آتا

ہے۔۔۔۔لوگ اندھے ہوتے ہیں کیا؟؟؟۔۔۔۔انھیں کیا میری آنکھوں

کے نیچے کے ڈاک سرکل نظر نہیں آتے تھے ؟؟؟۔۔۔۔میرے چہرے پر

جو ہر وقت افسردگی و خوف رھتا تھا وہ نظر نہیں آتا تھا کیا؟؟؟۔۔۔۔یا

۔۔۔۔ معاشرہ ایسا ہی ہے ؟؟؟۔۔۔۔۔امیروں کے خلاف اف بھی نہیں لاتا

زبان پر۔۔۔۔۔

چلیں چھوڑیں۔۔۔۔۔ معاشرے کے دوغلے لوگ تو بہت بعد میں آتے ہیں۔۔۔پہلے تو اپنے ہی ڈس لیتے ہیں آستین کے سانپ کی طرح۔۔۔۔ جیسے میرے ماموں نے کیا۔۔۔۔جب میرا رشتہ آیا تھا تو میرے ماموں سے میرے والد نے لڑکے کے حوالے سے پوچھ تاچھ کی۔۔۔۔۔ جیسے سارے والدین کرتے ہیں۔۔۔۔۔ میرے ماموں پورے خاندان کے سب سے امیر و کبیر آدمی ہیں۔۔۔۔وہ واحد ہیں جن کی عزت میرے سسر بھی کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ورنہ میرا سسر بہت اونچی چیز ہے وہ کسی کو خاطے میں نہیں لاتا۔۔۔۔۔تب میرے ماموں نے کہا۔۔۔۔ تمھاری بیٹی خوش نصیب ہے جو اتنے اچھے لڑکے کا اسے رشتہ آیا ہے۔۔۔۔اگر میری بیٹی کا آتا۔۔۔۔میں تو فوراہاں کر دیتا۔۔۔۔۔بس یہ بات میرے والد کا اعتماد بڑا

گ ئی ی۔۔۔اور انھوں نے رشتے کی ہاں کر دی۔۔۔۔شادی کے بعد
مجھے پتا چلا کے ان کی بیٹی کے ل ئی ے رشتہ گیا تھا مجھ سے پہلے۔۔۔۔پر
انھوں نے صاف انکار کر کے اپنی بیٹی کو ان لوگوں سے بچا لیا۔۔۔اس بات
کا جب مجھے علم ہوا تو مجھے شدید دکھ ہوا۔۔۔۔لوگ اپنی بیٹی کے لیے جس
رشتے کو اچھا نہیں سمجھتے۔۔۔وہ دوسرے کی بیٹی کے لئے کیسے اچھا ہو جاتا
ہے؟؟؟۔۔۔شاید میں بے وقوف ہوں۔۔۔معاشرے کے تقاضوں سے
ناواقف ہوں اس لئے ایسے عجیب سوال کر رہی ہوں۔۔۔۔۔آپ بھی بور
ہو رہے ہوں گے۔۔۔۔شاید کچھ تو یہ سوچ رہے ہوں کے آخر یہ ناول لکھ
ہی کیوں رہی ہوں۔۔۔۔تو میں بتا دوں۔۔۔۔۔یہ آپ کے ل ئی ے
ناول ہے۔۔۔مجھ بیچاری کے ل ئی ے یہ ایک واحد راستہ ہے اس شخص
تک یہ باتیں پہچانے کا۔۔۔جو مجھ سے بہت دور ہے۔۔۔۔۔اور مجھے غلط
سمجھتا ہے۔۔۔میں اسے بتانا چاہتی ہوں میں بہت مجبور تھی۔۔۔۔وہ

مجھے غلط نہ سمجھے۔۔۔۔۔میں اتنی بری نہیں ہوں جتنا وہ شخص مجھے تصور کرتا ہے۔۔۔۔مجھے دنیا کے لوگ برا کہیں میں برداشت کر سکتی ہوں بلکے کر رہی ہوں۔۔۔۔پر اس ایک شخص کا مجھے برا کہنا۔۔۔۔میرے دل کو پارے پارے کر دیتا ہے۔۔۔۔۔میں اتنی اذیت محسوس کرتی ہوں کے بیاں کے لیے الفاظ ختم ہو جاتے ہیں میرے پاس۔۔۔۔)

ذیشان: اتنا پڑھنے کے بعد میں سوچ میں پڑھ گیا تھا کے آخر وہ شخص کون ہو سکتا ہے جس کے لئے رائٹر پورا ایک ناول ہی لکھ دے۔۔۔کیا سارے ناول اتنا ہی حقیقت کا گمان دیتے ہیں جتنا یہ دے رہا ھے۔۔۔کیونکہ میری زندگی کا تو یہ پہلا ناول تھا جو میں پڑھ رہا تھا۔۔۔۔اِسے پڑھتے وقت مجھے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ رائٹر خود مجھ سے بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔مجھے

بتا رہی ہو اس کے ساتھ کیا، کیا ظلم ہوئے ہیں اور کس کس نے۔۔۔۔۔۔

کس کس طرح کی ئے ہیں۔۔۔۔۔ میرے دل میں آیا ضرور وہ شخص بہت

خاص ہو گا رائٹر کے لیے جس کی خاطر اس نے اتنی محنت سے ناول لکھا

ہے۔۔۔۔جبکے جا بجا لکھا ہے کے۔۔۔۔۔۔۔اسے تکلیف ہوتی ہے یہ سب

لکھتے ہوئے بھی۔۔۔۔۔۔۔

میں نے ایک نظر والناس کی پینٹنگ کی جانب دیکھا جو ابھی تک مکمل نھیں

ہوئی ی تھی۔۔۔ میں نے اندازہ لگا لیا کے ابھی وقت ہے میرے پاس اور

ناول پڑھنے کا۔۔۔۔۔ ذھن میں آیا کے ہو سکتا ہے آگے ناول میں لکھا

آجائے اس شخص کے بارے میں۔۔۔۔۔۔ میرے دل میں تجسس تھا اس

شخص کو لے کر۔۔۔۔۔

ایک دن کچی پکی نیند میں تھی جب میرے ہسبینڈ سے میری ساس نے
سمجھانے والے انداز میں کہا ”تو کیا چاھتا ہے ؟؟؟۔۔۔ تیری اولاد بھی
تیری طرح ہو جلی جلی۔۔۔۔ کیوں اسے اتنا تنگ کر رہا ہے ؟؟؟۔۔۔ اگر
تیری اولاد کو کچھ ہو گیا تو اس کا ذمہدار کون ہو گا؟؟؟۔۔۔ کبھی سوچا ہے
۔۔۔ انسان بن جا۔۔۔“ بس اس دن کے بعد سے میرے ہسبینڈ تھوڑا
بدلنا شروع ہوئے۔۔۔۔۔ وہ اتنا بدل گ ئی ے کے میری زندگی سور
گ ئی ی۔۔۔ اتنی محبت کے میں ان چار مہینوں کی اذیت کو بھول گ ئی ی
۔۔۔ سب کچھ ایک سنہرے خواب میں بدل گیا۔۔۔۔ ہم میاں بیوی
بہت خوشحال زندگی گزارنے لگے۔۔۔ میرے سسر اور چاچی پر آنے
والے جن حضرات نے بھی اب مجھے آکر سلامی دینا چھوڑ دیا۔۔۔ میں بلکل

ایک نارمل زندگی گزارنے لگی۔۔۔ میری ہر خواہش بولنے سے پہلے ہی پوری ہونے لگی تھی۔۔۔۔

میں روز رات کو سورہ یوسف پڑھتی۔۔۔۔ چاہے طبعیت کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو۔۔۔۔ میں اکثر سوچا کرتی تھی کے اگر لڑکا ہوا تو اس کا نام یوسف ہی رکھوں گی۔۔۔

ویسے میں ایک عالمہ بننے والی لڑکی تھی تو میں واقف تھی کے کبھی کوئی ی نیک اللہ کے ولی کسی انسان کے اس طرح جسم میں آ کر فرمائی ش نہیں کریں گے۔۔۔۔ جس طرح چاچی اور میرے سسر کرتے ہیں۔۔۔۔ اپنے مطلب کے بابا آتے تھے ان پر۔۔۔۔ کوئی ی بھی اپنی مرضی کا کام کروانا

ہو۔۔۔۔ چلو بھ ئ ی۔۔۔۔۔ بابا حاضر ہو گ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے سسر۔۔۔۔ بابا بن کر مجھ سے بار بار کہتے تیری لڑکی ہو گی۔۔۔۔۔ میں بھت خوش تھی یہ دیکھ کے میری سسرال میں کوئ ی لڑکا ہونے پر زور نہیں دے رہا۔۔۔۔ سب بس لڑکی چاھتے ہیں۔۔۔۔۔ کبھی میرے شوہر نے تنھائ ی میں بھی اس کی خواہش ظاہر نہیں کی۔۔۔۔ یہ بات میرے دل کو بھت پر سکون رکھتی تھی۔۔۔۔ مجھے میرا اسیل بھی دے دیا گیا تھا۔۔۔۔ میری ساس بھی بلکل میری ماں کی طرح میرا خیال رکھنے لگیں۔۔۔۔ مجھے یقین نھیں آتا تھا کے آخر سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔ اب سوچتی ہوں تو اپنی نادانیوں اور سادگی پر ماتم کرنے کا دل چاھتا ہے میں پاگل تھی سمجھ نہیں سکی کے آخر میرے ارد گرد چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

پھر میرے گھر ایک حسین و جمیل و نوانیت سے بھرپور شہزادے کی ولادت ہوئی ی۔۔۔۔ آپریشن تھیٹر میں جب مجھے ہوش آیا تو ڈاکٹرنی نے بتایا کے میرا بھت خوبصورت بیٹا ہوا ہے۔۔۔۔ یقین مانیں اس نیم بے ہوشی کی حالت میں۔۔۔۔ میں کہنے لگی۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟۔۔۔۔ سب نے کہا ہے میرے بیٹی ہو گی۔۔۔۔ تو ڈاکٹرنی ہسنے لگی۔۔۔ اور یہی کہتے ہوئے میں دوبارا بے ہوشی میں چلی گ ئ ی۔۔۔۔۔ میرے بیٹا ہوا تھا۔۔۔ اتنا ہی نورانی جتنا میں نے خواب میں دیکھا۔۔۔۔۔۔ میرا بیٹا اتنا حسین۔۔۔۔۔۔۔۔ (تھا) نہیں لکھوں گی۔۔۔۔ کیونکے وہ ہے۔۔۔۔ (تھا) کا لفظ ماضی کے ل ئ ے استعمال ہوتا ہے۔۔۔ اور میرا بیٹا آج بھی اتنا ہی نورانی ہے۔۔۔۔ جو اسے دیکھتا ہے وہ تعریفی کلمات ادا کی ئ ے بغیر رھ نہیں پاتا۔۔۔۔ میرے ہسبینڈ کا رنگ سیاہ کالا تھا۔۔۔ جب میرا بیٹا ان کی گود میں ہوتا۔۔۔ تو لوگ یقین نہیں کرتے کے وہ ان کا

بیٹا ہے۔۔۔۔۔ میرے بیٹے کی خوبصورتی اور نورانیت کے چرچے پورے خاندان میں تھے۔۔۔۔۔۔

میرے بیٹے کے ہوتے ہی سب بدلنا شروع ہو گیا۔۔۔۔ میری ساس اور چاچی ساس میں جو ہر وقت لڑائی ی رھتی تھی وہ اچانک میرا بیٹا پیدا ہوتے ہی دوستی میں بدل گ ئی ی۔۔۔۔ میرے بیٹے کا نام میں یوسف نہ رکھ سکی۔۔۔۔ ساس نے رکھنے ہی نہیں دیا۔۔۔۔ میری ساس نے میرے بیٹے کا نام { "

ذیشان: میں بچے کا نام پڑھنے ہی والا تھا کے اچانک تالیاں بجنا شروع ہو گی ئی ں۔۔۔۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو والناس کمپیٹیشن جیت چکی تھی

۔۔۔۔میں ناول پڑھنے میں اتنا محو ہو گیا تھا کے والناس کی پینٹنگ کب سلیکٹ ہوئی ی اور کب فرسٹ پرائز جیتی مجھے کچھ خبر ہی نہیں۔۔۔۔ لیکن تالیاں بجانے میں۔۔۔۔میں نے کوئی ی کنجوسی نہ دیکھائی ی۔۔۔وہ بھت خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔

''ذیشان دیکھو'' وہ سب سے پہلے اپنا سرٹیفکٹ مجھے دیکھاتے ہوئے بولی ۔۔۔۔اس کا لہجہ بتا رہا تھا کے وہ جیت کی خوشی میں اپنی خفگی بھول گ ئی ی ہے۔۔۔۔

میں اپنا سیل جیب میں رکھ۔۔۔۔اس کا سرٹیفکٹ دیکھنے لگا۔۔۔''بھت بھت مبارک ہو'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔مجھے واقعی دلی خوشی تھی اس

کے جیتنے کی۔۔۔اس کا چہرہ اس لمحے کھلتے گلاب کی مانند خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔وہ ہستی ہوئی ی بھت حسین لگ رہی تھی۔۔۔پتا نہیں کیا کہ رہی تھی مجھ سے۔۔۔میں تو بس اس لمحے اس کا حسین سراپا دیکھنے میں کھو گیا تھا۔۔۔

""کیا؟؟۔۔۔ مسکرائے کیوں جا رہے ہو؟؟"" وہ مجھے دیکھ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔جب اس نے دیکھا کے میں کوئی ی ری۔ایکشن نہیں دے رہا تو میری آنکھوں کے آگے چوٹکی بجانے لگی۔۔۔اس چٹکی کے سبب میں حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔

""کیا؟؟؟؟"" میں بھوکھلا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"تم نے سنا بھی ہے ؟؟۔۔ میں نے ابھی کیا، کیا کہا تم سے ؟؟؟" جب والناس نے ابرو اچکاتے ہوئے ذرا خفگی بھرے لہجے سے پوچھا تو میں نے اپنا چہرا تھوڑا شرمساری سے نیچے کرتے ہوئے اپنا سر کھو جاتے۔۔۔۔۔ بڑا بھولا سہ چہرہ بنا کر نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔۔۔

"تم۔۔۔" اس کا چہرہ بتا رہا تھا کے وہ غصہ پی رہی ہے۔۔۔اس کے غصہ پینے کی ادا بھی بڑی پیاری لگی میرے دل کو۔۔۔۔۔ میں نے نوٹ کیا تھا وہ غصے کے وقت بلکل خاموش ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔ جو میرے نزدیک ذہانت کی علامت تھی۔۔۔۔

''اچھا یہ چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ۔۔۔ تمھارا بھائی ی مجھے کیسے جانتا؟؟''میں نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

''تم نے میرے سوال کا جوب دیا۔۔۔۔جو میں دوں'' وہ خفگی سے کہتی ہوئی ی میرے ہاتھ سے سرٹیفکٹ چھین کر جانے لگی۔۔۔۔

''والناس۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔''میں نے شاید نوٹ نہیں کیا لیکن اب میں اسے بلا ہچکچاہٹ سوری کہتا تھا۔۔۔۔اور ایک بار نہیں۔۔۔۔بار بار کہتا رہتا۔۔۔۔۔۔۔۔جب تک وہ مان نا جائے۔۔۔ لیکن جیسے جیسے ہماری دوستی بڑھ رہی تھی ویسے ویسے اس کی ناراضگی کے وقت میں بھی طوالت بڑتی جا رہی تھی۔۔۔۔وہ اب ایک ایک ہفتے روٹ کر بات نہیں کرتی تھی۔۔۔۔اور میں

پاگلوں کی طرح اسے مناتار ہتا۔۔۔ کیونکے جب تک اس سے بات نہ کرلوں میرا دن ہی نہیں گزرتا تھا۔۔۔

*****__________*********

ایک دن کا ذکر ہے میں وانیہ چاچی کے گھر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ کافی مزے دار باتیں چل رہی تھیں۔۔۔ وانیہ میری نھیں میرے ابو کی چاچی تھی ۔۔۔۔ میری تو دادی لگتی تھیں رشتے کی۔۔۔ مگر میں بھی اپنے ابو کی طرح چاچی ہی بلاتا۔۔۔ ہاں اگر میرا لڑنے اور ان سے گالیاں سننے کا مونڈ ہو تو میں ضرور ان کو چھیڑنے کے لیے دادی بلاتا۔۔۔۔ جس پر جو گالیوں کی برسات مجھ پر شروع ہوتی۔۔۔ وہ تو میں لکھنے سے بھی قاصر ہوں۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔ ویسے میں بتادوں وانیہ چاچی پورے خاندان

میں جادو گرنی مشہور تھیں۔۔۔۔۔جب میری ان سے تپی ہوتی تو میں

انھیں جادو گرنی کہ کر ہی بلاتا۔۔۔۔۔جس سے ان کے تن بدن میں آگ

لگ جاتی۔۔۔۔اور پھر جدید گالیوں کی ڈکشنری ایجاد ہوتی جو اس سے پہلے

کبھی کسی نے نہ سنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ لکھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی مزاق مستی میں وانیہ چاچی نے مجھ سے کہا کے تو بھی زن مرید بنے گا

اپنے باپ کی طرح۔۔۔۔۔۔میں شروع سے اپنے باپ کو بہت بیچارہ تصور

کرتا تھا۔۔۔۔اور فبیحہ کو چالاک لومڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے صاف

کہا"ہر گز نھیں۔۔۔۔میں عورت کو اس کی اوقات میں رکھنا جانتا

ہوں۔"۔۔۔میں نے یہ جملا بڑے بھرم سے ادا کیا۔۔۔تو وانیہ چاچی ہنس

دیں۔۔۔۔۔کہنے لگیں تیرا باپ بھی یہی کہا کرتا تھا شادی سے

پہلے۔۔۔لیکن اتنا بڑا زن مرید نیکلا کے شادی کی پہلی ہی رات اپنی بیوی کے لئے خود چائے بنا کر لایا'' چاچی کا یہ کہنا تھا کہ میرے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔مجھے ناول کی وہ لائی نیں یاد آ گئیں تھیں جس میں اسی بات کا ذکر ہوا تھا۔۔۔۔

''چاچی کیا فبیحہ کو بخار چڑھ گیا تھا پہلی ہی رات اور اسے ہسپتال لے جایا گیا تھا؟؟؟''میرے سوال پر وانیہ چاچی چونک گ ئی یں۔۔۔۔کیونکہ میں تو کبھی فبیحہ کے بارے میں بات کرنا تو دور نام تک لینا گوارا نہیں کرتا تھا۔۔۔

''تجھے کس نے بتایا یہ ؟؟'' وہ سوال پر سوال کر رہی تھیں

''یہ چھوڑو۔۔۔۔۔یہ بتاؤ کیا ہسپتال لے جایا گیا تھا اسے ؟؟؟''میں بڑا اشتیاق میں تھا کہ ان کا جواب کیا آتا ہے۔۔

''ہاں۔۔۔۔گھر سے ہی بیمار آئی ی تھی۔۔۔۔۔104 بخار تھا اسے۔۔۔۔''بس یہ سنتے ہی میرا دماغ چکرا گیا میں الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔پوری زندگی میں جو فیبحہ کے بارے میں سنا وہ سچ تھا؟؟؟ یا جو ناول میں پڑھا ہے۔۔۔۔۔وہ سچ ہے ؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ چل کیا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔پھر میرا دھن والناس پر گیا۔۔۔۔۔میں تیزی سے چاچی کے گھر سے نکل کر ڈائرک اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

میں نے والناس کو کال ملائی۔۔۔۔۔ "اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔آج کال کیسے کرلی تم جیسے مغرور شخص نے مجھے؟؟؟" وہ حیران ہوئی تھی میری کال پر کیونکہ میں کبھی بھی اسے کال نہیں کرتا تھا ہماری بات ہمیشہ صرف میسج پر ہی ہوا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔

"وہ ناول؟؟۔۔۔۔کس کا ہے؟؟" والناس آگر سچ نہ بھی بتاتی تو بھی میں سچائی ی سے واقف ہوچکا تھا۔۔۔۔۔میں جان گیا تھا وہ ناول فبیحہ یعنی میری ماں کا ہے۔۔۔۔۔میں بس تصدیق کرنا چاھتا تھا۔۔۔۔۔بہت سارے سوال تھے میرے ذہن میں جو میں پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"او۔۔۔۔تو نام پڑھ لیا آج تم نے" اس نے اندازا لگایا تھا کے میں کیوں اتنے جذباتی ہو کر پوچھ رہا ہوں۔۔۔جبکے اس کی بات سن میرے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔وہ تمھاری ماں کا ناول ہے۔۔۔۔اس میں جو کہانی ہے وہ تمھاری ماں کی آپ بیتی ہے۔۔۔وہ" ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے میں غصے سے چیخ پڑا "تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟"

"کیونکے اگر بتادیتی تو ڈر تھا کے شاید تم کبھی پڑھنے پر راضی ہوتے ہی نہیں۔۔۔۔جبکے وہ ناول خاص تمھارے لیٔ ے ہی لکھا گیا
ہے۔۔۔تبھی تو اتنا اصرار کرتی تھی ناول پڑھنے پر۔۔۔۔" وہ روہانسہ آواز

میں بول رہی تھی۔۔۔میں نے غصے میں فون کاٹ دیا۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔اس وقت مجھے والناس پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔لیکن جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا تو مجھے اب ناول میں کی گ ئی یں باتیں سمجھ آنے لگیں تھیں۔۔۔شایان نام کا جو ذکر ناول میں ہوا تھا۔۔وہ محض ایک اتفاق نہیں تھا۔۔۔وہ پورا میرے والد کا اصل کرادبیان کیا تھا فبیحہ نے۔۔۔وہ بچہ جس کا ذکر ناول میں تھا وہ کوئ ی اور نہیں(میں) تھا۔۔۔اس میں جھوٹ نھیں لکھا تھا واقعی فبیحہ کو پڑھی لکھی جاہل کہ کر سب بلاتے ہیں یہاں۔۔۔۔جتنا میں سوچتا مجھے اتنا ہی وہ ناول سچا لگنے لگا۔۔۔۔میرے دل میں خیال آیا شاید وہ خاص شخص جسے میری ماں ناول پڑھانا چاہتی تھی وہ(میں)ہوں۔۔۔کیونکے مجھے یاد ہے والناس نے کہا تھا اس ناول کا ھیرو(میں)ہوں۔۔۔۔

میرے ذھن میں ایک کے بعد ایک خیال آرہا تھا۔۔۔ہزاروں سوالات میرے ذھن میں بجلی کی تیزی سے دوڑ رہے تھے۔۔۔۔۔ جن کے جوابات دینے کے لی ئی ے وہاں کوئی ی موجود نہ تھا۔۔۔ سوائے اس ناول کے۔۔۔۔مجھے لگا میرے ہر سوال کا جواب شاید اس ناول میں چھپا ہے ۔۔۔۔

میں نے فورا اپنا سیل نیکالا اور ناول پڑھنا شروع کیا۔۔۔ لیکن آج پہلے میں نے رائٹر کا نام پڑھا۔۔۔اس پر لکھا تھا

(رائی ٹر: منتظرِ فبیحہ)۔۔۔میں نہیں جانتا کہ اگر میں یہ نام پہلے پڑھ لیتا تو میں یہ ناول پڑھتا یا نہیں۔۔۔ لیکن اب میں تجسس رکھتا تھا جاننے میں کے آخر ہوا کیا تھا فبیحہ کے ساتھ۔۔۔اس کا نام ہی پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ شاید یہ لفظِ (منتظر) میرے لئے لکھا ہے۔۔۔وہ انتظار کر رہی ہیں میرا۔۔۔ صرف یہ احساس ہی کے میری ماں میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ میرے پورے جسم پر جھر جھری لے آیا تھا۔۔۔

ناول: میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

{میری ساس نے میرے بیٹے کا نام ''ذیشان'' رکھا ہے۔۔۔}

ذیشان: بس اتنا پڑھتے ہی میری آنکھوں سے آنسو خود بخود رواں ہو گئے۔۔۔ کیونکے انھوں نے لکھا تھا (میرے بیٹے)۔۔۔ یہ لفظ۔۔۔ شاید ان لوگوں کے لئے کوئی معنی نہ رکھتے ہوں جن کی مائیں انھیں ہر روز یہ الفاظ کہتی ہوں۔۔۔ صبح شام کہتی ہوں۔۔۔ پر مجھ جیسے ترسے ہوئے بچے کے لیے یہ الفاظ بہت اہمیت کے حامل تھے۔۔۔۔ یہ (میرے) کا لفظ کتنا پیارا ہوتا ہے۔۔۔ آج جانا تھا میں نے۔۔۔۔

ذیشان کے پیدا ہوتے ہی میرے سسرال کا ہر شخص گرگٹ سے بھی تیز رنگ بدل گیا۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔ اور جب سمجھ میں آنا شروع ہوا تو کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔ میری ساس صبح فجر میں ہی ذیشان کو لینے پہنچ جاتیں۔۔۔ پہلے میں یہ ان کی محبت سمجھتی رہی۔۔۔ ہم سیدھے

لوگوں کا یہی مسئلہ ہے جسے خود ہوں ویسے سامنے والے کو تصور کرتے ہیں

۔۔۔میری ساس نے صرف پانچ دن کے بچے کو فیڈر لگا دی۔۔۔کون لگاتا

ہے اتنے چھوٹے بچے کے فیڈر؟؟؟۔۔۔۔۔ڈاکٹر بھی منع کرتے

ہیں۔۔۔۔کیونکے اس طرح بچہ بہت جلد ماں کا دودھ چھوڑ کر فیڈر کے

دودھ پر آجاتا ہے۔۔۔۔لیکن اس بات سے اُس وقت میں ناواقف

تھی۔۔۔۔جو میری ساس کہتی وہ کرتی۔۔۔۔میرا بیٹا بلکل بھی نارمل نہیں

تھا۔۔۔۔وہ ہر وقت بہت بھوکا رہتا۔۔۔۔صبح شام رات بس اسے دودھ

پلانے میں گزرتے۔۔۔۔

اگر یہ ناول پڑھنے والی کوئی ماں ہے تو وہ بتائے مجھے کیا ایک ماں اپنے بچے کو

بھوکا چھوڑ سکتی ہے؟؟؟۔۔۔۔نہیں ناں۔۔۔۔۔تو میں کیسے چھوڑ

دیتی۔۔۔میرا ذیشان کسی کے پاس رہتا ہی نہیں تھا۔۔وہ یا تو دودھ پیتا یا
روتا۔۔۔۔اس کارونا اتنا خطرناک تھا کے کوئ ی کتنا بھی کوشش کر لے
اسے مجھ سے دور نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔میری سسرال میں تو میرے سسر
ہی بابا تھے اس لئے کسی اور کے پاس جا کر دم کرانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں
ہوتا تھا۔۔۔میں نے جیسے تیسے کر کے سوا مہینہ کاٹا۔۔۔۔اس پورے سوا
مہینے میں بس ذیشان کو بیٹھ کر ہر وقت دودھ پیلاتی رہتی۔۔۔جبکے میرا
ذیشان آپریشن سے ہوا تھا۔۔۔آپریشن کے بعد میری کمر میں ویسے بھی بہت
درد رہتا۔۔۔اور ہر وقت بیٹھ کر دودھ پیلانے کے سبب اب مزید درد بڑھ
گیا تھا۔۔۔میری کمر درد سے پھٹ رہی ہو۔۔۔۔اس قدر شدت سے
تکلیف ہوتی تھی مجھے۔۔۔۔اور بھی بہت مس ئ لے پیدا ہو گ ئ ے
تھے لیکن یہ ناول جس خاص شخص کے ل ئ ے لکھا جا رہا ہے۔۔وہ ابھی
بہت چھوٹا ہے۔۔۔وہ ان باتوں کو ابھی سمجھنے سے قاصر ہے۔۔۔لیکن

جس دن وہ مجھے ملے گا۔۔۔۔ میں اکثر سوچتی ہوں۔۔۔۔۔ ایک ایک بات اسے بتاؤں گی۔۔۔۔ تاکے اسے پتا چلے۔۔۔۔ میں بے قصور تھی۔۔۔۔۔ سچ بتاؤں یہ لکھتے وقت میں رو رہی ہوں کیونکہ مجھے نہیں پتہ میری یہ چھوٹی سی امید کتنی سچی ہے کہ وہ مجھے ایک دن ضرور ملے گا۔۔۔۔ مل کر مجھ سے باتیں کرئے گا۔۔۔۔ میرے ساتھ ہونے والے پورے واقعے کو تحمل مزاجی سے سنے گا۔۔۔۔ لوگ تو بہت کہتے ہیں جھوٹی امیدوں پر جینا چھوڑ دو فبیحہ۔۔۔۔ پر میں کیا کروں۔۔۔ میرا دل نہیں مانتا۔۔۔۔۔۔

سوا مہینہ ہونے پر جب میں اپنے میکے رہنے گئی تو وہاں میری سگی چاچی جن کا نام ماریہ تھا۔۔۔ وہ بھی سب کی طرح میرے ذیشان کو دیکھنے

آئی یں۔۔۔۔ یہ ماریہ چاچی وہی ہیں جن پر میری سسرال میں آتے ہی بابا آجایا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔ لیکن کبھی بھی۔۔۔ میرے میکے میں نہیں آئے۔۔۔ جب وہ ذیشان کو دیکھنے میری امی کے گھر آئی یں تو ان پر بابا آگ ئی ے۔۔۔۔ میرا دل چاہا اس وقت کے اپنا سر کسی دیوار سے دے ماروں۔۔۔۔۔ سسرال میں کیا کم تماشے لگاتی تھیں ماریہ چاچی جواب میکے میں بھی شروع ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔ عجیب عجیب باتیں کرنے لگیں۔۔۔ میرا بیٹا بس ہر وقت روتا رہتا تھا۔۔۔ تو اس وقت بھی وہ رو رہا تھا تو اسے دیکھ آنکھیں چڑھا کر چیختے ہوئے بولنے لگیں۔۔۔ ''یہ تیرا بچہ نہیں رو رہا۔۔۔ یہ جن کے بچے رو رہے ہیں۔۔۔'' جب انھوں نے یہ بات کہی تو میں پاگل سی ہو گ ئی ی۔۔۔ کے اب اپنے ڈراموں میں انھوں نے میرے ذیشان کو بھی شامل کر لیا ہے۔۔۔ ویسے جب بھی ان پر بابا آتے تو میں خاموشی سے ان کی ساری باتیں سنتی اور مانتی لیکن جب بات میرے

ذیشان پر آئی تو میں نے ان سے سوال کیئیے۔۔۔ جس کے اکثر جوابات انھوں نے غلط دی ئی ے۔۔۔۔ جس سے مجھے پتہ چلا کہ ان پر کوئی بابا یا جن نہیں آتے۔۔۔ وہ صرف ناٹک کر رہی تھیں۔۔۔ لیکن میں اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ کیا مل رہا ہے انھیں اس ناٹک سے ؟؟؟۔۔۔ کیا مل رہا ہے میری زندگی میں مشکلات پیدا کر کے ؟؟؟۔۔۔

اگلے ہی دن میرے ہسبینڈ کا فون آیا۔۔۔ وہ کہنے لگے میں تمھیں لینے آرہا ہوں۔۔۔ میں ان کی بات سن کر حیران رہ گ ئی ی۔۔۔ میں پورے چھ مہینے بعد اپنے گھر آئی ی تھی۔۔۔ ابھی آئے ہوئے تین چار دن بھی نہیں گزرے تھے کے وہ مجھے اچانک لینے آرہے تھے۔۔۔ میرے ڈیڈ نے پریشان ہو کر یوں اچانک مجھے لے جانے کی وجہ پوچھی تو شایان نے بتایا کے

ماریہ چاچی کے بڑے بیٹے کا انھیں فون آیا تھا۔۔۔۔انھوں نے کہا کے مجھ سے بے ادبی ہوئی ی ہے۔۔۔۔ چھت والے جنوں کی شان میں۔۔۔ان کے بچے رو رہے ہیں۔۔۔۔جو ذیشان کی صورت میں ہمیں دیکھایا جارہا ہے۔۔۔۔اگر ان سے معافی نہیں مانگی گ ئی ی تو وہ ذیشان کو مار دیں گے۔۔۔۔ "

یہ بات میرے حواس اڑا گ ئی ی تھی۔۔۔۔۔یہ بات تو میں جان چکی تھی کہ ماریہ چاچی ناٹک کر رہی ہیں ان پر کوئی جن نہیں آتا لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آر ہا تھا وہ کیسے کسی کے بچے کے مرنے کا لفظ اتنی آسانی سے ادا کر سکتی ہیں؟؟؟کیا وہ خود ایک ماں نہیں ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔

ماریہ چاچی نے وارننگ جاری کردی تھی کہ میں کل شام مغرب کی اذان

سے پہلے پہلے چھت پر جاکر معافی مانگوں ورنہ جو بھی میرے بچے کے ساتھ

ہوگا اس کی ذمہ داری ان کی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔میں جانتی تھی وہ جھوٹ

بول رہی ہیں لیکن ایک ماں کا دل کیسے سکون پالے اتنی بڑی بات سننے کے

بعد۔۔۔۔ماریہ چاچی نے ظلم کی انتہا کی تھی ایک ماں پر۔۔۔۔میرے

ہسبینڈ اس وعدے کے ساتھ مجھے لے کر گئے کہ کل معافی مانگنے کے بعد

مجھے واپس میرے گھر چھوڑنے خود آئیں گے اور یہ بات میرے سسر نے

بھی فون کر کے بار بار میرے والدین سے کرئی ی۔۔۔۔میں نے چھت پر

جاکر معافی مانگ لی۔۔۔۔پر میرے ذیشان کا رونا بند نہیں

ہوا۔۔۔۔۔میرے سسر اور ہسبینڈ اپنے وعدے سے

مکر گئے۔۔۔۔میری حالت ابھی کام کرنے کے خاص طور پر کچن میں روٹی

بنانے کے بلکل قابل نہیں تھی۔۔۔۔ہر وقت دودھ پیلانے کے سبب

میری کمر درد سے پھٹتی تھی۔۔۔۔۔میں بہت کمزور ہو گئی تھی آپریشن کے بعد۔۔۔میری ساس نے ذیشان کو اب مجھ سے چھین کر کروانیہ چاچی کے گھر بھیجنا شروع کر دیا۔۔۔تاکہ ذیشان کی وجہ سے میں کام چوری نہ کر سکوں۔۔۔۔وہ الگ بات تھی کہ سب کے سامنے کہہ کر خود کو مظلوم دیکھاتیں کے وہ تو مجھ سے کوئی کام کرواتی ہی نہیں۔۔۔سارے کام خود ہی کرتی ہیں کچن میں کھڑے ہو کر۔۔۔۔

ذیشان کو مجھ سے ہمیشہ دور رکھا جاتا۔۔۔مجھے اتنا ترساتے کے میں اکثر بیٹھ کر روتی۔۔۔میں سیڑھیوں کے پاس آ کر کھڑی ہو جاتی اور ہر ایک سے کہتی پلیز میرے ذیشان کو لا دو۔۔۔لیکن کوئی میری سنتا ہی نہیں جسے دیکھو یہی کہتا کہ وہ تو نیچے سو رہا ہے اس کی نیند خراب ہو جائے گی۔۔۔مجھے ہمیشہ یہ

بات الجھادیتی کے وانیہ چاچی ایسا کیا کرتی ہیں ذیشان کے ساتھ کہ وہ وہاں

جاتے ہی سو جاتا ہے۔۔۔۔مجھے ڈر لاحق رہتا تھا کہ کہیں وہ اسے کوئی دوائی

تو نہیں پیلا رہی ہیں سونے کی۔۔۔۔

یہاں تک کے ایک بار ذیشان کی طبیعت بہت خراب تھی۔۔۔۔اسے ٹھنڈ

لگ گ ئی ی تھی۔۔۔اسکی طبیعت مزید خراب نہ ہو جائے اس ڈر سے میں

اسے نہلا نہیں رہی تھی۔۔۔خون جما دینے والی سردی میں جھاں بڑے

بڑے منہ ہاتھ دھونے میں کپکپا رہے تھے۔۔۔۔میری ساس پیچھے پڑی تھی

کے اپنے بیٹے کو نہلا۔۔۔۔میں راضی نہیں ہوئی ی کیونکے ذیشان کو پہلے ہی

بخار اور الٹیاں لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔میری ساس کو صفائی کا فوبیا

تھا۔۔۔۔۔اپنی مثال سنا سنا کر مجھے تنگ کرتیں اور گندھے ہونے کے

طعنے دیتیں۔۔۔۔۔۔۔ میرے ساس کے بچوں میں اور میرے ذیشان میں

زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر ہر بچہ ایک الگ نیچر کا

ہوتا۔۔۔۔ میرے ذیشان بہت کمزور سہ تھا جبکے ان کے بچے بہت صحت مند

ہوا کرتے تھے۔۔۔۔۔ میری ساس نے مجھ سے چھپ کر صبح ہی وانیہ چاچی

کے گھر ذیشان کو نہلانے بھیج دیا۔۔۔۔۔۔ میں فورا پہچان گ ئی ی اپنے بیٹے

کو دیکھ کے۔۔۔۔۔کے اسے نہلایا گیا ہے۔۔۔۔۔ میں نے اپنی ساس سے

پوچھا تو اس ماہا جھوٹی نے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔جبکے وانیہ چاچی کی چھوٹی بیٹی

مجھے خود بتا کر چلی گ ئی ی کے ذیشان کو میری امی نے نہلایا ہے

آج۔۔۔۔۔ نہلانے کے سبب میرے ذیشان کی طبعیت مزید خراب

ہو گ ئی ی۔۔۔۔۔ جیسا کے مجھے ڈر تھا۔۔۔۔۔ میرا ذیشان پوری رات

الٹیاں کرتا رہا۔۔۔اور میں روتے روتے صاف کرتی رہی۔۔۔۔۔ مجھے

محسوس ہونے لگا تھا کے یہ ظالم لوگ میرے بچے کے پیچھے پڑھ گ ئ ے
ہیں۔۔۔۔

ماریہ چاچی اس دوران جب میری سسرال آئیں۔۔۔۔۔۔تو اس باران کے
بابا نے جو ڈیمانڈ کی۔۔۔۔۔اس پر گھر میں جنگ چھڑ
گ ئ ی۔۔۔۔۔۔"چھت کا راستہ بند کرؤ۔۔۔۔ہمیں تکلیف ہوتی ہے
اس کے آنے جانے سے۔۔۔اس سے کہو اپنے گھر کے راستے سے آنا جانا
کرے"ماریہ چاچی پر جب چھت کا جن آیا تو اس نے مجھ پر چڑھائی کرتے
ہوئے کہا۔۔۔۔ویسے اسے بابا کہوں؟؟۔۔۔۔۔۔جن
کہوں؟؟؟۔۔۔۔۔یا ماریہ چاچی کی خواہشات کہوں؟؟ سمجھ نہیں پا رہی
میں۔۔۔۔۔پڑھنے والے خود ہی اس کا فیصلہ کر لیں۔۔۔۔۔میرے ذیشان

کو مار دیں گے۔۔۔۔ یہ ان کے جن بابا نے مجھے وارننگ دوبارا جاری کی۔۔۔۔ میری ساس ویسے تو چاچی کی ہر بات مانتی تھی لیکن یہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوئی۔۔۔۔ میری ساس نے اب ماریہ چاچی کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔۔۔۔ کھنے لگیں ناٹک کر رہی ہے۔۔۔۔ ہماری چھت بلکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

اگر میری ساس کی بات کا اعتبار کیا جائے تو میرے سسر پر جو بابا آتے تھے۔۔۔ ان کا کیا؟؟؟۔۔۔ وہ جو بابا بن کر مجھ سے اپنی مرضی کے کام کرواتے تھے۔۔۔۔ ان کا کیا؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کا مطلب صاف تھا کہ ماریہ چاچی کی طرح میرے سسر بھی صرف ناٹک کرتے ہیں۔۔۔۔ لیکن یہ سب کیوں ہو رہا تھا یہ بات مجھے ابھی بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ اسی

دوران میرے بھائی ی کے ل ئی ے ہم اپنے چاچا کی بیٹی کو دیکھنے جانے والے تھے۔۔۔۔ میرے والد نے فون پر کہا کہ آپ نے کہا تھا کہ ہماری بیٹی کو بھیج دیں گے جیسے ہی وہ چھت پر معافی مانگ لے گی۔۔۔۔ تو پلیز اب بھیج دیں۔۔۔۔ یہ بات میرے ساس سسر کو کانٹے کی طرح چبی۔۔۔۔۔ جبکے میرے والد نے کوئی غلط بات نہیں کی تھی۔۔۔۔ انھوں اس بات کا بھی تماشہ بنا دیا۔۔۔۔ اس پر بھی گھر میں خوب لڑائی ی ہوئی ی۔۔۔۔ میرے ہسبینڈ سمجھے کہ میں نے اپنے گھر والوں سے فون کر کے کہا ہے کہ مجھے یہاں سے لے کر جائیں جبکہ ایسا نہیں تھا میں نے انہیں میسج پڑھائے اپنے بھائی کے۔۔۔۔ جس میں صاف لکھا تھا کہ ہم تمہیں لینے آرہے ہیں تیار ہو جاؤ۔۔۔۔ پاپا نے تمہارے سسر سے بات کر لی ہے۔۔۔۔

میں ان کے گھر کی فری کی نوکرانی تھی۔۔۔۔اس ل ئے میرے ہسبینڈ

کے میری ساس نے کان بھرنا شروع کر دیے۔۔۔کے ضرور اس نے ہی

کچھ کہا ہو گا۔۔۔۔۔ تبھی اس کا باپ اسے واپس بلا رہا

ہے۔۔۔۔۔میرے ہسبینڈ غصے سے بری طرح لڑنے لگے۔۔۔۔۔میری

ساس کی یہ زبردست خوبی تھی کہ جو برائی تھی وہ پیچھے کرتیں میرے سامنے

صرف اچھی بنی رہنے کا ناٹک کرتیں۔۔۔۔۔۔مجھے اب احساس ہوا کے یہ

تو لڑوا کر تماشہ دیکھنے والوں میں سے ہیں۔۔۔۔۔میں نے اپنے ہسبنڈ کو بتایا

کہ میں اپنے بھائی کے لیے لڑکی دیکھنے جا رہی ہوں اس لئے اچانک سے مجھے

بلایا گیا ہے۔۔۔۔اسکے باوجود جب میں واپس آئی ی تو میرے ہسبینڈ کا

منہ پھولا ہوا تھا۔۔۔میری ساس مجھ سے بھت لڑئی ی یہ کہ کر کے تو نے

میرے بیٹے کی عزت نہیں کرائی ی۔۔۔۔۔میری ساس نے اس بات پر جو

ہنگامہ مچایا وہ میرے ہسبینڈ کو مجھ سے بھت دور کر گیا۔۔۔۔اب سب کچھ

دوبارا شروع ہو گیا۔۔۔میرے ہسبینڈ پھر خود کو مارنے پیٹنے لگے۔۔۔اب تو ہم میاں بیوی کے درمیان لڑائی ی ہونا شروع ہو گ ئی ی۔۔۔۔۔۔۔کیونکے میں واقف تھی وہ نارمل لڑکا ہے بلکل ۔۔۔۔یہ سب صرف ایک ناٹک ہے مجھے اذیت میں رکھنے کا۔۔۔۔۔

میرے ہسبینڈ نے مجھ سے پہلی بار اس لڑائی ی میں کہا" بچے بن ماں کے پل جاتے ہیں"۔۔۔یہ جملا آج بھی میری روح کو تڑپاتا ہے۔۔۔۔۔اب سوچتی ہوں تو دل چاہتا ہے کے خود کو کوسوں۔۔۔ملامت کروں۔۔۔کے شایان کے اتنے بڑے جملے کے بعد بھی میں کیوں نھیں سمجھ پائی ی کے وہ لوگ کیا گھٹیا عزائم رکھتے ہیں میرے حوالے سے۔۔۔میں نے روتے ہوئے کہا ۔۔۔" بچے بن ماں کے پلتے نہیں ہیں۔۔۔رولتے ہیں۔۔۔۔جا کر پوچھو

ان سے جن کی ماں نہیں ہے۔۔۔کیوں میرے بچے کو بن ماں کا کرنا چاہتے

ہو؟؟"۔۔۔۔میں اس جملے سے جتنا چڑتی اور سن کر روتی شایان اتنا ہی یہ

جملا ادا کرتے۔۔۔۔۔اب تو ہر وقت کا تکیہ کلام بن گیا تھا یہ روح کو

تڑپانے والا جملہ۔۔۔۔کاش میں اس خاص شخص کو بتا سکتی کے میں بے

قصور ہوں۔۔۔۔۔میں نے اپنی پوری کوشش کی سب ٹھیک کرنے

کی۔۔۔۔لیکن میں ان چالباز لوگوں اور ان کی مکاریوں سے ھار

گ ئی ی۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔میں ھار گ ئی ی۔۔۔۔میں اکیلی تھی

۔۔۔۔کوئی ی میرا ساتھ نہیں دیتا تھا۔۔۔میرے ہسبینڈ بھی مکر

گ ئی ے کے میں نے انھیں اپنے بھائی ی کے ل ئی ے لڑکی دیکھنے جانے

سے پہلے بتایا تھا۔۔۔

جب بھی ماریہ چاچی آتیں ان کے آتے ہی میرے ذیشان کی اچانک سے

طبیعت خراب ہو جاتی۔۔۔۔ایک بار تو اس کی طبعیت اتنی خراب

ہو گ ئ ی کے اسے ہسپتال لے کر بھاگے رات کے دو بجے۔۔۔۔ماریہ

چاچی کا بس ایک ہی رٹا رٹایا جملہ "چھت کا راستہ بند کرؤ "۔۔۔اور میری

ساس ان کی یہ بات ماننے کے ل ئ ے تیار نہیں تھی۔۔۔۔پھر ایک دن

میں نے اپنے سسر کو کچھ زور زور سے پڑھتے ہوئے دیکھا۔۔۔مجھے پتا چلا وہ

جادو کرتے ہیں۔۔۔یہ بات میں نے آکر اپنے ہسبنڈ کو بتائی۔۔۔لیکن

شایان نے کہا کے انھیں پتا ہے۔۔۔یہ سن کر تو میں حیران رہ

گ ئ ی۔۔۔انھوں نے کہا انہیں اپنے والدین پر پورا یقین ہے اگر وہ

انھیں کچھ کھلا پلا رہے ہیں تو ضرور اس میں انہیں کی کوئی بہتری ہو گی۔۔۔

۔بھلا جادو جیسے کام میں کسی کی کیا بھتری ہو سکتی ہے؟؟؟۔۔۔(

ذیشان: جادو۔۔۔۔۔یہ پڑھ کر تو میں بھی چونک گیا تھا۔۔۔۔میرے ماں کے ساتھ کیا، کیا ہوا تھا۔۔۔۔مجھے اس کی آج خبر ہوئی ی تھی۔۔۔۔وہ میرے ل ئی ے کتنا پریشان تھیں مجھے اس کا احساس ناول پڑھ کر ہو رہا تھا۔۔۔۔میری ماں نے سچ کہا تھا۔۔۔۔بن ماں کے بچے پلتے نہیں رولتے ہیں۔۔۔۔۔میں مزید آگے پڑھنے لگا اس سے پہلے میرا اسیل رنگ ہونا شروع ہو گیا۔۔۔فون والناس کا آرہا تھا۔۔۔۔میں نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور کر کال ریسیو کی۔۔۔

''اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُاَللہِ وَبَرَکاتُہُ '' والناس بڑے پیار سے مجھے سلام کرنے لگی۔۔۔اس کی آواز روہانسہ تھی۔۔۔

''وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔۔کیا کام ہے؟؟؟۔۔۔کیوں کال کی ہے؟؟؟''میں بھت بے رخی سے گویا ہوا۔۔۔جس کا مجھے خود بھی احساس تھا۔۔۔

''تمھاری خیریت جاننے کے لیے۔۔۔بھت پریشان ہوں تمھارے ل ئی ے''اگر وہ یہ بات نہ بھی بولتی تو بھی مجھے اندازا ہو گیا تھا کے وہ پریشان ہے میرے ل ئی ے۔۔۔

"تو تمہاری اس دوستی کا مقصد صرف مجھے ناول پڑھانا تھا

۔۔۔۔رائٹ ؟؟؟"میرے سوال پر دوسری طرف سوائے خاموشی کے

کچھ نہ تھا۔۔۔۔"تو میں نے صحیح گمان کیا۔۔۔۔ تمہاری دوستی مجھ سے بے

وجہ نہیں تھی۔۔۔"میں طنزیہ مسکرایا یہ کہہ کر۔۔۔۔۔۔۔۔ میرا دل چوٹ

کھایا تھا اس کی دوستی کو مطلبی پا کر۔۔۔۔۔ چاہے وجہ کوئی بھی ہو مگر اس کی

دوستی خلوص سے نہیں تھی۔۔۔۔۔

"پلیز ناول پورا پڑھ لو۔۔۔۔ اس سوال کا جواب اس ناول میں زیادہ بھتر

طریقے سے تمہیں مل جائے گا۔۔۔۔ کہ میری دوستی تم سے کس مقصد کے

تحت تھی۔۔۔۔ پلیز" مجھے اس کی آواز میں شدید درد محسوس

ہوا۔۔۔۔فبیحہ کی آپ بیتی سے والناس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔۔۔یہ سوچ کر میں الجھ گیا تھا۔۔۔۔

"تم فبیحہ کی کون ہو ؟؟؟" مجھے تجسس تھا یہ جاننے کے لیے کہ آخر اس کا فبیحہ سے کیا رشتہ ہے۔۔۔

"میں فبیحہ کی خواہش ہوں۔۔۔۔"اس نے نہایت رنجیدہ لہجے میں جواب دے کر کال ڈسکنکٹ کر دی۔۔۔۔۔۔میں اس کا جواب سن مزید الجھ گیا تھا۔۔۔"یہ ہر بار اوپر سے ہی کیوں آتی ہے ؟؟؟۔۔۔۔۔کبھی سیدھی بات کا سیدھا جواب نہیں دے سکتی۔۔۔۔جو سامنے والے کو سمجھ میں

آجائے‘‘میں منہ بسور کہنے لگا۔۔۔۔۔میں اتنی دیر سوچتا رہا کے آخر وہ بولنا کیا چاہتی تھی مجھ سے۔۔۔۔۔

******_________*******

میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھ کر حساب کر رہا تھا کے حساب میں مجھ سے غلطی ہو گ ئی ی۔۔۔۔انھوں نے غصے میں مجھے کہا’’جاہل کی اولاد‘‘ ویسے یہ الفاظ جب میرے والد ادا کرتے تھے تو مجھے صرف فبیحہ پر غصہ آتا تھا۔۔۔کے اس کی وجہ سے میں آج تک سب کے طعنے سنتا ہوں ۔۔۔۔لیکن اس دن پہلی بار۔۔۔۔۔میں خود نہیں جانتا کیسے۔۔۔پر میرے منہ سے نکلا’’فبیحہ جاہل نہیں تھی‘‘میں نے زندگی میں پہلی برا اپنے والد کو

پلٹ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔نہ کے صرف جواب۔۔۔فبیحہ کی سائیڈ بھی لی تھی۔۔۔۔۔ان کے چہرہ کی حیرت اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔

''تم اپنی ماں کی سائیڈ لے رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔اس کی خاطر مجھ سے لڑ رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔۔بھول گئے کیا، کیا ہے تمھاری ماں نے تمھارے اور میرے ساتھ؟؟؟'' وہ غصے سے لال پیلے ہو کر استفسار کرنے لگے۔۔۔۔

جواباً میں خاموش ہو گیا۔۔۔۔میں خود پر غصہ ہونے لگا کہ یہ میں نے کیا حرکت کی ہے۔۔۔۔۔کیوں میں اس فبیحہ کی خاطر اپنے والد سے لڑ رہا

ہوں۔۔۔۔ ضروری تو نہیں وہ ناول سچا ہو۔۔۔۔۔۔ کیا گارنٹی تھی کہ وہ ناول سچا تھا؟؟؟۔۔۔اس میں جو واقعہ لکھے ہیں وہ سچے ہیں۔۔۔۔نہ تو میں ٹھیک طرح والناس کو جانتا ہوں نہ فبیحہ کو۔۔۔۔۔ تو پھر اپنوں سے کیوں لڑوں ان غیروں کی خاطر۔۔۔۔ ''سوری'' میں نے شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

''وہ تو تمہیں دنیا میں بھی لانا نہیں چاہتی تھی اور تم اس کی خاطر اپنے باپ سے لڑنے کھڑے ہو گئے ہو۔۔۔۔ مت بھولا کرو کہ کیا، کیا ہے اس نے تمہارے ساتھ'' جب انھوں نے یہ بات کہی تو میرا خون کھول گیا۔۔۔۔۔ یہ وہ طعنہ تھا جو بچپن سے سنتا آیا تھا میں۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی کمبخت کانوں کو اس کی عادت نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ یہ طعنہ میرے نفرت میں مزید

شدت پیدا کر دیتا تھا۔۔۔ میں مزید وہاں نہ بیٹھا اور غصے سے چلتا ہوا اپنے گھر کی جانب آ ہی رہا تھا۔۔۔ کے رستے میں مجھے ایک مانگنے والی نے روکا ۔۔۔۔ وہ دیکھنے میں نھایت خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔۔ میں نے صاف کہا کہ میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں۔۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔۔ عجیب لڑکی تھی۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑ کہنے لگی۔۔۔۔ "کسی بھت نیک عورت کی اولاد معلوم ہوتے ہو۔۔۔۔۔ بڑا نورانی ہے تمھارا چہرہ۔۔۔۔۔ سچ میں اتنا نورانی چہرہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔۔۔۔ خدا نے بڑا نور دیا ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔" اس مانگنے والی لڑکی کی تعریف مجھے فبیحہ کا سورہ یوسف پڑھنا یاد دلا گئی تھی۔۔۔۔۔ اس لمحے مجھے شدت سے احساس ہوا کہ میرا پورا موجود ہی اس ناول کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔۔۔۔ اگر وہ ناول جھوٹا ہوتا تو میری صورت اتنی نورانی نہ لگتی۔۔۔۔۔ مجھے دیکھ کر اکثر لوگ

یہی کہتے کہ میرا چہرہ بڑا نورانی ہے اور کوئی کہتا کہ میں تو بالکل اپنی ماں میں ملتا

ہوں۔۔۔۔۔۔۔

یہ بات کے وہ میری لیے سورہ یوسف پڑھا کرتی تھیں جب میں صرف پندرہ

یا بیس دن کا تھا۔۔۔مجھے یہ سمجھ آیا کے وہ عورت مجھے کیسے مارنے کی کوشش

کر سکتی ہے جس نے ہر روز صرف میرے حسن کے ل ئی ے سورہ یوسف

پڑھی ہو۔۔۔۔

"وہ مجھے مارنا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔۔ جھوٹ کہا ان لوگوں نے مجھ

سے" میرے منہ پر بے ساختہ آگیا تھا یہ جملہ۔۔۔۔ میں نے اس مانگنے والی

کو اپنی جیب میں پڑے سارے پیسے دے دیے اور کہا دعا کرنا خدا سب بہتر

کر دے۔۔۔۔

میں نے رات کا کھانا تک نہیں کھایا اور ناول سیل پر پڑھنا اسٹارٹ ہو گیا۔۔

ناول: میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

)میں اپنے میکے سے ایک ہفتہ رک کر آئی ی تو اسی رات میں اپنی شادی شدہ

نند کے گھر دعوت میں گ ئی ی وہاں پر مجھے اچانک سے بہت سردی محسوس

ہونے لگی۔۔۔۔گھر واپسی پر میرے بیٹے کی بھی طبیعت خراب

ہو گئی۔۔۔۔پوری رات وہ الٹیاں کرتا رہا اور میں پریشان ہوتی رہی کے

اچانک کیا ہو گیا ذیشان کو۔۔۔ ہم دونوں کراچی سے بلکل صحیح لوٹے

تھے۔۔۔ مجھے بہت تیز بخار ہو گیا۔۔۔ اور ایسا بخار جو 104 سے کم ہونے

کا نام ہی نہیں لیتا۔۔۔ اگلے ہی دن مجھے بخار کی حالت میں ایک عجیب سی

براؤن سی چیز۔۔۔ جس میں نہایت خشبو آرہی تھی۔۔۔۔ مجھے اپنے ڈیوائڈر

میں ملی۔۔۔ اس کی خشبو بڑی ہی عجیب تھی۔۔۔ میں نے اپنے ہسبینڈ کو

دیکھائی ی۔۔۔ انھوں نے ابو یعنی میرے سسر کو۔۔۔ میرے ہسبینڈ

بھت ڈر گئے کے یہ کیا چیز ہے اور کیسے ہمارے کمرے میں آئی ؟؟؟۔۔۔ دو

تین مہینے تک میں بستر پر پڑی رہی۔۔۔ اس دوران لڑائیوں کا سلسلہ نہ

رکا۔۔۔۔ بلکے مزید زور پکڑ گیا۔۔۔ بتانے کی ضرورت تو نہیں مجھے

یقین ہے کے آپ خود سمجھدار ہیں۔۔۔ جب گھر کی نوکرانی بیمار ہو جائے تو

اسے گھر میں سکون سے کون رہنے دیتا ہے جو مجھے رہنے دیا

جاتا۔۔۔۔ میری ساس میری امی سے فون پر لڑئی ی۔۔۔ میرا ذیشان

مکمل اب وانیہ چاچی کے گھر میں پل رہا تھا۔۔۔میں تو بستر پر ایسے پڑھی تھی کہ ہوش ہی نہیں آتا تھا کہ کب صبح ہوئی اور کب شام اور کب رات۔۔۔۔مجھے عجیب عجیب خواب دیکھائی ی دینے لگے تھے۔۔۔ڈاکٹر نے میرے بخار کی وجہ سینے میں دودھ کا جمع ہو کر پیپ بن جانا بتایا۔۔۔جس کا جلد سے جلد آپریشن ضروری تھا۔۔۔۔میرے ہسبنڈ مجھے ہمیشہ یہی کہتے کہ میرے پاس حرام کا پیسہ نہیں ہے تم پر ضائع کرنے کے لیے۔۔۔میرے سسرال میں سب کو یہی لگتا تھا کے میں ناٹک کر رہی ہوں۔۔۔۔اب سوچتی ہوں تو مسکراتی ہوں کہ وہ غلط نہیں تھے جو خود جیسا ہوتا ہے۔۔۔دوسرے کو بھی ویسا ہی گمان کرتا ہے۔۔۔وہ خود جھوٹے اور مکار لوگ تھے تو انھیں میں بھی جھوٹی لگنے لگی تھی۔۔۔

مجھے ایک رات خواب میں نظر آیا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ ہم تمہیں بیمار ڈالیں گے۔۔۔ایک سے اٹھو گی تو دوسری میں ڈالیں گے اور پھر یہاں تک کہ تمہیں مار دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ خواب مجھے ڈرا گیا۔۔۔میں جینا چاہتی تھی۔۔۔اپنے ل ئی یے نھیں۔۔۔ اپنے ذیشان کے ل ئی ے۔۔۔۔۔۔میں نے اپنے خواب کے بارے میں صرف اپنے والدین کو بتایا اپنے سسرال والوں کو نہیں کیونکہ مجھے پتہ تھا اس کا کوئی فائدہ نہیں جب بھی میں اپنی ساس کو خوابوں کے بارے میں بتاتی جو عجیب عجیب خواب ان دنوں آرہے تھے۔۔۔تو وہ صرف ہستی اور میرا مزاق اڑاتیں۔۔۔۔۔۔۔

میری شادی کو ابھی ایک سال بھی پورا نھیں ہوا تھا۔۔۔اور میں مرنے والی حالت میں تھی۔۔۔۔میری ساس سب آنے والوں سے کہتی۔۔۔۔اپنا دودھ بچاتی تھی یہ۔۔۔۔۔اس لئے آج اتنی تکلیف میں ہے۔۔۔۔یہ سن کر میں نیم بے ہوشی کی حالت میں بھی تڑپتی تھی۔۔۔۔میرے آنسوں روکتے نہیں تھے۔۔۔۔کیا یہ ظلم کی انتہا نہیں تھی مجھ پر؟؟؟۔۔۔۔جب میرا بیٹا مجھ سے دور رکھا جائے گا۔۔۔اسے فیڈر پلائی جائے گی ہر وقت۔۔۔۔تو پھر مجھے یہ مرض لاحق تو ہونا ہی تھا۔۔۔۔۔میرے سینے میں درد کے مارے جو تکلیف ہوتی۔۔۔۔میں بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتی۔۔۔۔میرے والد نے ایک دن فون کیا۔۔۔تو میں نے اپنی والدہ کو بتایا کہ یہ لوگ مجھے ابھی تک کسی صحیح ڈاکٹرنی کو نہیں دیکھا رہے۔۔۔۔جس ڈاکٹرنی کے پاس یہ مجھے لے کر جا رہے ہیں اسی کی الٹراساؤنڈ والی ڈاکٹرنی نے میری حالت پر ترس کھا کر مجھے منع کیا ہے کہ یہاں مت آؤ۔۔۔۔یہ

بریسٹ اسپیشلسٹ نہیں ہیں۔۔۔یہ تمہیں مزید بیمار کر رہی ہیں۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ اور دیر ہو جائے۔۔۔تم کسی بریسٹ اسپیشلسٹ کو دیکھاؤ۔۔۔۔اس الٹراساؤنڈ ڈاکٹرنی نے یہ ساری بات میری ساس سے خود کی تھی۔۔۔۔اس کے باوجود کوئی ی میری بیماری کو سیریس نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔جب میرے والد نے یہ بات سنی تو انہوں نے کراچی میں اسپیشلسٹ ڈھونڈنا شروع کر دی ئی ے اور اپوائنٹمنٹ بھی لے لی۔۔۔۔۔جب یہ بات میرے شوہر اور میری ساس کو پتہ چلی تو دونوں ناچ گ ئی ے مارے غصے کے۔۔۔۔۔میری ساس کہنے لگی "ایسے کیسے ہم اپنی بیمار بھو کو کراچی بھیج دیں گے علاج کے لیے؟؟؟۔۔۔لوگ کیا کہیں گے؟؟۔۔۔ہماری عزت خراب ہو گی۔۔۔۔۔لوگ باتیں کریں گے ہمارے خلاف۔۔۔۔کہیں گے بیمار بہو کو کراچی پھینک دیا۔۔"اس کے بعد میرے ہسبینڈ نے مجھ سے لڑائی ی کی۔۔۔اور اسی وقت مجھے لے

کر ایک بریسٹ اسپیشلسٹ کے پاس گئے۔۔۔کہنے کو میں بہت امیر خاندان

کی بہو تھی لیکن میری چپل ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔آپ اس سے اندازہ

لگائیں میرا کیا حال کرر کھا تھا۔۔۔۔میرا دوسرے دن ہی آپریشن بتا دیا

گیا۔۔۔تو میری ساس کو سب سے پہلے میری چپل کا خیال آیا اتنی بری

حالت میں مجھے چپل خریدنے بھیجا کیونکہ کل میرے والدین آنے والے

تھے ہسپتال مجھے دیکھنے۔۔۔۔مزید اپنی اذیتیں کیا لکھوں۔۔۔میرا

آپریشن ہوا۔۔۔۔تین مہینے بعد جا کر میرا آپریشن ہوا تھا۔۔۔۔میں

بھت کمزور ہو گ ئی ی تھی۔۔۔۔سوچ رہی ہوں۔۔۔بھت سنادی اپنی

آپ بیتی۔۔۔اب لکھنا بند کروں۔۔۔ڈرتی ہوں کہیں وہ خاص شخص بور

نہ ہو جائے۔۔۔پڑھتے پڑھتے ناول چھوڑ نہ دے۔۔۔۔یہ سوچ کر کے

کتنا بورنگ ہے یہ ناول۔۔۔۔

میں تو یہ بھی نہیں جانتی کے اس کے پڑھنے کا ذوق کیسا ہے۔۔۔۔۔۔وہ پڑھنا پسند کرتا بھی ہے یا نہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔پر پھر سوچتی ہوں۔۔۔۔وہ میرے وجود کا حصہ ہے۔۔۔۔۔اور میں پڑھائی ی کا کیڑہ تھی تو میرا دل کہتا ہے وہ بھی ضرور پڑھائی ی کا شوقین ہو گا۔۔۔۔۔۔(

ذیشان: اتنا پڑھنے کے بعد میرے آنسوں نہیں رک رہے تھے۔۔۔۔۔میرے آنسوں میرے سیل کی اسکرین پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔میرا دل وہ تکلیف محسوس کر پا رہا تھا جو اس وقت فبیحہ پر گزری تھی۔۔۔۔۔"ہاں۔۔۔۔۔میں واقعی آپ کے وجود کا حصہ ہوں۔۔۔۔۔میں بھی پڑھنے کا بھت شوقین ہوں۔۔۔۔۔اور میں اتنا سہ

بھی بور نھیں ہو رہا۔۔۔بلکے میری تو پوری زندگی سلجھ رہی ہے آپ کا ناول پڑھنے کے بعد۔۔۔۔‘‘میں اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

) دوسرے آپریشن کے بعد بھی میں ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔جیسا کہ خواب میں مجھے بار بار کہا جا رہا تھا کے وہ مجھے بیمار کر کر کے مار دیں گے۔۔۔میں چاہتی تھی کے اٹھوں اور کام کروں تا کے لڑائی جھگڑے کم ہوں پر کمزوری اور ہر وقت بخار رہنے کے سبب میں بستر سے اٹھ نہیں پاتی تھی۔۔۔

میرے سسر نے شایان سے بولنا شروع کر دیا کے یہ ناٹک اب مار کھا کر ہی ٹھیک ہوں گے۔۔۔۔ہر وقت میرے سسر میرے ہسبینڈ کو نامرد کہنے لگے۔۔۔۔طعنہ دیتے کے تجھ سے تیری بیوی سمبھالی نہیں جا رہی ہے۔۔۔۔ان کی باتیں سن میں بھی جلد سے جلد کچن میں جانا چاہتی تھی۔۔۔پر۔۔۔میرا بخار اور میری جسمانی کیفیت میرا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔ایک دن میں نے اپنی ساس کو سبق پڑھاتے سنا تو مجھے پتا چلا کے اصل ماسٹر مائی ینڈ سسر نہیں میری ساس ہے۔۔۔۔ہر چیز کے پیچھے۔۔۔۔مجھے پتا چلا کے ساری جائی یداد جس پر میرے ساس سسر دنیا میں اتراتے پھرتے ہیں وہ اصل میں میرے ہسبینڈ شایان کی ہے۔۔۔۔میرے سسر کا سارا پیسہ اور جائی یداد تو ان کا لالچ لے ڈوبا۔۔۔۔۔۔وہ بھی بہت سال پہلے ہی۔۔۔۔۔

میں نے الگ سے اپنے ہسبینڈ سے پوچھا۔۔۔ کیا یہ سارا کاروبار ان کے اکیلے

کا ہے۔۔۔۔اس دن اچھے مونڈ میں تھے۔۔۔ان کے سر میں درد ہو رہا

تھا۔۔۔۔اس ل ئ ے میرے پاس آ کر بیٹھ گ ئ ے تھے۔۔۔۔۔۔ باتیں

بھی نارمل کر رہے تھے تو میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے پوچھ لیا

۔۔۔۔ تو انھوں نے بتایا کے۔۔۔۔۔۔ "ہاں۔۔۔ سب میرا ہے۔۔۔۔۔۔ ابو کا

لالچ انکا سارا پیسہ اور جائیداد کھا گیا۔۔۔۔ جب میں صرف چودہ سال کا بچہ

تھا۔۔۔ تو ہمارے حالات بہت خراب چل رہے تھے۔۔۔ لیکن میری ماں

نے لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔۔ وہ کہتی تھیں۔۔۔ بند مٹھی

لاکھ کی۔۔۔۔۔ کھلنے کے بعد خاک کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے صرف چودہ

سال کی عمر میں ڈبے بنانے کا کارخانہ کھولا۔۔۔ اور ایک کاریگر کے ساتھ بیٹھ

گیا۔۔۔۔خدا نے جیسے ترقی دینے ہوتی ہے۔۔۔۔وہ اسے دے دیتا ہے۔۔۔۔ابو تو ایسے اِدھر اُدھر آدمیوں کے پاس بیٹھ کر وقت گزاری کرتے۔۔۔لیکن جیسے ہی انھوں نے دیکھا کے میرا کارخانہ چلنے لگا تو وہ پہلے تو آکر روز خاموشی سے بیٹھ جاتے۔۔۔پھر تھوڑے دنوں بعد وہ کاریگروں پر چیخنے چلانے لگے۔۔۔۔میں خاموش رہا۔۔۔کیونکے کاریگر ابو کے خوف سے زیادہ اچھا کام کرتے۔۔۔۔کارخانہ اسٹارٹ بھی میں نے اپنے تھوڑے سے پیسوں سے کیا تھا۔۔۔ابو سے ایک روپیہ بھی نہیں مانگا تھا۔۔۔۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے میں پورے علاقے کا سب سے کم عمر باکس میکر بن گیا۔۔۔۔ابو صرف آکر بیھٹتے۔۔۔۔۔لیکن پھر اچانک ضد کرنے لگے کے میں ل ئی ی پکاؤ ں گا۔۔۔۔میں نے منع کیا۔۔۔کے آپ کو کیا ضرورت ہے صبح اٹھ کر اتنی محنت کرنے کی۔۔۔۔وہ محنتی شخص مانے ہی نہیں۔۔۔۔ابو نے سب کے سامنے بڑے بھرم سے کہنا شروع کر دیا یہ ان کا کارخانہ

ہے۔۔۔۔امی نے مجھے سمجھایا۔۔۔میں انھیں بولنے دوں۔۔۔اس سے

وہ خوش رھیں گے۔۔۔۔وہ جو کر رہے ہیں انھیں کرنے

دوں۔۔۔۔۔تاکے وہ یہ محسوس نہ کریں کے وہ اپنے بیٹے کا کھا رہے

ہیں۔۔۔اپنی ماں کے سمجھانے کے بعد سے میں نے زندگی بھر اپنا منہ نہیں

کھولا کسی کے سامنے کے یہ سارا کاروبار صرف میرا ہے۔۔۔۔اور نہ اپنے ابو

کی حیات میں ایسا کروں گا۔۔۔۔"

شایان کی باتوں سے مجھے پتا چلا کے کیوں مجھے میرے بیٹے سے دور رکھا جا رہا

ہے۔۔۔۔کیوں کوئی ی نہیں چاہتا تھا کے میرے گھر لڑکا پیدا

ہو۔۔۔۔کیوں میرے ل ئے ماریہ چاچی اور سسر پر بابا آتے ہیں۔۔۔۔

کیونکے میں واحد تھی جو اس بات سے لاعلم تھی۔۔۔۔ باقی سب یہ بات

جانتے تھے۔۔۔کے میرے گھر صرف بیٹا پیدا نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ مجھے

خدا نے پوری جائی یداد کے اصل وارث سے نواز دیا ہے۔۔۔۔۔ مجھ پر

اب یہ راز آشکار ہوا کے کیوں میرے سسر میرے ہسبینڈ پر جادو کرتے

ہیں۔۔۔۔۔ میں کتنی بے وقوف تھی مجھے اس بات کا اب اندازہ ہو رہا

تھا۔۔۔۔ اس دن کے بعد سے میں نے غور کرنا شروع کیا تو محسوس ہوا کے

میری ساس سسر میرے ہسبینڈ کو اپنے دوسرے بچوں کی خاطر صرف

استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔ اس بیچارے کو جادو کر کر کے۔۔۔۔ دماغ مفلوج

کر دیا ہے اس کا۔۔۔۔ اس کی اپنی تو کوئی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہے ہی

نہیں۔۔۔۔ وہ صرف میرے ساس سسر کے کہنے میں چلتا ہے۔۔۔۔

اگر آپ کبھی ایک نارمل انسان سے بات کریں گے۔۔۔۔خاص طور پر ایک شادی شدہ مرد سے۔۔۔۔تو اس کی باتیں اپنے۔۔۔۔اور اپنی اولاد کے فیوچر کے متعلق ہوں گی۔۔۔۔لیکن شایان کا معاملہ بلکل بر عکس تھا۔۔۔۔۔۔اس کا ذھن صرف اپنے والدین اور بھن بھائی یوں کے فیوچر کے ارد گرد گھومتا تھا۔۔۔۔وہ جب بھی کوئی ی اچھی دوکان یا چیز دیکھتا ۔۔۔تو کبھی نہیں کھتا کے اپنے ل ئی ے لوں۔۔۔۔وہ کھتا۔۔۔یہ میں اپنے فلاں بھائی ی کو دلاؤ ں گا۔۔۔۔یہ میں فلاں بھائی ی کے ل ئی ے ایک دن ضرور خریدوں گا۔۔۔۔۔اس کی باتیں اور خواب صرف اپنے بھن بھائی یوں تک محدود تھے۔۔۔۔۔اپنے ل ئی ے نہ اس کا کوئی ی خواب تھا نہ عارضو۔۔۔۔۔۔(

ذیشان: اتنے پڑھنے کے بعد میں نے مارے حیرت کے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔مجھے آج پتا چلا تھا کے میری ماں پر سارے ظلموں کی وجہ میرا لڑکا ہونا تھا۔۔۔۔میرا جائیداد کا وارث ہونا تھا۔۔۔۔فبیحہ کی کہی ہر بات سچی معلوم ہو رہی تھی مجھے۔۔۔۔کیونکے میں نے بھی دیکھا ہے کے کس کس طرح میرے ابو کو دادا دادی اور سارے چاچا اور پھوپھوئیں لوٹتیں ہیں۔۔۔۔اتنا پڑھنے کے بعد میرا ذھن بجلی کی تیزی سے دوڑ رہا تھا۔۔۔۔لیکن صبح کالج جانا تھا۔۔۔۔اس لئے مجبوراً ناول پڑھنا بند کیا اور خود کو نیند کی آغوش میں دے دیا۔۔۔اب آپ لوگوں سے کیا چھپانا ایک وجہ میرے کالج مس نہ کرنے کی یہ بھی تھی کہ کل والناس کو آنا تھا میری یونی۔۔۔کل یونی میں پینٹنگ کا دوسرا کمپٹیشن منعقد ہو رہا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس کمپٹیشن میں وہ ضرور پارٹیسپیٹ کرے گی۔۔۔۔مانا ناراضگی

عروج پر تھی میری اس سے۔۔۔ لیکن پھر بھی اسے اتنے دنوں بعد دیکھنے کا موقع مِس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

*****__________*****

میں جلدی یونی پہنچ گیا تھا۔۔۔ مین دروازے کے سامنے ہی تھوڑا دور کھڑا ہو گیا۔۔۔ کیونکے جانتا تھا کے وہ انٹر تو یہی سے ہو گی۔۔۔ ایک گھنٹہ ضائع کیا میں نے۔۔۔ صرف اس کے انتظار میں۔۔۔ مگر وہ آئی ہی نہیں۔۔۔ نا جانے کیوں دل بہت اداس سہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس کے بعد تو پڑھائی میں بھی آج پہلی بار دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ پینٹنگ کمپیٹیشن

آج ایک بجے ہونے والا تھا۔۔۔میری کلاس ختم ہو چکی تھی۔۔۔میرے پاس دو آپشن تھے پہلا۔۔۔۔

ایک گھنٹہ پھر سے والناس کا انتظار کروں اور اپنا وقت ضائع کروں............یا...... پھر اپنے گھر چلے جاؤں اور گودام جا کر اپنا حساب کروں۔۔۔افففففف۔۔۔۔۔بڑی مشکل تھی۔۔۔آپ کو علم ہے ناں۔۔۔۔اگر ایک امید ہے اس کے آنے کی۔۔۔تو پھر میں وہ امید کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔۔میں ایک گھنٹہ اس کا انتظار کرتا رہا....پر وہ آئی ہی نہیں۔۔۔میرا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔پتا نہیں کیوں بہت اداسی سی چھائی ہی محسوس ہو رہی تھی مجھے۔۔۔۔

جب سے اس پینٹنگ کمپیٹیشن کے بارے میں پڑھا تھا تب سے انتظار کر

رہا تھا اس کا۔۔۔کیونکے وہ نہیں آئی اس لئے اداس سہ چہرہ بنائے

کھڑا ہو گیا چئیر سے۔۔۔۔جیسے ہی میں پلٹا۔۔۔میراااداس چہرہ کھل اٹھا

تھا یہ دیکھ کے وہ سامنے سے بھاگتی ہوئی چلی آرہی تھی۔۔۔۔شاید وہ لیٹ

ہو گئی تھی۔۔۔۔اتنا لیٹ ہو جانے کے باوجود وہ مجھے وہاں دیکھ رک

گئی۔۔۔۔میں چاہ کر بھی اپنے چہرے پر آنے والی خوشی۔۔۔۔جو اس

لمحے صرف اسے دیکھ کر چہرے پر بکھر آئی تھی وہ روک نہ

سکا۔۔۔والناس کے چہرے پر مجھے دیکھتے ہی ایک اطمینانی سی چھائی نظر

آئی۔۔۔۔میں دوبارہ چئیر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔بغیر کچھ بولے۔۔۔۔

میں نے وھیں بیٹھ کر ناول پڑھنا اسٹارٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔مانا دل نہیں چاہ رہا تھا والناس پر سے نظریں ہٹھانے کا۔۔وہ کالے کپڑوں میں قیامت ڈاھ رہی تھی میرے دل پر۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔مجھے ناول بھی تو پڑھنا تھا۔۔۔یہ بھی بہت ضروری تھا میرے لئے۔۔۔۔مجھے جاننا تھا کے کیوں آج فبیحہ میرے ساتھ نہیں ہے۔۔۔

ناول: میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

)میرے بیماریوں کے سبب میرا ذیشان مجھ سے بہت دور ہو گیا تھا۔۔۔وانیہ کی بڑی بیٹی کو میری ساس۔۔۔۔میرے ہی سامنے ذیشان کی ماں کہنے لگی تھی۔۔۔۔یہ وہی وانیہ کی بیٹی تھی۔۔۔جسے ذیشان کے پیدا

ہونے سے پہلے میری ساس آوارا اور گندی لڑکی کہا کرتی تھی اسے۔۔۔پر

ناجانے میرا ذیشان ایسی کیا مبارک دل پھیر دینے والی چیز لایا تھا اپنے

ساتھ۔۔۔کے وانیہ اور اس کی بیٹیاں جنہیں میری ساس ایک آنکھ

برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔۔وہ دل و جان سے عزیز ہو گئی یں تھیں

میری ساس کو۔۔۔۔ جھوٹ کیوں کہوں۔۔۔۔سچ کہتی ہوں۔۔۔۔

مجھے نہیں سمجھ آیا تھا کہ کیوں وانیہ اور اس کی بیٹیاں میرے بیٹے پر دل و جان

سے فدا رہتی ہیں۔۔۔لیکن جب سے شایان نے جائیداد کے متعلق بتایا

۔۔۔میری بہت سی الجھنیں سلجھ گئی یں تھیں۔۔۔۔مجھے یہ بات پتا

تھی کے وانیہ شروع سے ہی اپنی بڑی بیٹی کی شادی شایان سے کرانا چاھتی

تھی۔۔۔بس میری ساس ہی اس رشتے کے لئے راضی نہ

ہوئی ی۔۔۔۔لیکن اب مجھے سمجھ آرہا تھا کے وانیہ اور اس کی بیٹیاں

میرے ذیشان کے پیچھے نہیں پڑھی تھیں۔۔۔وہ تو جائی یداد کے وارث کے پیچھے پڑھیں تھیں۔۔۔۔

آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کے کتنی شدت سے تکلیف ہوتی ہے ایک ماں کو۔۔۔۔جب اس کی اکلوتی اولاد کو اس کے سامنے ہی کسی اور کی اولاد کہ کر منسوب کیا جانے لگے۔۔۔۔ہر وقت یہ اذیت سہتی تھی میں۔۔۔۔۔ہر وقت دل جلاتی تھی۔۔۔

اور کیا۔۔۔کیا ظلم لکھوں جو میری ذات پر ڈاھے جا رہے تھے۔۔۔ہر لمحہ اذیت تھا میرا تو۔۔۔۔ابھی تو صرف میں نے اپنی زندگی کے دکھوں کا ایک چھوٹا سہ حصہ ش ئی یر کیا ہے۔۔۔۔۔اس میں نہ میری نندوں کے ظلم کا

ذکر ہے نہ دیوروں کی لڑائی یوں کا۔۔۔۔۔نہ وانیہ کی بیٹیوں کا مجھے گالیاں

دے دے کر جانے کا۔۔۔۔نہ میرے سیل کا دوبارا چھین جانے

کا۔۔۔نہ میری طبعیت خراب ہونے پر مجھے یہ سمجھا کر ڈاکٹر کے لے کر

جانے کا۔۔۔۔کے اگر ڈاکٹر ڈریپ لگانے کی کہے۔۔۔۔تو صاف منع

کر دینا۔۔۔۔نہ میرے سسر کا مجھے بات بات پر یہ کہنا" بچہ چھینو اور فارغ

کرؤ اسے" یہ جملا کسی بھی عورت کی جان لینے کے لئے کافی

ہے۔۔۔۔کے اس کا بچہ چھین کر اسے طلاق دے دی جائے۔۔۔۔ذیشان

کے پیدا ہونے کے بعد میرے سسر پر زیادہ بابا (جن) نہیں آیا کرتے

تھے۔۔۔۔اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی تھی شاید میرے

سسر کو۔۔۔۔کیونکے۔۔۔۔اب۔۔۔۔ان کے پاس اپنی ہر بات مجھ

سے منوانے کا نیا ہتھیار۔۔۔۔۔یہ دل پر قہر برسانے والا جملا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس کے خوف سے میری روح بھی کانپتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پتا ہے میرا اصل جرم کیا تھا؟؟؟؟۔۔۔۔۔ جو مجھے اب جا کر سمجھ آیا ہے۔۔۔۔۔ چلیں آپ سے شئیر کرتی ہوں۔۔۔۔ میرا بے وقوف نہ ہونا۔۔۔۔۔۔ جی۔۔۔ بلکل درست پڑھا ہے آپ نے۔۔۔۔ میرا بے وقوف نہ ہونا میری زندگی کا سب سے بڑا جرم ہے۔۔۔۔ مجھے چاھئیے تھا کے اس معاشرے میں بے وقوف پیدا ہوتی۔۔۔۔۔۔۔ اپنا دماغ استعمال ہی نہ کرتی۔۔۔۔۔ بس تبھی میری ساس مجھے بسنے دیتی۔۔۔۔ پر میں ٹھری عقل مند۔۔۔۔۔۔ جب میری ساس نے شادی کے صرف چار ماہ بعد میرے ہسبینڈ کے ذھن میں میرے میکے سے ملا سونا بیچنے

کی ڈالی۔۔۔۔تا کے اسے بیچ کر میرے دیور کو دوکان دلائی جائے۔۔۔۔تو

میں عقل مند۔۔۔۔اڑ گئی۔۔۔۔کے یہ سونا میرے ڈیڈ نے اپنی

زندگی کی پوری جمع پونجی لگا کر مجھے بنا کر دیا ہے۔۔۔میں اسے نہیں بیچوں

گی۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی شادی کے صرف تین چار ماہ بعد۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی تب

۔۔۔جب مجھے اپنی زندگی کی گاڑی کوئی خاص چلتی نظر نہیں آرہی

تھی۔۔۔۔۔۔میری نظر میں تو میں نے صرف اپنے ہسبینڈ کو منع کیا تھا

لیکن مجھے کیا خبر تھی کہ اس کے پیچھے اصل ماسٹر مائنڈ تو میری ساس

ہے۔۔۔۔جو میرا سونا بیچ کر کھا جانے کے پیچھے پڑی ہے۔۔۔۔اس لالچی

عورت کی نظر میرے سونے پر تھی یہ کہاں جانتی تھی میں۔۔۔۔۔۔میری

نظر میں تو وہ ایک امیر و کبیر عورت تھی۔۔۔۔۔جس کے خود کے پاس نہ

نا جانے کتنے تولے سونا ہو گا۔۔۔۔۔۔میرا اپنا سارا زیور بیچنے سے انکار

۔۔۔میری ساس کو ھلا گیا۔۔۔۔۔وہ تو پورے خاندان کی سب سے

سیدھی عورت کی بیٹی لے کر آئی تھی اپنے شایان کے لیے۔۔۔۔ لیکن اس سیدھی عورت کی بیٹی مجھ جیسی ذھین نیکل آئی ی۔۔۔۔۔ تو اس میں میرا کیا قصور؟؟؟؟۔۔۔۔۔ میں نے تو کبھی نہیں پڑھا کے سیدھوں کی اولاد سیدھی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ نہ جانے میری ساس نے کس کتاب میں پڑھ لی تھی یہ بات۔۔۔۔۔۔۔۔ (سیدھی کا لفظ میں یہاں بے وقوف کے معنی میں استعمال کر رہی ہوں)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بس تب سے۔۔۔۔۔۔ میں سیدھے ہونے میں اپنی ساس کے معیار پر پوری نہ اتر سکی۔۔۔۔ جس کا یقین مانیں مجھے بہت دوکھ ہے۔۔۔۔۔ کیونکے اگر میں بے وقوف نیکل آتی تو سوچتی ہوں شاید وہ میرا گھر بسنے دیتیں۔۔۔۔۔۔

ارے ہاں۔۔۔۔۔ چھت کی لڑائی ی کے پیچھے کیا راز تھا۔؟؟؟۔۔۔۔۔۔

کیوں ماریہ چاچی چھت کا راستہ بند کروانا چاہتی تھیں۔۔۔۔مجھے بعد میں پتا

چلا کے اگر چھت کا راستہ بند ہو گیا۔۔۔۔تو میں بلکل الگ گھر کی ہو جاؤں

گی۔۔۔۔اس کا مطلب سمجھے

آپ؟؟؟۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔اووو۔۔۔۔ہووو۔۔۔۔۔۔ چلیں

سمجھاتی ہوں۔۔۔۔۔۔ جیسے ہی چھت کا راستہ بند ہو گا۔۔۔میرے اپنے گھر

کا مین گیٹ کھلے گا۔۔۔۔پھر میں باہر سے اپنی ساس کے گھر آنا جانا کروں

گی۔۔۔۔تو لوگ دیکھیں گے۔۔۔۔پھر لوگ باتیں بنائیں

گے۔۔۔۔لوگ کہیں گے۔۔۔اتنی مشکل سے روز آنا جانا کرتے ہو

۔۔۔۔ایک کام کرؤ الگ ہی ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔اور شایان کے اپنے والدین سے

الگ ہونے کا مطلب ہے۔۔۔۔۔پوری جائیداد کا الگ ہو جانا۔۔۔۔۔ بھلا

میرے ساس سسر مجھے کیوں اپنا سونے کا انڈا دینے والی مرغی دینے

لگے۔۔۔۔۔اور ماریہ چاچی یہ بات جانتی تھیں کے اگر میں ڈرگ ئی ی ایک بار اس چھت سے اور اس کے جنوں سے۔۔۔۔اور میں نے مطالبہ کر دیا کہ مجھے الگ گھر میں باہر سے آنا جانا کرنا ہے۔۔۔تو میری ساس جلد سے جلد مجھے شایان کی زندگی سے نیکال باہر کرئے گی۔۔۔۔اور یہی اس ظالم عورت کا منصوبہ تھا۔۔۔۔۔اس نے میری زندگی تباہ کر کے میری ماں سے اپنی لڑائی ی کا بدلا نیکالا۔۔۔۔لوگ واقعی اندھے ہو جاتے ہیں بدلا لینے کی آگ میں۔۔۔۔

میں واقعی ڈرگ ئی ی۔۔۔۔۔اور ضد پکڑ لی۔۔۔۔میں چھت سے آنا جانا نہیں کروں گی۔۔۔۔میں تو ویسے بھی اپنی ساس کے بیڈ والے کمرے میں بے جان سی پڑی رھتی۔۔۔۔۔

میری ساس کی نظر میں اب میری بیماری کا ڈرامہ طول پکڑ چکا تھا۔۔۔۔انھوں نے بھی اب مجھے مار پیٹھ کر کچن میں کھڑا کرنے کا منصوبہ بنایا۔۔۔

۔میں وہ دن کبھی نھیں بھول سکتی۔۔۔۔میرا ذیشان فجر سے اٹھا ہوا تھا۔۔۔۔اور ٹھنڈ کی وجہ سے الٹیوں پر الٹیاں کر رہا تھا۔۔۔۔۔میں بھت پریشان تھی۔۔۔۔ایک تو میں خود بھت بیمار تھی۔۔۔۔اوپر سے ذیشان کا الٹیاں کرنا۔۔۔۔۔میرے ہسبینڈ مجھے ٹاچر کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ مجھے اور ذیشان کو سردی لگ

رہی ہے تو بجائے اے۔ سی کم کرنے کے اور تیز کھول کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے مجھے تو گرمی لگ رہی ہے بھئی۔۔۔۔

ایک ماں سب برداشت کر سکتی ہے۔۔۔ پر اپنی اولاد کی تکلیف نھیں۔۔۔۔ میں واقعی پاگل سی ہو گ ئی ی تھی۔۔۔۔ ہر وقت کاٹا چر سہ سہ کر۔۔۔۔۔۔ مجھے بھت تکلیف ہوتی ہے اس لمحے کو یاد کر کے بھی۔۔۔۔ پر اس خاص شخص کا۔۔۔۔ اُس دن کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ جاننا ضروری ہے۔۔۔۔ میں اپنے ہسبینڈ کو بھت پیار سے سمجھانے لگی۔۔۔ پلیز اے۔ سی بند کرؤ۔۔۔۔ مجھے اذیت دینی ہے تو بعد میں دے لینا۔۔۔۔۔ ابھی کیوں ذیشان کو تکلیف دے رہے ہو؟؟؟۔۔۔ میں تھوڑی دیر تک منتی انداز میں گویا رہی۔۔۔۔

ذیشان کیا صرف میرا بیٹا تھا؟؟؟۔۔۔۔۔اس کا نھیں ؟؟؟۔۔۔۔۔جو اسے ذیشان کے طبعیت خراب ہونے کا بھی احساس نھیں ہو رہا تھا۔۔۔

جس پر شایان نے جواب دیا۔۔۔۔ خاموش ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ میں ماروں گا۔۔۔ تھوڑی دیر میں خاموش ہو گ ئی ی۔۔۔۔ ذیشان سو بھی نہیں پا رہا تھا ٹھنڈ کی وجہ۔۔۔۔میں نے دوبارا یہ سوچ کر التجاء کی کے شاید اپنے بیٹے کی خاطر ہی بند کر دے۔۔۔۔پر وہ جیسے طوطا بنے بیٹھیں ہو۔۔۔۔ہر بات کا جواب فقط ایک ہی رٹا رٹایا جملا دے رہے تھے۔۔۔۔ ”خاموش ہو جاؤ ۔۔۔۔ورنہ میں ماروں گا۔۔۔“۔۔۔۔آخر کار میں نے پوچھ ہی لیا۔۔۔ ”کیوں ماروں گے مجھے ؟؟؟۔۔۔۔میں نے کیا کیا ہے ؟؟؟۔۔۔“

اس کا جواب بھی وہی دیا" خاموش ہو جاؤ۔۔۔۔ورنہ میں ماروں گا"۔۔۔۔

مجھے نہیں خبر تھی کے میری ساس کی طرف سے ہی آوڈر جاری ہو چکا ہے کے مجھے مارا جائے۔۔۔۔میں نے ایک دن پہلے ہی شایان کے شکایت اپنی ساس سے کی تھی۔۔۔۔کے وہ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔ہر وقت کہتے رہتے ہیں کے مجھے ماریں گے۔۔۔۔۔آپ پلیز انھیں سمجھائی یں ناں۔۔۔۔۔تو انھوں نے لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔بھ ئی ی تم دونوں میاں بیوی کا معاملہ ہے۔۔۔۔میں اس میں کیا کہ سکتی ہوں۔۔۔۔۔

میں جانتی تھی کے اگر میری ساس شایان کو سمجھائی یں گی تو وہ ضرور ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ کیونکے اپنی والدہ کی بات تو وہ آنکھیں بند کر کے مانتا تھا۔۔۔پر وہ راضی ہی نہیں ہوئی یں۔۔۔۔بلکے مجھ سے کہنے لگیں۔۔۔۔ تو خود سمجھا۔۔۔۔

میں سمجھاؤں ؟؟؟۔۔۔کیسے ؟؟؟۔۔۔اگر مجھے سمجھانا ہی آتا تو آج میری زندگی اتنی بری حالت میں نہ ہوتی۔۔۔۔

اپنی ساس کی نصحیت مانتے ہوئے۔۔۔۔میں نے کوشش کی شایان کو سمجھانے کی۔۔۔۔ فجر کا وقت تھا۔۔۔۔میں اتنی صبح اپنے بیٹے کو لے کر

کہاں جاتی؟؟؟۔۔۔۔۔اوپر سے بخار نے میرا جسم کے اک اک عضو کو توڑ رکھا تھا۔۔۔۔

میں نے پوچھا"کیوں مارو گے مجھے؟؟؟۔۔۔میں نے کیا کیا ہے؟؟؟۔۔۔چلو میری چھوڑو۔۔۔اگر تمھارے والدین اور میرے والدین تم سے پوچھیں گے۔۔۔۔۔کے مجھے کیوں مارا۔۔۔۔تو کیا جواب دو گے؟؟؟۔۔۔۔اب پہلے والا جہالت کا دور نہیں رہا۔۔۔اب کوئی ی اپنی بیوی کو مارتا ہے تو اسے جیل ہو جاتی ہے۔۔۔"بس اتنا کہنا گناہ ہوا تھا میرا۔۔۔۔اس کے بعد۔۔۔شایان نے میری گردن موڑ کر مجھے جانوروں کی طرح مارا۔۔۔میرے چہرے پر اتنے تھپڑ مارے۔۔۔کے میں چیخ چیخ کر رونے لگی۔۔۔میں بھت نازک سی تھی۔۔۔اور شایان جسم

میں پہلوانوں کی طرح۔۔۔آپ سوچ سکتے ہیں کے اس بھاری بھر کم شخص کا ہاتھ جب میرے چہرے پر پڑھ رہے ہوں گے تو کتنی اذیت ہو رہی ہو گی مجھے۔۔۔۔۔وہ بس مارے چلا گیا۔۔۔مارے چلا گیا۔۔۔میں تڑپ تڑپ کر اس لمحے امی بچاؤ۔۔۔۔امی بچاؤ پکار لگاتی رہی۔۔۔پر میرے امی بہت دور تھیں۔۔۔انھیں تو خبر بھی نہیں ہو گی کے کیا قیامت گزر رہی ہے مجھ پر اس لمحے۔۔۔اس نے مجھے مار کر بیڈ سے نیچے دھکا دے دیا۔۔۔بغیر یہ سوچے کے مجھے کہاں کہاں لگ سکتی ہے۔۔۔میں تھوڑی دیر تک نیچے فرش پر بے ست سی پڑی رہی۔۔۔۔روتی رہی۔۔۔پھر خود کو سمبھال کر اٹھی اور بیڈ پر لیٹ کر رونے لگی۔۔۔۔میں بہت بیمار تھی۔۔۔میرے پورا وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔مجھ میں چلنے تک کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔اتنا تشدد کرنے کے بعد بھی اس کے دل کی بھڑاس نہیں نیکلی تھی۔۔۔۔وہ پھر آیا اور بالوں سے پکڑ کر مجھ نازک صفت کو پھر مارنے

لگا۔۔۔ پھر مار پیٹ کر مجھے نیچے پھینک دیا۔۔۔ اللہ وہ وقت۔۔۔۔۔ وہ قیامت تھا میرے ل ئی ے۔۔۔ آج بھی یقین کریں میری آنکھیں خود بہ خود بہنے لگتی ہیں اس لمحے کے یاد آتے ہی۔۔۔ میری کہانی کے کاغذ بھیگ رہے ہیں یہ واقعہ لکھتے ہوئے۔۔۔ آنکھوں میں آنسوں آنے کے سبب سب دھوندلا نظر آرہا ہے۔۔۔۔۔ دل مارے غم کے پھٹ جائے گا ایسا لگتا ہے۔۔۔

۔۔۔ آخرکار شایان کا ارمان پورا ہو ہی گیا۔۔۔ مجھے مارنے کا۔۔۔ اس کے والدین کو بھی سکون آگیا۔۔۔ مانا وقتی۔۔۔ پر مجھے یقین ہے مجھے تڑپتا ہوا دیکھ بھت سکون مل رہا ہوگا میری سسرال والوں کو۔۔۔

میں بہت نازو کی پلی تھی۔۔۔۔ شہزادیوں کی طرح پالا تھا میرے ڈیڈ نے مجھے۔۔۔۔ ہاتھ لگانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔ کبھی چیخ کر بات بھی نہیں کرتے تھے۔۔۔ بلکے ان کا تو غرور تھی اُن کی یہ پڑھی لکھی بیٹی ۔۔۔۔اس غرور کو بالوں سے پکڑ پکڑ کر مارا تھا اس ظالم نے۔۔۔۔ وہ بھی بیماری کی حالت میں۔۔۔۔۔ میری ساس کو لگتا تھا کے میں پڑھی لکھی ہوں۔۔۔۔ اوپر سے میرا بیٹا ہو گیا ہے۔۔۔ اس وجہ سے مجھ میں بہت غرور آگیا ہے۔۔۔۔ لو جی۔۔۔۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔۔۔ جس لڑکی کو ہوش نہیں آتا۔۔۔ اسے غرور کہاں سے آئے گا؟؟؟۔۔۔۔ آپ خود بتائیں۔۔۔۔ کیا بستر پر پڑا شخص۔۔۔ جسے ہر وقت لگنے لگا ہو کے بس بہت جلد وہ دنیائے فانی سے کوچ کر جائے گا۔۔۔۔ غرور کر سکتا ہے؟؟؟۔۔۔۔ میرا پڑھا لکھا ہونا کس کام کا۔۔۔۔ جب ہر وقت مجھے ۔۔۔۔ پڑھی لکھی جاہل کے طعنے ملتے تھے۔۔۔۔ اور بیٹا۔۔۔۔ وہ تو مکمل

مجھ سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔بس رات کو سونے کے لئے میرے پاس آتا تھا۔۔۔۔اس دن میں نے صاف کہا کے اب میں شایان کے ساتھ نہیں رہوں گی۔۔۔۔ لیکن مجھے کہا گیا۔۔۔اگر میں اسی دن وہاں سے اپنے گھر آئی تو میرے ذیشان کو نہیں بھجیں گے وہ۔۔۔۔ صرف اپنے ذیشان کی خاطر میں نے یہ خون کا گونٹ پی لیا۔۔۔۔

جب میرے خالو آئے۔۔۔۔جو شایان کے سگے ماموں تھے۔۔۔یہ تھے وہ عزیم ہستی جنھوں نے میرا رشتہ کروایا تھا۔۔۔میں انھیں برا نہیں کہتی کبھی۔۔۔کیونکے وہ بیچارے تو خود بہت سیدھے سے ہیں۔۔۔ بلکل میری امی جیسے۔۔۔میری ساس نے ان سے بڑے بھرم سے کہا"تو کیا ہو گیا اگر شوہر نے مارا تو۔۔۔۔شوہر تو جلا بھی دیتے ہیں"ان کے یہ الفاظ

جب میرے والدین تک پہنچے تو میری والدہ کی طبعیت خراب

ہو گ ئ ی۔۔۔۔ میری دادی بار بار کہنے لگیں ان لوگوں کے ارادے

ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔۔۔ فبیحہ کو لے آئو اس سے پہلے وہ واقعی جلا

دیں۔۔۔۔۔ وہ رات میں نے بھت خوف میں کا نٹی۔۔۔۔ میں کچن میں پانی

پینے تک نہیں جارہی تھی۔۔۔۔ اس خوف سے کے یہ لوگ واقعی مجھے جلا

ناں دیں۔۔۔۔ کیونکے ہماری ہی برادری میں کچھ دنوں قبل ہی ایک آدمی

نے اپنی بیوی کو جلادیا تھا۔۔۔۔ آپ گمان بھی نہیں کر سکتے جو اس رات

مجھ پر گزر رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے باوجود اپنے ذیشان کی خاطر شایان کے

ساتھ رہنے کے ل ئ ے ابھی بھی تیار تھی۔۔۔۔ کیونکے میری نظر میں اگر

بن ماں کے بچے رولتے ہیں۔۔۔۔ تو بن باپ کے کبھی ٹھیک طرح سے سر

اٹھا کر جی نہیں پاتے۔۔۔ میں ذیشان کو اس کے ماں باپ دونوں دینا چاہتی

تھی۔۔۔۔اور آج بھی چاہتی ہوں۔۔۔۔وہ الگ بات ہے۔۔۔۔میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔(

ذیشان: بس اتنا پڑھنے کے بعد میری آنکھیں بھر آئی ہیں۔۔۔میں وہاں بیٹھ کر رونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔اس لئے اٹھ کر سوئمنگ پول والے ایریے میں چلا آیا۔۔۔کیونکے مجھے علم تھا کے وہاں میرے علاوہ اس وقت کوئی موجود نہ ہو گا۔۔۔وہاں پہنچنے کے بعد میں بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔۔دل چاہ رہا تھا آج چیخ چیخ کر آسمان و زمین کو ہلا دوں۔۔۔۔۔کتنے ظلم کئے ہیں ان ظالموں نے میری ماں پر۔۔۔۔۔اور وہ بیچاری سب سہتی رہیں صرف میری خاطر۔۔۔۔۔میں روتے روتے زمین پر گرنے والا تھا کے اچانک والناس نے آکر مجھے تھام لیا

۔۔۔۔مجھے اس وقت کسی ایسے کی ضرورت تھی جو اس غم وغصے کی ملی جھلی کیفیت میں مجھے سمبھال لے۔۔۔۔۔اس نے مجھے پکڑ کر بینچ پر بیٹھایا ۔۔۔۔میں سر نیچے کر کے روئے جا رہا تھا۔۔۔۔میں اس وقت خود کے جذبات پر قابو نہیں رکھ پایا۔۔۔۔وہ نا جانے کیوں دل کو اپنی اپنی لگ رہی تھی۔۔۔اس کے سامنے روتے وقت میرے دل کو ذرا سہ بھی عجیب نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔بلکے وہ تو بار بار میری کمر پر پیار سے سہلاتے ہوئے مجھے ہمت دینے لگی۔۔۔۔"کیا ہوا ہے ذیشان ؟؟۔۔۔۔ایسے اچانک سے کیوں رو رہے ہو؟؟؟"اس نے اتنی محبت سے پوچھا کے میں بے ساختہ اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا۔۔۔۔کے مجھے روتا ہوا دیکھ وہ بھی تڑپ اٹھی ہے۔۔۔۔۔

”بولوناں کیا ہوا ہے؟؟؟“ وہ بار بار بس مجھ سے پوچھے جا رہی تھی۔۔۔۔میں بس روتا رہا۔۔۔۔ہر اس لمحے کو یاد کر کے جب میں فبیحہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔۔۔۔

کافی دیر گزرنے کے بعد مجھے یاد آیا کے والناس کا تو پینٹنگ کمپٹیشن چل رہا تھا۔۔۔”تمھارا کمپیٹیشن؟؟؟“ میں حیرت سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”وہ تو میں چھوڑ آئی ی۔۔۔۔تمھارا روہانسہ چہرہ دیکھا تو پھر مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔۔اس ل ئی ے تمھارے پیچھے چلی آئی ی“ یہ سن کر میں تو

بس۔۔۔۔۔۔۔اس پر ہزاروں جان فدا ہو گیا۔۔۔۔کے وہ اپنا کمپیٹیشن چھوڑ کر آ گئی۔۔۔۔۔صرف میری خاطر۔۔۔۔

"تم صرف میرے لئے چھوڑ آئی ہیں؟؟؟" میں نے دوبارا پوچھا۔۔۔دل کے کانوں کو بہت اچھا لگ رہا تھا اس کی یہ بات سننا ۔۔۔۔۔کے وہ صرف میری خاطر اپنا کمپیٹیشن چھوڑ آئی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔" اس نے بڑے بھولے پن سے جواب دیا۔۔۔ایک تو قاتل حسینہ اتنی خوبصورت اوپر سہ اس کے چہرے کا یہ بھولا پن ۔۔۔ھائے ئے ئے۔۔۔۔۔لگ رہا تھا جان نیکال لے گی آج۔۔۔۔۔اس کے ہاں کہتے ہی دل تو چاھا زور سے بھاہوں میں جگڑ لوں

۔۔دو لمحے کے ل ئی ے تو سب کچھ بھول کر بھائی یں پھلا دیں۔۔۔۔۔وہ

چونک کر ہلکا سہ پیچھے ہٹی اور بڑی بڑی آنکھوں سے مجھے تکنے لگی۔۔۔۔۔تو

حواس بحال ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مجھے اگلے ہی لمحے تعجب بھری نگاہ سے

گھور رہی تھی۔۔۔۔میں نے فوراہی اپنے جذبات پر قابو پایا۔۔۔۔۔اور

امبیرس ہو کر اپنا سر کھو جانے لگا۔۔۔جس پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ

بکھر آئی ی۔۔۔۔۔۔

جاری_ہے 😊 رائٹر: حُسنِ_کنول ❤️

ep_8

کہانی: میری_ماں_کی_خواہش_تھی_وہ_پگلی ❤️

"تم نے فبیحہ کو میرا نمبر دیا ہے ناں؟؟؟" میں جانتا تھا کے یہ کام والناس کا ہے۔۔۔ پھر بھی تصدیق کرنے لگا۔۔۔

"ہاں کہوں گی تو غصہ کرئو گے؟؟؟" اس کا پوچھنے کا انداز ہی بتارہا تھا کے وہ گھبرا رہی ہے مجھے بتانے میں۔۔۔

"یعنی تم نے ہی کیا ہے۔۔۔ رائی ٹ؟؟" میں نے ابرو اچکا کر تفتیشی انداز میں پوچھا تو وہ مزید ڈر گ ئی ی۔۔۔ اس نے میرے سامنے ہی رونا شروع کردیا۔۔۔۔

''ارے رونا کیوں اسٹارٹ کر دیا؟؟؟۔۔۔میں تو صرف پوچھ رہا تھا۔۔''میں اس کے خوبصورت رخسار پر آنے والے آنسوں۔۔۔۔اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

''میں تو صرف ایک ماں کو اس کے بیٹے سے ملانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس بیچاری ماں کو۔۔۔۔جسے میں نے ہر وقت روتے۔۔۔ بلکتے۔۔۔اپنے بیٹے کے لئے تڑپتے دیکھا ہے۔۔۔میں جانتی ہوں ۔۔۔۔مجھے کوئی حق نہیں ہے تمہاری زندگی میں انٹرفیر کرنے کا۔۔۔۔پر جب اس ماں کو دیکھتی ہوں تو خود کو روک نہیں پاتی۔۔۔سوری''اس کی باتوں سے میں نے اندازہ لگایا کے وہ فبیحہ کی کوئی قریبی ہی ہے۔۔۔

"اچھا رونا تو بند کرئو۔۔۔اس میں رونے والی کیا بات ہے"ایک تو لڑکیوں کا سب سے بڑا ہتھیار رونا ہوتا ہے جہاں بات بیگڑتی نظر آئی۔۔۔وہیں رونا شروع۔۔۔۔سچ بتاؤں جب میں اور لڑکیوں کو روتے دیکھتا تھا تو چڑھ جاتا۔۔۔یہ عادت مجھے میرے ابو سے ملی تھی۔۔۔لیکن جب والناس روئی ی تو میں نے جانا ایک لڑکی کے رونے میں اور ایک من پسند لڑکی کے رونے میں بھت فرق ہوتا ہے۔۔مرد کا دل پسیج جاتا ہے اپنی پسندیدہ عورت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ۔۔۔۔میں اسے چپ کرانے لگا۔۔۔وہ بھی بھت پیار سے۔۔۔۔یہ میری شخصیت کا پہلا بدلاؤ نہیں تھا۔۔۔اِس جیسے نا جانے کتنے بدلاؤ لا چکی تھی والناس۔۔۔۔جن کا خود مجھے بھی احساس نہیں تھا۔۔۔"تم فبیحہ سے ملتی ہو؟؟؟۔۔۔۔اور پلیز نارمل جواب دینا ایسا جواب نہ دینا کہ میرے سر سے گزر جائے۔۔۔"میں نے پہلے ہی ٹوک دیا تھا۔۔۔ہاں یار۔۔۔یہ ہر بار کا ہے۔۔۔۔اوپر سے آتی ہے

بلکل۔۔۔۔۔جواب دے بھی دیتی ہے سوال کا۔۔۔۔تو بھی پلے نہیں پڑتا ۔۔۔۔۔میں الٹا سلجھنے کے۔۔۔۔۔مزید الجھ جاتا ہوں۔۔

اس کے چہرے پر یہ بات سنتے ہی ایک گھمبیر مسکراہٹ لبوں پر بکھر آئی ی۔۔۔۔۔ایک لمحے کیلئے محسوس ہوا جیسے مانو میر ا مذاق اڑا رہی ہو۔۔۔۔میں اس کے چہرے کے تاثرات تعجب سے دیکھنے لگا۔۔۔۔جو یہ سوال سننے کے بعد مسلسل بدل رہے تھے۔۔۔۔کافی دیر چہرے کے ایکسپریشن دئیے اس نے مجھے۔۔۔۔پھر کہنے لگی ”کیا اپنی ماں سے ملنا چاہو گے؟؟؟“اس کا میرے سوال کے جواب میں سوال کرنا مجھے احساس دلا گیا کے فبیحہ کے متعلق آج جو میری آواز میں لچک ہے وہ اس نے محسوس کر لی ہے۔۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ابھی تو بلکل نہیں۔۔۔۔پہلے میں پورا ناول پڑھوں گا پھر اس بارے میں سوچوں گا"اس کے سوال پر۔۔۔۔میں تھوڑی دیر سوچ میں پڑ گیا تھا پھر میں نے ایک گہری سانس منہ سے خارج کی۔۔۔اور سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

"تم ناول پڑھو گے تبھی تو وہ کمپلیٹ ہو سکے گا۔۔۔۔اس کا آخری حصہ ابھی تک نہیں لکھا گیا ہے۔۔۔۔" والناس نے جب میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔تو اس وقت جو والناس کی آنکھوں میں پُر امیدی تھی۔۔۔وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔جیسے اسے یقین ہو کہ میں ناول ضرور پڑھوں گا جبکہ ابھی تک میں نے اسے نہیں بتایا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔یہ علم ہونے

کے باوجود کے وہ میری ماں کا ناول ہے۔۔۔ میں پھر بھی وہ ناول ابھی تک پڑھ رہا ہوں۔۔۔

"ہممم "میں نے اس کی بات کا کوئی خاص جواب نہیں دیا۔۔۔ "یہ چھوڑو ۔۔۔۔ یہ بتاؤ وہ کیسی دیکھتی ہیں ؟؟؟ ۔۔۔۔ میں نے تو صرف انھیں شادی کی تصویروں میں ہی دیکھا ہے۔۔۔۔ کیا اب بھی وہ اتنی ہی خوبصورت ہیں ؟؟؟ "میرے سوالات شاید والناس کو بتا گئ ے کے میرے دل کا جھکاؤ میری ماں کی طرف ہو چکا ہے۔۔۔۔ میرے سوالات پر اس کی آنکھیں موتی برسانے لگیں۔۔۔۔ ایسا لگا بولنا تو بہت کچھ چاہتی ہے پر بول نہیں پا رہی۔۔۔۔ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر کہنے لگی۔۔۔۔ "ظالم۔۔۔۔ ایسے سوالات نہ کرؤ۔۔۔ جن کے جوابات بہت مشکل ہیں۔۔۔۔ تم اک بار ان

سے مل لو۔۔۔۔پھر خود ی دیکھ لینا۔۔۔پھر خود ی دیکھ لینا'' وہ روہانسہ آواز

میں ایک ہی جملے کو دو بار دھراتی ہوئی ی گو یا تھی۔۔۔۔کسی الفاظ یا جملے کی

تکرار اس الفاظ یا جملے میں شدت پیدا کر دیتی ہے۔۔۔۔۔وہی شدت

والناس کے آخری جملے میں تھی۔۔۔۔میں نا سمجھی کیفیت میں اسے دیکھنے

لگا۔۔۔

*****____________*******

میرا اسیل کافی دیر سے رنگ ہو رہا تھا۔۔۔میں نہاء کر نیکلا تو دیکھا رونگ نمبر

سے کال آرہی تھی۔۔۔۔فبیحہ کا فون دیکھ ایک لمحے کے اندر اندر پوری فبیحہ

کی زندگی جو میں نے ناول میں پڑھی وہ آنکھوں کے اگلے فلم کی طرح چلتی

ہوئی ی دیکھائی ی دے رہی تھی۔۔۔ناجانے کیوں ہاتھ کپکپا گ ئی ے۔۔۔۔دل کی دنیا آج بدلی بدلی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔آج جب میں نے کال ریسیو کی۔۔۔تو "اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ " کی آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔وہ بھی والناس کی طرح کافی لمباء سلام کر رہی تھیں۔۔۔

ھائے ئے ئے ئے ئے ئے ئے ئے۔۔۔۔وہ خوبصورت لمحہ۔۔۔۔۔۔میں بیان کرنے سے قاصر ہوں اس حسین لمحے کی خوشی۔۔۔ان کی آواز کی وہ میٹھاس جس کے ل ئی ے میرے کان ہمیشہ سے ترستے رہے۔۔۔۔میری پوری زندگی میں یہ پہلا سلام تھا جو میری ماں کی جانب سے مجھے ملا تھا۔۔۔آپ اس لمحے کی خوشی نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔جو مجھ جیسا بن ماں کا

پلا بچا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔کاش میں اس حسین لمحے کو قید کر سکتا

۔۔۔۔میری آنکھوں سے اشک خود بہ خود جاری ہو گ ئی ے۔۔۔۔زبان

۔۔۔۔وہ تو جیسے آج ساتھ ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔میں نے سیل پر ہاتھ

رکھ کر پہلے خود کو سمبھالا۔۔۔اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش

کی۔۔۔۔سچ کہتا ہوں۔۔۔۔خود کو میں سمبھال نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔کتنا تڑپا

ہے میرا دل۔۔۔۔میری ماں کی محبت وجدائ ی میں۔۔۔۔یہ یا تو

۔۔۔۔میں جانتا ہوں یا میرا خدا۔۔۔۔

"وَعَلَیْکُم السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ" پہلی بار میں نے بھی سلام کا اتنا بڑا جواب

دیا تھا۔۔۔میری آواز بھری بھری تھی ان کے سلام اور دعاؤں کا جواب

دیتے وقت۔۔۔

”جانتے ہو وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کا کیا مطلب ہے؟؟؟“ایسا لگا وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔

”اللہ کی آپ پر رحمت اور برکت ہو“میں نے جواب دیا تو ایسا لگا کے وہ حیران ہوئی یں ہوں۔۔۔

”جانتے ہو دعا ہے۔۔۔پھر بھی مجھے دے رہے ہو؟؟؟“ان کی آواز میں شدید حیرت محسوس ہو رہی تھی مجھے۔۔۔۔شاید اس بات کی کے میں انھیں دعائی یں دے رہا ہوں۔۔۔۔

”کیسی ہیں آپ؟؟؟۔۔۔۔“ بہت مشکل سے بس اتنا ہی سوال کرنے کی ہمت ہوئی ی۔۔۔۔ جس کے جواب میں مجھے پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آوازیں سنائی ی دینے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

ہم دونوں ماں بیٹے شاید ایک دوسرے کے ل ئ ے بہت تڑپے ہیں۔۔۔۔اور مزئے کی بات دیکھیں ہمیں تڑپانے والے کوئی ی غیر نہیں تھے۔۔۔۔۔سب ہی خود کو اپنا کہلانے والے تھے۔۔۔۔ جن میں سر فہرست میرے والد۔۔۔۔دادا۔۔۔دادی۔۔۔۔سارے چاچا۔۔۔پھوپھوئی یں۔۔۔۔ماریہ۔۔۔۔۔وانیہ۔۔۔اس کی بیٹیاں۔۔۔۔سب ہی اپنے ہی تو تھے۔۔۔ان میں پرایا کون تھا؟؟؟۔۔۔۔

سب نے مل کر میری اور میری ماں کی خوشیوں کو سانپ کی طرح ڈسا ہے۔۔۔۔۔

میں نے بڑی ہمت جمع کر کے فبیحہ کے ل ئی ے (مما) کا لفظ ادا کیا۔۔۔ یہ (مما) لفظ تو میں کبھی تنہائی ی میں بھی فبیحہ کو نہیں کہتا تھا۔۔۔۔ جو آج منہ سے الفاظ بنا کر ادا کرنے لگا تھا۔۔۔ "مما۔۔ میں آپ کا ناول پڑھ رہا ہوں۔۔۔" جب میں نے یہ جملہ کہا تو یقین کریں اپنی آنکھیں مارے کرب کے بند کر لیں۔۔۔۔ کیونکے میں نے اپنی پوری زندگی میں پہلی بار فبیحہ کو (مما) کہا تھا۔۔۔۔۔

"ایک بار پھر کہنا۔۔۔جو تم نے ابھی کہا" انھوں نے بڑی محبت و حسرت سے

۔۔۔مجھے میرا جملہ دہرانے کے لیے کہا۔۔۔۔میں نے بھی اتنی ہی محبت

سے جملہ دو بارا دوہرا دیا۔۔۔

ہماری زیادہ بات نہیں ہو سکی کیونکے دادی بولانے آگ ئی یں تھیں کھانا

کھانے کے ل ئی یے۔۔۔۔اور میں نہیں چاھتا تھا کے کسی کو کانوں کان بھی

خبر ہو کہ میں اپنی مما سے اب رابطہ میں ہوں۔۔۔۔میں ان ہی لوگوں میں

پل بڑھ کر بڑا ہوا ہوں۔۔۔ان کی مکاریوں اور چالاکیوں سے بخوبی واقف

ہوں۔۔۔۔اس ل ئ ے میں اپنی مما سے رابطہ کو ابھی ظاہر نہیں کرنا

چاھتا تھا۔۔۔

******_______********

رات میں اپنے کالج کا اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنے کے بعد ناول پڑھنا اسٹارٹ کیا۔۔۔

ناول: میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

رائی ٹر منتظرے فبیحہ

ذیشان: آج یہ نام پڑھتے ہی دل میں محبت کا جذبہ جوش مارا۔۔۔اور میں اپنی ماں کے نام سے.... اپنے لب لگا کر چومنے لگا۔۔۔۔ آنکھوں میں پھر آنسوں

بھر آئے تھے۔۔۔۔ جنھیں صاف کر کے میں نے ناول پڑھنا شروع کیا۔۔۔

)مارنے کے بعد شایان نے مجھ سے اکیلے میں آکر معافی مانگی۔۔۔ لیکن جس طرح وہ باتیں کر رہے تھے وہ بہت عجیب تھیں۔۔۔۔ اپنی آنکھیں بھی ایسے چڑھا چڑھا کر بات کر رہے تھے جیسے جب جن والا ناٹک کرتے تھے۔۔۔ تب کیا کرتے تھے۔۔۔ فلحال میری زندگی میں سوائے ناٹکوں اور غمگوں کے اور تھا کیا؟؟؟۔۔۔۔ میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ پر مارنے لگے۔۔۔ کہنے لگے مجھے مارو تم بھی۔۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا ۔۔۔اب یہ کون سہ نیا ناٹک اسٹارٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔ شایان مجھ سے کہنے لگے۔۔۔ ''اپنے والد کو فون کرؤ اور اپنے گھر جاؤ۔۔۔ میری نظروں کے

سامنے سے کچھ دنوں کیلئے ہٹ جاؤ ۔۔۔۔ میں نہیں چاہتا میں دوبارا تم پر ہاتھ اٹھاؤں ۔۔۔۔"۔۔۔ان کی بات سن میری تو روح کانپ گئی ی تھی ۔۔۔یہ سوچ کر ۔۔۔۔کے وہ مجھے پھر مرے گا اگر میں یہاں رکی رہی ۔۔۔۔میں نے انہی کے سیل سے اپنے والد کو فون ملا کر شایان کے کہے الفاظ جوں کے توں بیان کر دئیے ۔۔۔۔تاکے وہ مجھے لینے آنے میں دیر نہ کریں ۔۔۔۔۔مجھے دوبارا مار کھانے کے خیال سے بھی اپنی سانسیں مارے خوف کے رکتیں محسوس ہو رہی تھیں ۔۔۔۔۔

ڈیڈ اور میرے چھوٹے چاچا نے دوبارہ تصدیق کے لیے فون کیا کہ واقعی شایان نے یہی الفاظ کہیں ہیں ۔۔۔۔وہ خود کہہ رہا ہے ۔۔۔تم اپنے میکے جاؤ ۔۔۔میں نے پھر شایان سے تصدیق کی ۔۔۔کیونکے مجھے ڈر تھا کے کہیں

ذیشان کو مجھ سے نہ چھین لیں۔۔۔شایان نے پھر ہاں کہا۔۔۔۔میں نے اپنے ڈیڈ کو بتادیا۔۔۔کے وہ واقعی راضی ہیں۔۔۔انھوں نے خود کہا ہے مجھ سے۔۔۔۔

لیکن ایس ایکسپیکٹڈ۔۔۔وہ دوسرے دن میرے ڈیڈ اور چاچا کے سامنے مکر گئے۔۔۔۔۔میرے سسر نے بہت برائیاں کی میری۔۔۔وہ بھی میرے ہی ڈیڈ اور چاچا کے سامنے۔۔۔جبکے ایک دن پہلے ہی ان کا بیٹا مجھے مار کر چکا تھا۔۔۔میں نے ان جیسے جھوٹے اور بات سے پِھر جانے والے لوگ زندگی میں نہیں دیکھے۔۔۔میرے سسر نے صاف کہا۔۔۔وہ بھی بڑے اکڑ کر۔۔۔"اپنی بیٹی لے جاؤ۔۔۔۔ہمارا پوتا کہیں نہیں جائے گا"۔۔۔میرا ڈر سامنے آیا۔۔۔وہ فرعون نما انسان ایک ماں کو اس کے بچے

سے جدا کرنے کی کہ رہا تھا۔۔۔ میری جگہ کوئی ی بھی ماں ہوتی اور اس کا

چند ماں کا بچہ اس سے چھین کر کہا جاتا کے۔۔۔ چل اپنے باپ کے ساتھ

چلی جا۔۔۔ اگر تجھے جانا ہے تو۔۔۔۔ پر میرا بیٹا نہیں جائے گا۔۔۔۔ تو میں

پوچھنا چاہتی ہوں وہ کیا کرتی؟؟؟۔۔۔۔ ظاہر سی بات ہے اک ماں کا دل

رکھنے والی عورت کبھی بھی اپنے چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔۔ تو

پھر میں کیسے چلی جاتی۔۔۔۔

میرے ڈیڈ مجھ سے الگ سے میری ساس کے کمرے میں بات کرنے

آئے۔۔۔ میں جب سے بیمار پڑی تھی۔۔۔ وھیں رھا کرتی

تھیں۔۔۔ میری ساس نندوں اور دیوروں نے بہت کوشش کی مجھے اس

کمرے سے نیکالنے کی۔۔۔ لیکن میں اپنے گھر چھت کے راستے سے جانے

کے ل ئ ے تیار نہیں تھی۔۔۔۔ماریہ چاچی کے جن صاف کہ

گ ئ ے تھے کے وہ میرے ذیشان کو مار دیں گے۔۔۔۔۔تب سے میں

اپنے گھر ہی نہیں گ ئ ی۔۔۔۔میں نے اپنی ساس سے ضد کرنا شروع

کر دیا تھا کے مجھے اپنے ہی گھر میں ایک کمرا دے دو۔۔۔۔اور میرا گھر بھلے ہی

بیچ دو۔۔۔یا جو دل چاھے اس کے ساتھ کرئو۔۔۔۔۔آپ خود بتائ یں میں

اُس خوبصورت گھر کا کیا کروں گی؟؟؟؟۔۔۔۔جو میرے بیٹے اور میری

جان پر بن رہا تھا۔۔۔۔

پہلی بار میں اپنے ڈیڈ کے سینے سے لگ کر پھوٹ کر روئ ی۔۔۔۔

اس وقت جو میرے ڈیڈ کی آنکھیں تھیں وہ آج بھی میری آنکھوں میں رہتی

ہیں۔۔۔۔میرے ڈیڈ کی آنکھیں سرخ انگارے کی طرح لال

تھیں۔۔۔۔اتنی لال کے مانو خون اتر آیا ہو۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا ابھی رو دیں گے۔۔۔۔خود کو ان کی جگہ رکھ کر سوچوں تو جتنا میں تڑپ رہی تھی اس سے کئی ہزار دو گنا میرے ڈیڈ تڑپ رہے تھے میری حالت دیکھ۔۔۔۔وہ بیچارے بہت مہینوں سے کوشش کر رہے تھے مجھے یہاں سے نیکال کر واپس گھر لے جانے کی۔۔۔میرا روحانی علاج کروانے کی۔۔۔۔پر میری سسرال والے راضی ہی نہیں ہو رہے تھے ۔۔۔انہیں اپنی جھوٹی شان جو عزیز تھی۔۔۔اگر ان کی بیمار بہو کراچی پہنچ جاتی تو ان کا تو نام خراب ہو جاتا۔۔۔

ویسے یہ سچ ہے۔۔۔لوگوں نے اپنے بے جان ناموں کی خاطر نا جانے کتنے جاندار انسانوں کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔۔۔

ہوا وہی۔۔۔۔۔۔۔۔جو میری سسرال والے چاہ رہے تھے۔۔۔میرے ڈیڈ اور چاچا اتنی دور سے آ کر واپس خالی ہاتھ لوٹ گئے۔۔۔

میرے والدین میری حالت دیکھنے کے بعد خاموش نہیں بیٹھ سکے۔۔۔انھوں نے میرے ماموں جو پورے خاندان کے سب سے امیر آدمی ہیں۔۔۔ان سے بات کی۔۔۔۔۔۔۔انھیں بتایا کے میرے ساتھ کیا کیا معاملات چل رہے ہیں۔۔۔پہلے تو انہیں یقین ہی نہیں آیا۔۔۔۔

رمضان شروع ہونے والے تھے۔۔۔۔مجھے مارنے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد ذیشان کے ساتھ پورے رمضان کے لئے گھر رہنے بھیج دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔

میرے گھر والوں کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ مجھے اس ڈیل کے ساتھ بھیجا جا رہا ہے کہ رمضان کے بعد مجھے واپس آنا ہے۔۔۔۔۔بغیر کوئی مسئلہ کھڑا کرے۔۔۔۔اور یہ ڈیل میرے سسر۔۔۔۔۔۔ماموں۔۔۔۔۔۔اور ماموں کے دوست (جو میری ساس کے سب سے بڑے اور امیر بھائی ہیں)۔۔۔۔کے درمیان ہوئی تھی۔۔۔۔ جس کا خود ہمیں چاند رات کو علم ہوا۔۔۔۔۔۔۔میں واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔ لیکن مجھے

زبردستی واپس بھیج دیا گیا۔۔۔۔۔۔ کیونکے خاندان کے دو بڑوں نے اپنی زبان پر بھیجا تھا مجھے گھر۔۔۔۔۔۔۔۔

عجیب بات ہے ناں۔۔۔۔ شادی کے بعد بیٹی کتنی پرائی ہو جاتی ہے کہ اس کی زندگی کے فیصلے غیر کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔اور والدین کو کوئی اختیار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ خاص طور پر غریب والدین کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ تم بتاؤ بیٹا تم کیا چاہتی ہو؟؟؟۔۔۔۔۔ میں نے کہہ دیا۔۔۔۔ میں صرف اپنا ذیشان چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔

لڑکا منتخب کرتے وقت کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا کے میں کیا چاھتی

ہوں ؟؟؟۔۔۔۔۔۔مجھے شایان پسند ہے بھی یا نہیں ؟؟؟۔۔۔۔۔۔پر آج

جب میری زندگی کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔۔۔۔۔تو مزے کی بات

دیکھیں سب مجھ سے پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیٹا تم بتاؤ۔۔۔۔۔۔تم

کیا چاہتی ہو؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔پھر آگے فیصلے اسی کے حساب سے ہوں

گے۔۔۔۔۔بھت شدتِ کرب میں ہونے کے باوجود یہ لائن۔۔۔۔۔۔یہ

جملہ۔۔۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔۔۔جب کوئی ادا کرتا تو میرے چہرے پر ایک

طنزیہ مسکراہٹ خود بخود بکھر آتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے جب میری زندگی

سے ایک ننھی سی جان منسلک ہو گئ تب مجھ سے پوچھتے ہو۔۔۔۔کہ میں کیا

چاہتی ہوں ؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔افففففففففففف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا

ظلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔سچ میں حد کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر آپ کی کی نظر

میں۔۔۔۔۔۔۔میں اتنی ہی سمجھدار تھی کہ اپنے فیصلے خود کر سکتی تھی تو پھر

مجھ سے پہلے کیوں نہیں پوچھا گیا؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔اور جب پہلے نہیں پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔تو پھر اب کیوں پوچھ رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔تا کے سب بری الذمہ ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔واہ۔۔۔۔۔تا کے سب کہ سکیں جو کیا تم نے خود کیا ہے فیصلہ۔۔۔۔۔۔۔

لوگوں میں عادت ہوتی ہے خواہمخواہ مشورے دیتے رہیں گے ہر بات پر لیکن جب واقعی ان سے کسی سیریس معاملے میں مشورہ مانگو تو ایسے ٹال مٹول سے کام لیں گے جسے ان معصوم لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ مشورہ دینا ہوتا کیا ہے۔۔۔۔۔۔یہی میرے ساتھ کیا۔۔۔۔۔۔میں نے سب سے مشورہ مانگا کے بتاؤ اب میں کیا کروں۔۔۔۔۔پر میں نے نہیں دیکھا کسی ایک نے

بھی مجھے مخلص ہو کر مشورہ دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔میں واپس چلی گ ئ ی۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر کوئ ی بات بر ی لگی۔۔۔۔تو معافی کی طالبہ۔۔۔۔پر کیا کروں دل جلی ہوں۔۔۔۔۔اور دل جلے ایسا ہی لکھا کرتے ہیں۔۔۔۔

جب میں واپس لوٹی تو میر ی ساس نے اپنی آنکھ کا دو تین دن بعد ہی آپر یشن کروالیا۔۔۔۔میں اپنے روحانی علاج کرواکر بلکل صیحح لوٹی تھی۔۔۔۔۔پورا ایک مہینہ میرے ڈیڈ مجھے اچھے سے اچھے ڈاکٹر اور بابا کو دیکھاتے پھرے تھے۔۔۔۔مجھے ایک اللہ کے نیک بندے نے بتادیا کے مجھ پر جادو کروایا گیا

تھا۔۔۔۔اور اس جادو کا مقصد مجھے جان سے مارنا تھا۔۔۔۔جس کا اندازہ مجھے پہلے سے ہی تھا۔۔۔۔

مجھے بعد میں احساس ہوا کے اگر شایان مجھے نہ مارتے تو میرے والدین کبھی کھڑے نہ ہوتے مجھے میری سسرال سے نیکالنے کے ل ئی ے۔۔۔۔اور اگر مجھے وقت رہتے وہاں سے نہ نیکالا جاتا تو شاید میں آج زندہ بھی نہ ہوتی۔۔۔۔پلین ہی مجھے جادو سے مار دینے کا کیا گیا تھا۔۔۔۔پر کہتے ہیں ناں جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔۔۔۔میرے خدا نے چھوٹی آزمائی ش میں ڈال کر مجھے بڑی بلا سے بچا لیا۔۔۔۔واقعی وہ ہھت رحمان ہے ❤️

دو مہنیے۔۔۔۔ میں بہت زیادہ لڑائی ی جھگڑو میں رہتی رہی۔۔۔اب تو یہ حال تھا کے میرے سسر بات بے بات مجھے ذلیل کرنے لگے۔۔۔یہاں تک کے مجھے گالیاں بھی دینا شروع کردیں۔۔۔۔یہ گالیوں والی بات جب میرے ڈیڈ کو پتا چلی تو بہت افسردہ ہوئے۔۔۔۔کے کن لوگوں میں مجھے بیا دیا۔۔۔۔میرے میکے میں بہو بیٹیوں کے سامنے گالیاں بکنا سختی سے منع تھا۔۔۔۔میں نے کبھی اپنے ڈیڈ۔۔۔یا بھائی ی۔۔۔۔یا چاچا۔۔۔یا بڑے ابو۔۔۔۔یا ماموو۔۔۔۔کسی کو بھی گالی بکتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔اس ل ئ ے مجھے بہت تذلیل محسوس ہوتی۔۔۔۔جبکے میری ساس کے آنکھوں کے آپریشن کے بعد میں نے ہی پورا گھر سمبھال رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔پر پھر بھی قربان جاؤ ں ان آنکھوں والوں پر جنھیں میں کام کرتی نظر ہی نہیں آئی ی۔۔۔۔کبھی سوچتی ہوں۔۔۔۔کیا خوف نہیں آتا ان آنکھوں کے اندھو کو خدا سے ؟؟؟؟۔۔۔۔جو جھوٹ بولتے ہیں کے انھوں نے مجھے

کبھی کام کرتے نہیں دیکھا۔۔۔۔ چلیں چھوڑیں۔۔۔۔۔ شکوے شکایت سے کیا ہونا ہے اب؟؟؟۔۔۔۔۔۔

ایک دن مجھے کال آئی کی میری امی کی طبعیت خراب ہے۔۔۔۔ وہ مجھے یاد کر رہی ہیں۔۔۔۔ میرے سسر نے صاف کہا۔۔۔۔ تمہیں جانا ہے ۔۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔۔۔ ہمارا پوتا نہیں جائے گا۔۔۔۔۔ ہر بار والا تکیہ کلام ۔۔۔۔ پر اس بار میں بھت پریشان ہو گئی۔۔۔۔ کے میری امی کو کچھ نہ ہو جائے۔۔۔۔ میں نے کہ دیا میں جاؤں گی۔۔۔۔۔ اس وقت یہی سوچا تھا کے واپس آجاؤں گی کچھ دنوں میں۔۔۔۔ شایان نے بھت روکا۔۔۔۔۔ پر آج بھی کوستی ہوں اس لمحے کو۔۔۔۔۔ کے میں نہ روکی۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں

صاف کہتی ہوں میری غلطی ہے۔۔۔۔۔مجھے وہاں مر جانا چاہیئے تھا مگر وہاں سے آنا نہیں چاہئیے تھا۔۔۔۔

کیونکے معاشرہ

نہیں سمجھتا کے ایک لڑکی پر کتنے ظلم ڈاھے جا رہے ہیں۔۔۔۔وہ تو بس چاہتا ہے۔۔لڑکی اپنے گھر میں بسی رہے۔۔۔۔۔چاھے ہر لمحہ مرتی ہو وہ وہاں۔۔۔۔۔۔کوئی ی فرق نہیں پڑتا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔۔ایک سچویشن ہے۔۔۔۔جس میں اچھے اچھوں کو فرق پڑتا ہے۔۔۔پتا ہے کون سی؟؟؟۔۔۔۔جب اپنی بیٹی پر بیتے۔۔۔۔۔۔۔۔

یقین مانیں مجھے لگا یہ لوگ صرف ڈرا رہے ہیں۔۔۔مجھے میرا ذیشان دے

دیں گے۔۔۔۔ مگر ان جیسے فرعون میں نے نہیں دیکھے۔۔۔۔انھوں

نے واقعی میرے ذیشان کو روک لیا۔۔۔۔میں گھر سے باہر روتی ہوئی ی

نیکلی۔۔۔۔میں نے بار بار مانگا۔۔۔مجھے میرا بیٹا دے دو۔۔۔۔پر ان

فرعونوں کو مجھ پر یہ میرے چند ماہ کے بچے پر ذرا بھی ترس نہ آیا۔۔اگر میری

ماں کی طبعیت پیش نظر نہ ہوتی۔۔۔۔تو میں مر جاتی مگر اپنے ذیشان کو

چھوڑ کر نہیں آتی۔۔میں روتی ہوئی ی اپنے گھر پہنچ

گ ئی ی۔۔۔۔۔میری امی کی۔۔۔۔ذیشان کو میرے ساتھ نہ دیکھ

طبعیت مزید خراب ہو گ ئی ی۔۔۔۔۔

میرے گھر والوں نے مجھے روک لیا۔۔۔۔رات میں میرے سسر اور دو دیور خود آئے ذیشان کو لے کر۔۔۔۔۔میرے گھر میں بھت تماشہ کر کے چلے گ ئی ے۔۔۔۔۔

میرے گھر روکنے کے دوران ہی میرے نانا کا انتقال ہوا۔۔۔۔۔وہاں میر ی ساری کزنیں آئی یں ہوئی یں تھیں۔۔۔۔۔سب ہی ماشاءاللہ سے اپنے گھر میں خوش و آباد تھیں۔۔۔۔۔یہ وہیں کزنیں تھیں جو میرے مہنگے تحفے دیکھ کر عش عش کیا کرتی تھیں میر ی قسمت پر۔۔۔۔۔۔۔آج سب مجھے بے چار گی والی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ان کی نگاہیں میرے وجود کو چبتی سی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔وہاں والناس آئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔اب آپ کہیں گے یہ والناس کون؟؟؟(“

ذیشان" والناس ؟؟؟"میں نام پڑھتے ہی تعجب سے بولا

جاری_ہے 🙂 رائٹر: حُسنِ_کنول ❤️

ep_9

❤️2nd Last❤️

کہانی:میری_ماں_کی_خواہش_تھی_وہ_پگلی ❤️

)میرا ذیشان صرف ابھی ایک سال چھ مہینے کا تھا۔۔۔۔میں اپنی کزن کے ساتھ بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔اس کی گود میں والناس کو دیکھ میں نے بے ساختہ سبحان اللہ کہا۔۔۔وہ تھی ہی اتنی خوبصورت۔۔۔۔گول مٹول

سی۔۔۔اوپر سے اتنی پیاری مسکان تھی اس کے بھولے سے چہرے پر کے

دل موڑ لے اپنی جانب۔۔۔۔۔میرے ذیشان کا نیچر کافی الگ تھا اور بچوں

سے۔۔۔۔وہ جب زیادہ لوگوں کو ایک ساتھ دیکھتا تو گھبرا جاتا۔۔۔وہ

دوسرے بچوں کے ساتھ بلکل بھی گھلتا ملتا نہیں تھا۔۔۔۔بس میری گود میں

چڑھا رہتا۔۔۔۔میں تو خود بہت ترسی تھی اپنے ذیشان کے لئے

۔۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کے میں بھی ذیشان کو لے کر بہت پُوزیسِو ہو

گئی تھی۔۔۔۔۔۔پر والناس میں کوئی عجیب سی کشش تھی۔۔۔جو مجھے اور

میرے بیٹے۔۔۔۔۔۔دونوں کو بہت متاثر کر گئی۔۔۔۔۔۔۔ذیشان

نے میری گود سے پہلی بار خود اتر کر اس چھوٹی سی منی کا ننھا منھا سہ ہاتھ پکڑ

لیا۔۔۔۔اور میں نے خود دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔بس اس لمحے میرے

دل میں عارضو پیدا ہوئی والناس کو اپنے ذیشان کی دولہن بنانے

کی۔۔۔۔میرا ناول پڑھ کر شاید آپ کے گمان میں بھی نہ آیا ہو کے میں

بھت چلبلی سی ہوں۔۔۔۔۔شادی سے پہلے میں بھت مزاقیہ ٹائپ لڑکی

تھی۔۔۔۔ناول کا مقصد آپ کو اپنی شرارتیں سننا تو تھا نہیں۔۔۔اس

لئے میں نے ان کا کہیں ذکر نہیں کیا۔۔۔۔

لیکن میرے ذیشان کا والناس کا ہاتھ پکڑ لینا۔۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔مجھے وہ پیارا

سہ لمحہ آج بھی آنکھوں میں گھومتا ہوا دیکھائی ی دیتا ہے۔۔۔۔بس میں گھر

آنے کے بعد ہر وقت مزاق میں کہتی۔۔۔۔"میں تو اپنے ذیشان کا رشتہ لے

کر جا رہی ہوں والناس کے گھر۔۔۔۔" یہ جملہ۔۔۔۔۔میرا ہر وقت کا تکیہ

کلام تھا۔۔۔۔۔مجھے دلی خوشی محسوس ہوتی تھی اس جملے کو ادا کر

کے۔۔۔۔میں اکثر ذیشان سے کہتی۔۔۔"تم بس جلدی سے بڑے ہو جاؤ

۔۔۔۔والناس کو پٹانے کے سارے طریقے خود سیکھاؤں گی

تمھیں۔۔۔۔۔۔۔"میری امی میری باتیں سن کر بھت ہستیں تھیں۔۔۔۔اور اچانک سے پھر مجھے دیکھ رونا شروع ہو جاتیں۔۔۔۔

جب میں اپنی سسرال میں تھی تو بھت مس ئی لہ ہوتا تھا دہی لانے کا۔۔۔کوئی ی دیور لا کر ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔۔اس وجہ سے کھانا پکنے میں بھی اکثر دیر ہو جاتی۔۔۔۔اب جب میں اپنے ذیشان کے ساتھ ہوتی تو اپنا سیل اس کے کان سے لگا کر مزاق میں توتلی زبان میں کہتی "ہیلو۔۔۔۔ذیشان۔۔۔۔فبیحہ مما بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔بریانی پکا رہی ہوں۔۔۔۔دہی لیتے آنا۔۔۔۔"پھر میں خود ذیشان کی زبانی اپنی ہی کہی بات کا منہ بسورتے ہوئے جواب دیتی۔۔۔۔"بس سارے کام میں ہی کروں۔۔۔۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اففففففف۔۔۔۔۔میں اور میرے

چھوٹے چھوٹے ارمان وخواہشات۔۔۔۔۔۔۔۔کتنے لکھوں۔۔۔۔۔کتنے

پڑھیں گے آپ؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اتنا زیادہ والناس اور ذیشان کی جوڑی بنانے لگی تھی۔۔۔۔کے میری امی

نے والناس کی خالہ اور نانی کو بتادیا۔۔۔کے فبیحہ ہر وقت والناس کو ذیشان

کے ل ئی ے مانگنے کی کہتی رہتی ہے۔۔۔۔۔وہ بھی یہ سن ہسنیں

لگیں۔۔۔۔۔والناس کی عمر ابھی ٹھیک طرح ایک سال کی بھی نہ ہوئ ی

تھی۔۔۔۔اور میں دیوانی۔۔۔۔اسے دل ہی دل اپنی بہو بنا چکی

تھی۔۔۔۔۔۔میرا بس نہیں چلتا تھا کے جلدی سے بڑا کر کے شادی کرادوں

ان دونوں کی۔۔۔۔۔جبکے میری سسرال والے اتنے برے تھے۔۔۔۔کے

مجھے ڈر تھا کے شاید والناس کے والدین کبھی بھی اس رشتے کے ل ئی ے

راضی نہ ہوں۔۔۔۔پر دل تو بچا ہے جی۔۔۔۔۔اب جب عارضو دل میں

پیدا ہو گ ئی ی تو ہو گ ئی ی۔۔۔۔اسے ختم کرنا اب میرے بس میں

نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

میری سسرال والے اکثر آتے ذیشان سے ملنے۔۔۔اور ہنگامے اور تماشے

کر کے جاتے۔۔۔۔لیکن ہمیشہ آتے ماریہ چاچی کے گھر

تھے۔۔۔۔۔ہمارے گھر کبھی نہیں آئے۔۔۔۔میرے والد کا صرف ایک

مطالبہ تھا۔۔۔۔کے مجھے الگ گھر دیا جائے۔۔۔وہ مجھے اس بھوت بنگلے میں

نہیں بھیجیں گے واپس۔۔۔۔۔ارے ہاں۔۔۔میں آپ کو بتانا تو بھول

گ ئی ی۔۔۔۔میں نے اپنے گھر کا نام "بھوت بنگلہ" رکھا تھا۔۔۔۔جس کی

وجہ سے میری ساس مجھ سے بہت چڑتی۔۔۔۔اور کہتی ایسا کچھ نہیں

ہے۔۔۔۔ جبکہ میں سچ کہتی ہوں۔۔۔۔ جب میں اکیلی اس بھوت بنگلے میں ہوتی تو بہت سی عجیب عجیب چیزیں ہوتیں۔۔۔۔ جیسے مجھے ایک بار کسی کے زور زور سے ہسنے کی آوازیں آئی یں۔۔۔۔ اور ایک بار تو کسی نے میرا گلا بھی دبایا تھا خوابوں میں آکر۔۔۔۔۔۔ وہ گھر پورے پورے دن اندھیرے میں رہتا تھا کیونکہ میں تو اپنی ساس کے گھر ہوتی تھی تو اگر وہاں دوسری مخلوقات آگئی تھیں تو اس میں کوئی عجب کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔ مجھ سے پہلے وہ گھر وانیہ چاچی کا تھا۔۔۔۔ یہ بات مجھے لوگوں سے بعد میں پتا چلی۔۔۔۔۔ کے وانیہ چاچی وہاں مرتے مرتے بچی تھیں۔۔۔۔ وہ خود اپنی اور اپنے بچوں کی جان بچانے کے ل ئی ے اس گھر کو چھوڑ کر بھاگی تھیں۔۔۔۔ جو بعد میں میرے سسر نے ان سے سستے داموں میں خرید کر مجھے دے دیا۔۔۔۔۔

فلحال۔۔۔میرے سسر جب بھی آتے۔۔۔میری برائی یاں

کرتے۔۔۔آپ خود بتائی یں جب آپ کسی سے صلح کرنے جائیں گے تو کیا

آپ اس کی برائیاں کریں گے۔۔۔وہ بھی اسی کے خاندان میں بیٹھ

کر۔۔۔میرا سسر مجھے لینے نہیں آتا تھا۔۔۔وہ تو صرف دنیا دیکھاوئے

کے ل ئی ے آیا کرتے تھے۔۔۔۔تا کہ لوگوں کو گمان ہو کہ وہ تو مجھے بار

بار لینے آرہے ہیں بس میں اور میرے گھر والے ہی اچھے نہیں جوان کے

ساتھ نہیں بھیج رہے۔۔۔۔۔جبکے یہاں آکر میرے والد کے منہ پر کہتے

۔۔۔"تمھاری فبیحہ ٹاپ کی کام چور ہے۔۔۔کوئی ی کام نہیں کرتی

۔۔۔اور سے زبان چلاتی ہے۔۔۔۔۔"

بیٹیاں والدین پر بوجھ نہیں ہوتیں۔۔۔۔۔اور یہ بات میرے ڈیڈ نے ہر بار ثابت کی۔۔۔۔۔میرے ڈیڈ نے کہا جب تم یہاں ایسی باتیں کر رہے ہو ۔۔۔گھر لے جا کر تو نا جانے کیا حال کرؤ گے اس کا۔۔۔۔۔میری بیٹی تمھارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔۔میری بیٹی یا تو تب جائے گی۔۔۔۔۔جب خاندان کے بڑے بیٹھ کر فیصلہ کریں گے۔۔۔۔۔۔یا پھر الگ پر جائے گی۔۔۔۔۔۔

جس پر میرے سسر نے کہا کہ میں خود چوہدری ہوں۔۔۔۔میں تو خود لوگوں کے فیصلے کرتا ہوں۔۔۔۔میرے گھر کے فیصلے کوئی نہیں کرے گا ۔۔۔اگر اپنی بیٹی بھیجنا ہے تو بھیج۔۔۔۔۔۔ورنہ میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔اس وقت میرے سسر کا غرور سر چڑھ بولتا

تھا۔۔۔۔۔اتنے مغرور اور اکڑ کر میرے ڈیڈ سے بات کرتے۔۔۔۔کے

میرا دل خون کے آنسوں روتا یہ دیکھ کے۔۔۔۔۔۔۔میرا گھر بسانے کے

لئے میرے ڈیڈ اس فرعون نما آدمی سے کتنا ذلیل ہوتے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ایک سال ہونے کو آرہا تھا۔۔۔۔۔بدھ والے دن۔۔۔شام کے وقت

میرے ہسبینڈ اور سسر ماریہ چاچی کے گھر آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں پاگل

اس دن جلدی سے تیار ہوگئی۔۔۔۔۔میک۔اپ بھی کیا۔۔۔۔۔یہ

سوچ کرکے پہلی بار شایان اور سسر دونوں ساتھ آئیں ہیں۔۔۔۔۔۔تو

ضرور ٹھیک طرح بات کرکے لے جانے ہی آئیں ہوں گے۔۔۔۔۔ڈیڈ

نے بھی امید باندھ لی تھی۔۔۔۔۔وہ مارکیٹ جا کر ان کی مہمان نوازی کے

لیے سامان لے آئے۔۔۔۔ ہم انتظار کر رہے تھے ماریہ چاچی کے گھر سے

ہمارے گھر آنے کا۔۔۔۔۔ ہمارے گھر کافی قریب قریب ہی

تھے۔۔۔۔۔ اچانک ڈیڈ کو کال کر کے میرے سسر نے ماریہ چاچی کے گھر

بلایا۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں ناں بیٹی کا باپ جھکتا ہے۔۔۔۔۔ بس وہی ہو رہا

تھا۔۔۔ میرے ڈیڈ چلے گ ئی ے بات کرنے۔۔۔۔

تھوڑے دیر بعد غصے میں واپس آئے۔۔۔ اور ذیشان کو لے جانے

لگے۔۔۔ میں خوف میں مبتلا ہو گ ئی ی۔۔۔ میں نے پوچھا کیا ہوا

؟؟؟۔۔۔۔ ڈیڈ نے بتایا۔۔۔ تمھارا سسر کہ رہا ہے۔۔ تمھاری بیٹی ایک نمبر

کی کام چور ہے۔۔۔ سارے کام میری بیوی اور بیٹی کرتی ہیں۔۔۔۔ لیکن اب

تمھاری مرضی ہے تم اپنی بیٹی کو بھیجنا چاہو تو بھیج دو۔۔۔ ورنہ ہمیں ضرورت نہیں ہے۔۔۔

جیسے ہی میں نے یہ سننا۔۔۔ کے لڑائی ہوئی ہے وہاں۔۔۔ میرا دل دھل گیا۔۔۔ میرے دل کو محسوس ہو گیا کے یہ لوگ میرے ذیشان کو چھیننے آئے ہیں۔۔۔ کیونکے ایک سال گزر چکا تھا۔۔۔ انھوں نے مجھے ناجانے اس میں کتنی بار دوسری شادی یا طلاق کی دھمکیاں دیں تھیں۔۔۔ لیکن میرے ڈیڈ ان کی دھمکیوں سے ڈر کر اپنے مطالبے سے پیچھے نہیں ہٹے۔۔۔ جس کے بعد میں سمجھ گ ئی ی۔۔۔ یہ جائیداد کا وارث مجھ سے چھیننے آگئے ہیں۔۔۔ میں نے کہا ڈیڈ سے مجھے ڈر ہے یہ ذیشان سے ملنے نہیں چھیننے آئے ہیں۔۔۔۔ پر وہ سیدھے سادے

آدمی۔۔۔۔ کہاں سمجھ سکتے تھے میرے سسر کی چلاکی اور مکاریوں

کو۔۔۔۔

میں نے ذیشان کو اپنے ہاتھوں سے تیار کیا۔۔۔ لیکن صرف یہ گمان کرکے وہ

صرف ملنے جارہا ہے۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے اس کے ننھے سے چہرے پر

پاؤڈر لگایا تھا۔۔۔۔ بال بنائے تھے۔۔۔ ابھی دو ہی دن پہلے میں اس کا اتنا

سارا سامان مارکیٹ سے خرید کر لائی ی تھی۔۔۔ پر دل میں عجیب سہ خوف

لاحق تھا۔۔۔۔ میں نے ڈیڈ سے پھر کہا مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔ ڈیڈ یہ کہ کر

میرے گود سے لے گ ئ ے۔۔۔ کے وہ صرف ملنے کے ل ئ ے بلا

رہے ہیں۔۔۔۔ ھائے ئے ئے۔۔۔۔ سد کروڑ

ھائے ئے ئے ئے۔۔۔۔۔ اس لمحے کو۔۔۔۔ اس وقت کو۔۔۔۔ ان

گھڑیوں کو۔۔۔۔۔۔۔یقین مانئیں میں دروازے کے پاس ہی کھڑی ہو گ ئی ی۔۔۔۔میرا دل قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔مجھے ایک عجیب سی بے چینی گھیرے ہوئے تھی۔۔۔۔۔پھر آخر کار مجھے وہ خبر ملی۔۔۔۔جس کے ڈر سے میری روح تک کانپتی تھی۔۔۔۔میرے چھوٹے بھائی ی نے آکر بتایا کے وہ لوگ ڈیڈ سے لڑ کر۔۔۔۔۔۔۔ذیشان کو چھین کر کار میں بیٹھا کر لے گ ئی ے۔۔۔۔۔

وہ لمحہ۔۔۔۔۔میری پوری زندگی کا سیاہ لمحہ ہے۔۔۔۔۔وہ انسان کے روپ میں فرعون آئے تھے۔۔۔۔ایک ماں سے اس کا بچہ چھین کر لے گ ئی ے۔۔۔۔۔میری روح۔۔۔میری وجود کا حصہ۔۔۔میری جان۔۔۔۔میری شرارتیں۔۔۔۔میرے ارمان۔۔۔۔میری عارضویں

۔۔۔۔میرے خواب۔۔۔۔میری زندگی جینے کی وجہ۔۔۔۔میرالختِ جگر

چھین کرلے گ ئی ے وہ۔۔۔۔۔

میں بھاگتی ہوئی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف دوپٹہ سے گھر سے نیکلنے لگی۔۔۔۔میری امی اور بھن نے زبردستی روکا مجھے۔۔۔۔وہ ظالم مردود لوگ کار میں تھے۔۔۔۔اب تک تو بھت دور نیکل چکے ہوں گے۔۔۔۔یہ کہ کر میری امی مجھے سمجھانے لگیں۔۔۔۔

میں بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی۔۔۔۔میرا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا۔۔۔۔وہ وقت میری آنکھوں میں گھومنے لگا ہے تحریر کرتے وقت۔۔۔۔زخم اتنے تازی ہیں جیسے ابھی خون رسنے لگے

گا۔۔۔سب سے پہلے پتا ہے میری بربادی کا تماشہ دیکھنے کون آیا ؟؟؟۔۔۔۔۔ چلیں سوچیں۔۔۔۔

جی بلکل آپ کا اندازہ درست ہے۔۔۔ماریہ چاچی۔۔۔۔اس دن کے بعد سے ان پر پھر کبھی بابا کی حاضری نہیں ہوئی ی۔۔۔ضرورت ہی نہیں پڑی ہو گی کیونکہ جسے تباہ کرنا تھا وہ اپنے گھر میں پڑی تھی زندہ لاش کی مانند۔۔۔۔۔

ذیشان کے جانے کے بعد میں فقط ایک زندہ لاش تھی۔۔۔انھی دوران جب لوگ میرے گھر آرہے تھے تو زرش (والناس کی ماں) بھی آئی ی اپنے شوہر اور والناس کے ساتھ۔۔۔بس والناس کا چہرہ دیکھنا تھا۔۔۔میری

سانسیں مارے غم و کرب کے رو کنے لگیں۔۔۔زرش نے میری گود میں

والناس کو پکڑا دیا۔۔۔۔والناس کوئی عام بچی نہیں تھی میرے لئے

۔۔۔۔۔وہ تو میرے ذیشان کی دولہن تھی۔۔۔۔میرا ارمان

تھی۔۔۔۔اس وقت شدت سے مجھے اپنے زندہ ہونے کا احساس

ہوا۔۔۔۔یہ واحد وہ خواب تھا۔۔۔۔جو ذیشان کے جانے کے باوجود میری

آنکھوں میں موجود تھا۔۔۔۔۔۔میں نے ان گنت بار اس کے خوبصورت

چہرے کو چوما یہ سوچ کر۔۔۔۔۔کے یہ میرے ذیشان کی دولہن ہے۔۔۔۔

آپ گمان کر رہے ہوں گے۔۔۔میں کوئی پاگل ہوں۔۔۔۔۔پر

نہیں۔۔۔۔۔ایسا ہرگز نہیں۔۔۔۔کیونکے میں نے اس خواب کے سہارے

اپنی پوری زندگی جی ہے۔۔۔۔۔۔اگر یہ خواب میری آنکھوں میں نہ

ہوتا۔۔۔تو مجھے نہیں لگتا کے میں کبھی بھی زندگی کی طرف لوٹ پاتی۔۔۔۔جو آپ کی نظر میں بچگانہ پن یا پاگل پن ہے وہ میرے زندگی جینے کی وجہ ہے۔۔۔۔ تبھی میں کہتی ہوں کبھی بھی کسی کی زندگی کو اپنے نظریے کے مطابق جج نہ کریں۔۔۔۔آپ کیا جانیں وہ بیچارہ کن حالات سے گزر رہا ہے۔۔۔۔

ہم نے ذیشان کو واپس لینے کی بہت کوشش کی۔۔۔۔پر میرے سسر نے صاف کہا۔۔۔۔ کورٹ چلے جاؤ۔۔۔۔ ہم اپنا پوتا نہیں دینے والے۔۔۔۔ میرے والد نے میری شادی کے لئے جو قرضہ لیا تھا۔۔۔۔وہ بھی ابھی تک نہیں اتار سکے تھے۔۔۔۔کورٹ کیسے جاتے ہم غریب لوگ؟؟؟۔۔۔۔۔۔ ستم اعلی ستم قریبی رشتے داروں نے

ڈھائے۔۔۔۔ کوئی ساتھ دینے کے لئے کھڑا ہی نہیں

ہوا۔۔۔۔ لوگ ہمارے گھر بیٹھ کر تو برائیاں کر جاتے میری سسرال

والوں کی۔۔۔۔۔ لیکن ان کی زبانیں ہمارے گھر سے نیکلتے ہی میرے سسر

کے حق میں بولنا شروع کر دیتیں۔۔۔۔ میرے سسر نے اب پورے

خاندان میں یہ مشہور کر دیا۔۔۔۔۔ کے فصیحہ نے بچہ خود دیا ہے۔۔۔۔ اور

عقل کے اندھوں نے مان بھی لیا۔۔۔۔۔ بھلا کون سی ماں اپنا بچہ خود جدا

کر سکتی ہے۔۔۔۔ کیسے اپنے لختِ جگر۔۔۔۔۔ اپنے وجود کے حصے کو خود سے

جدا کر سکتی ہے؟؟؟۔۔۔۔ لوگ کیسے یقین کر لیتے ہیں ایسی باتوں

پر؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ابھی تک الجھی ہوں۔۔۔۔۔ لوگوں نے کیسے

یقین کر لیا۔۔۔۔ اس جھوٹ پر؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔ خاص طور پر خواتین

نے۔۔۔۔ کیا ان کے سینے میں ایک ماں کا دل نہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔ میں آپ

سے کہتی ہوں۔۔۔اگر آپ ایک ماں ہیں تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیں۔۔۔کیا آپ اپنی اولاد کو خود سے جدا کر سکتی ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔

ایک دن میرے ہسبینڈ کو مجھ غموں کی ماری پر ترس آیا۔۔اور انھوں نے ذیشان کی چلتے ہوئے ویڈیو سینڈ کی۔۔۔۔وہ ویڈیو دیکھ میری خوشی کی انتہاءنہ رہی۔۔۔۔میرا ذیشان اپنے پاؤں پر چل رہا تھا۔۔۔۔میرا ذیشان کافی دیر سے چلا تھا۔۔۔۔جبکہ اس کی عمر کے سارے بچے بہت پہلے ہی چلنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔شاید میرے نصیب میں ہی نہیں تھا۔۔اپنے ذیشان کو چلتے ہوئے دیکھنا۔۔۔۔۔میں پھوٹ کر روئی ی۔۔۔کے ذیشان کبھی میری انگلی پکڑ کر نہیں چلا۔۔۔۔۔ھائے۔۔۔۔۔کتنا ارمان تھا میرا۔۔۔۔کے ذیشان میری انگلی پکڑ کر چلے۔۔۔۔۔۔جو مار دی ئے

ظالموں نے۔۔۔۔میں اس وقت خوشی و غمی کی ملی جھلی کیفیت میں تھی۔۔۔میں نے ان گنت بار وہ ویڈیو دیکھی۔۔۔۔اور تڑپ تڑپ کر روئی۔۔۔

وقت گزر ہی گیا۔۔۔۔ مجھ سے لوگوں نے واپس پڑھائی ی کرنے کو کہا۔۔۔میں نے اپنی ایجو کیشن کمپلیٹ کی۔۔۔۔میں بلکل خاموش ہو گ ئی ی تھی۔۔۔اکثر کوئی ی مزاق کرتی۔۔۔۔تو بجائے ہسنے کے رونا شروع کر دیتی۔۔۔۔ذیشان میری آنکھوں میں رھتا تھا۔۔۔ہر لمحہ ۔۔۔ہر گھڑی۔۔۔میں نے اپنا غم کم کرنے کے ل ئی ے لکھنا شروع کیا۔۔۔مجھے اپنے پہلے ہی ناول پر بھت اچھا ریویو ملا۔۔۔۔جس کے بعد میں نے ناول نگاری کی جانب توجہ دی۔۔۔۔

بھت سالوں بعد۔۔۔۔

والناس ایک دن مجھ سے ملنے خود آئی ی۔۔۔۔۔ کہنے لگی میں نے ذیشان کی تصویر دیکھی ہے ایف۔بی پر۔۔۔۔۔ بھت خوبصورت ہے

وہ۔۔۔۔۔۔ شایان اور میرے رشتے دار کافی ملے ہوئے تھے۔۔۔۔اس ل ئی ے مجھے ذیشان کے متعلق خبریں ملتی رہتیں تھیں۔۔۔۔۔جب وہ میرے متعلق کسی سے جلی کُٹی باتیں کرتا تو لوگ فورا مجھ تک پہنچا دیتے۔۔۔۔۔ شاید اسے علم بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔ میں ہر وقت بس اس کی ایف۔بی پروفائی ل بدلنے کا انتظار کرتی تھی۔۔۔ کیونکے وہ اس میں اپنی نئ تصویر اپلوڈ کرتا تھا۔۔۔۔

کچھ ماہ بعد مجھے زرش کی کال آئی ی۔۔۔اس نے بتایا کے والناس کو ذیشان کے متعلق سب پتا ہے۔۔۔میں الجھ گ ئی ی کے کیا علم ہے اسے ذیشان کے متعلق؟؟؟۔۔۔

مجھے اس بات کی ذرا بھی خبر نہیں تھی کے جو سالوں پہلے میں مزاق کیا کرتی تھی۔۔۔وہ ایک لڑکی کا خواب بن گ ئی ے تھے۔۔۔مانا ارمان میرا بھی تھا۔۔۔لیکن مجھ دل جلی نے صبر کرنا سیکھ لیا تھا۔۔۔میرے پاس ذیشان کہاں تھا جو میں والناس کو اپنی بہو بناتی۔۔۔

۔۔۔میری خالہ نے جب زرش کو والناس کے متعلق میری خواہش بتائی ی۔۔۔۔۔تو قسمت کا کھیل دیکھیں والناس نے بھی سن لیا تھا۔۔۔۔اوراس کے ننھے سے دل نے اس خواہش کو اپنی خواہش بنالیا۔۔۔

اب جب والناس کا رشتہ آیا ہے تو وہ راضی نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔کہ رہی ہے ۔۔۔میں ذیشان سے ہی کروں گی۔۔۔۔زرش چاہتی تھی کے میں اسے سمجھاؤں۔۔۔کے وہ اپنی ضد اور ذیشان کے آنے کی امید چھوڑ دے۔۔۔

میں نے زرش سے تو کچھ نہ کہا۔۔۔۔لیکن میں والناس کو وہ بات کیسے سمجھا سکتی تھی۔۔۔۔جو میں نے کبھی خود نہیں مانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تو خود اسی امید پر زندہ ہوں۔۔۔۔۔کے ایک دن وہ سب سے لڑ کر مجھ سے ملنے واپس

آئے گا۔۔۔۔کہے گا" مما۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔آپ بے قصور ہو
۔۔۔آپ نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔"بس یہ سننے کے لئے آج
تک بڑے بھرم سے تنہا جیتی ہوں۔۔۔۔لوگ کہتے ہیں۔۔۔ جھوٹی
امیدوں پر جینا چھوڑ دو فبیحہ۔۔۔۔پر وہ فبیحہ ہی کہاں؟؟؟۔۔۔۔جو کسی
کی سن لے۔۔۔۔

والناس ایک دن میرے پاس آکر بہت رونے لگی۔۔۔کہنے
لگی۔۔۔دل و جان فدا ہے ذیشان پر۔۔۔۔۔۔۔ عجیب پگلی
تھی۔۔۔میرے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔کہنے لگی مجھے نہیں پتا
خالہ جان۔۔۔بس مجھے ذیشان لا کر دیں۔۔میں تو کسی اور کا تصور کرنا بھی
خود پر حرام سمجھتی ہوں۔۔۔والناس صرف ذیشان کی ہے۔۔۔۔ بچپن

سے سنا ہے میں نے کے میں فبیحہ کی خواہش ہوں۔۔۔۔۔۔آپ کیسے اپنی خواہش کو یوں خود سے جدا کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔میں نے ہمیشہ اسے ایس آ لائی ف پارٹنر دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نہیں پہنوں گی کسی اور کے نام کی انگوٹھی۔۔۔۔

میں کہاں سے لا کر دوں اس پگلی کو ذیشان۔۔۔۔۔واقعی پاگل ہے وہ ۔۔۔۔۔چھلی سی۔۔۔۔دل کی اتنی صاف ہے کے جو دل میں ہے وہی زبان پر۔۔۔۔۔۔۔۔

پر اسکا ننھا سہ دل اور اس کی بندھی ہوئی ی امید میں نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔پر مس ئی لہ یہ تھا کے میں تو خود ذیشان سے بھت دور

ہوں۔۔۔۔ پھر اپنی اس خواہش کے متعلق اسے کیسے آگاہ کروں۔۔۔۔ کیسے بتاؤں۔۔۔۔ ایک لڑکی ہے۔۔۔۔ پگلی سی۔۔۔۔ جو میری خواہش کو اپنی زندگی مان کر بیٹھ گئی ہے۔۔۔۔

اسی مقصد کے پیشِ نظر میں نے ناول لکھا۔۔۔۔ میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی۔۔۔۔

کیونکے یہ واحد راستہ ہے اپنی ہر بات اس تک پہنچانے کا۔۔۔۔ اور بتانے کا۔۔۔۔ کے دو لوگ اس کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔ اپنی پلکیں بچھائے۔۔۔۔ اور اس امید پر جیتے ہیں کے وہ ضرور آئے گا۔۔۔۔

پر کبھی سوچتی ہوں۔۔۔۔۔اس کا کیا رد عمل ہو گا میری خواہش جانے کے بعد؟؟؟۔۔۔۔۔ کیا وہ والناس کو اپنا ئے گا؟؟؟۔۔۔۔۔ کیا وہ مجھے معاف کر دے گا؟؟؟۔۔۔۔۔ کیا ہو گا آگے ہماری زندگی میں؟؟؟۔۔۔۔۔یہ جاننے کے لئے پڑھتے رہیں۔۔۔۔۔ناول میری ماں کی خواہش تھی وہ پگلی

شکریہ۔۔۔۔)ناول کا دوسرا حصہ جواب تک شائع ہوا تھا۔۔۔

فبیحہ کا لکھا ناول ختم ہوا تو میں پہلے تو اپنی ماں کے ساتھ ہونے والے ظلموں پر آج تڑپ تڑپ کر رو دیا۔۔۔ جیسا میری ماں نے لکھا ہے ناول میں جا بجا ۔۔۔۔۔کے وہ تڑپ کر روئی ہیں۔۔۔۔آج سمجھ آرہا تھا کے کیوں والناس

برا نہیں مان رہی تھی ہماری پہلی ملاقات پر۔۔۔۔کیوں وہ بس مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔۔اب مجھے راستہ چنا تھا۔۔۔۔کے آگے کرنا کیا ہے۔۔۔۔فجر کی آذان کی آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔اپنے آنسوں صاف کر کے فجر کی نماز ادا کرنے گیا۔۔۔جب نماز میں سجدے میں جھکا تو میری آنکھیں اشک بار ہو گ ئی یں۔۔۔۔خیال آیا وہ انتظار کر رہی ہیں میرا۔۔۔۔مجھے ان سے ملنا چاہ ئی ے۔۔۔۔۔شاید یہ ان کی تڑپ ہی تھی جو مجھے خوابوں میں نظر آیا کرتی تھی۔۔۔۔

نماز ادا کر کے دادا کے پاس آیا۔۔۔۔آج ان کا چہرہ مجھے میری ماں کے ساتھ کی ئی ے ظلم یاد دلا رہا تھا۔۔۔میرا تو دل بھی نہیں چاہ ریا تھا ان سے

بات کرنے کا۔۔۔یا انہیں اپنا دادا کہنے کا۔۔۔پر مجبور تھا۔۔۔انہیں بتانے پر کے میں کراچی جارہا ہوں ابو کو اطلاع دے دیں۔۔۔

مجھے کراچی آنے کے بعد یہ نہیں پتا تھا کے جانا کہاں ہے۔۔۔میں تو کبھی اپنے ننھیال آیا ہی نہیں۔۔۔میں نے والناس کو فون لگایا۔۔

''اَلسلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبرَکاتُہُ''اس کا ہر بار کی طرح سے لمباء سہ سلام۔۔۔۔

''وَعَلَیکُم السَّلَام وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبرَکاتُہُ''میں نے بھی لمباء سہ جواب دے ڈالا۔۔۔''مجھے مما کے گھر کا ایڈریس دو۔۔''بس میرا اتنا کہنا تھا۔۔۔وہ

خوشی سے اوچھل پڑی۔۔۔مجھے اس کی آواز میں خوشی کی کھنک محسوس ہورہی تھی۔۔۔

"کہاں ہو تم اس وقت ؟؟؟۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔میں بھائی ی کے ساتھ تمھیں لینے آتی ہوں" میں نے اپنی لوکیشن اسے بیان کردی۔۔۔

"تم وہیں روکو۔۔۔میں بس ابھی آتی ہوں۔۔۔ہم مل کر چلیں گے خالہ جان کے پاس" اس کی آواز خوشی و مسرت سے اس قدر بھری ہوئی ی تھی۔۔۔کے میرے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔شاید میری زبان سے ادا ہوا لفظ (مما) اسے یہ بتانے کے ل ئ ے کافی تھا کے میں۔۔۔۔مکمل ناول کے دو حصے پڑھ کر آیا ہوں۔۔۔

وہ آئی ی تو مجھے اتنی محبت سے لبریز نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔کے ان نظروں کا میرے پاس الفاظوں میں بیاں نہیں۔۔۔۔وہ واقعی پگلی ہے ۔۔۔۔۔کوئی ی کیسے صرف کسی کے ارمان کو سن کر اپنی زندگی کی خواہش بنا سکتا ہے ؟؟؟۔۔۔۔۔میں تو یہ سمجھنے سے ابھی بھی قاصر ہوں۔۔۔پر شاید ناول میں ٹھیک لکھا ممانے۔۔۔۔پاگل ہے بلکل۔۔۔۔۔آج اس کی آنکھوں میں عجیب سی کشش تھی جو مجھے دیوانا کر رہی تھی۔۔بار بار کار میں پیچھے پلٹ کر مجھے دیکھتی۔۔۔۔جیسے بے یقینی سی کیفیت میں ہوا ابھی تک۔۔۔۔میں بھی جواباً مسکرا دیتا۔۔۔۔۔

دل میں ایک عجیب سی بے چینی بڑھ رہی تھی۔۔۔مجھے اپنے ہاتھ پاؤں

ٹھنڈے ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔سچ کہوں تو تصور میں بھی چھبی

نہیں آ رہی تھی کے کیسے ملوں گا ان سے ؟؟؟۔۔۔کیا کہوں گا ان سے

؟؟؟۔۔۔۔وہ مجھے دیکھ۔۔۔۔کیا ری۔ایکشن دیں گی ؟؟؟۔۔۔۔کیا میرا

یوں اچانک سے ملنے آنا درست ہے ؟؟؟۔۔۔اور نا جانے کتنے سوال بیک

وقت ذہن میں گھوم رہے تھے۔۔۔۔ویسے عجیب ہے ناں۔۔۔۔اتنا نروس

میں اپنی ہی ماں سے ملنے کے لئے ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔میری یہ کیفیت وہ

لوگ سمجھ سکتے ہیں جنھوں نے اپنی ماں کی جدائی کا غم سہا

ہو۔۔۔۔جنھیں ہر لمحہ ان کی یاد آتی ہو۔۔۔لیکن مجبوریاں پاؤں میں زنجیر

باندھے ہوئے ہوں۔۔۔

سفر نا جانے لمباء تھا؟؟؟۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔مجھے گمان ہو رہا

تھا۔؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔میں نہیں جانتا۔۔۔جانتا ہوں تو فقط اتنا کے ہر گزرتا

لمحہ مجھے میری بچھڑی ہوئی ماں کے قریب لے جا رہا تھا۔۔۔۔کار جب رکی تو

مجھے ایسا گمان ہوا۔۔۔کے سانسیں بھی رک نہ جائی یں۔۔۔انھیں دیکھتے

ہی۔۔۔

ذہن میں بہت ساری باتیں یک دم چلنیں لگیں۔۔۔۔۔دل میں آیا پہلے

بھت سارے شکوۓ کروں گا۔۔۔۔ان سے ناراض ہوں گا۔۔۔۔کے مجھے

یہ سب بتانے کی پہلے کوشش کیوں نہیں کی؟؟؟۔۔۔۔پھر خیال آیا نہیں

پہلے انھیں بتاؤں گا کے میں کتنا ترسا ہوں ان کی محبت و شفقت کے

لئیے۔۔۔۔انھیں بتاؤں گا۔۔۔۔میں نے بھی بھت شدت سے آپ

سے ملنے کا انتظار کیا ہے۔۔۔۔ایسا لگتا ہے ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ہوتی ہیں جو بظاہر تو نظر نہیں آتیں لیکن وہ ہمارے پاؤں۔۔۔۔ہمارے وجود۔۔۔ہماری سوچ سب کو جکڑے ہوتی ہیں۔۔۔لیکن میں یعنی ذیشان ان بیڑیوں کو توڑ کر بغیر کسی کی پرواہ کئے اپنی ماں سے ملنے چلا آیا۔۔۔۔

دروازہ کھولا تو والناس نے مجھ سے دبی آواز میں کہا۔۔۔بس خاموش رھنا ۔۔۔پہلے وہ اور رضا اندر گئے۔۔۔ہاتھ پاؤں کپکپاتے محسوس ہو رہے تھے مجھے۔۔۔۔سب سے پہلے میری نانی آئیں۔۔۔۔میرے گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔۔وہ بڑی محبت سے میرے سینے سے لگیں۔۔۔۔۔پھر خالہ آئیں۔۔۔وہ لگیں۔۔۔۔۔سب ایک ایک کر کے مجھے ایسے دیکھنے آ

رہے تھے جیسے میں دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔۔۔۔۔سب خود مجھ سے گلے لگے۔۔۔میں تھوڑا عجیب سہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔میں نے اِن لوگوں کے کبھی چہرے دیکھنا بھی گوارا نہیں کئی ے تھے۔۔۔۔۔جن کی آنکھیں میرے لئی ے آنسوں بھارہی تھیں۔۔۔۔

''چلو۔۔۔۔انہیں سرپرائز دیتے ہیں'' والناس واپس آئی ی تھی مجھے لینے۔۔۔۔بتانے لگی وہ سو کر ابھی اٹھی ہیں۔۔۔وہ بھی یہ کہنے پر کہ کوئی آیا ہے جس سے والناس انہیں ملانا چاہتی ہے۔۔۔۔والناس نے مارے خوشی وایکسائٹمنٹ کے میرا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔پر اس لمحے مجھے واقعی اس کے ساتھ کی ضرورت تھی۔۔۔۔میں نے اپنا تھوک نیگلا تھا۔۔۔وہ تو تیزی سے ہاتھ پکڑ کر مجھے مما کے کمرے کے دروازے تک لے آئی ی۔۔۔۔

''کون ہے والناس؟؟۔۔۔۔کس کو ملانے لائی ی ہو؟؟''''مما کی اندر سے آواز آرہی تھی۔۔۔۔ان کی آواز شہد کی طرح میٹھی لگی میرے کانوں کو۔۔۔۔

''جاؤ''والناس نے دبی آواز میں مجھ سے کہا۔۔۔سچ میں۔۔۔۔میں بہت نروس تھا۔۔۔۔اس کے کہتے ہی میں۔۔۔۔کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔وہ دروازے کی جانب ہی منہ کر کے کھڑی تھیں۔۔۔جب پہلی نظر ان پر میری پڑی تو واللہ سانسیں تھم گ ئی یں۔۔۔۔وہ بہت خوبصورت۔۔۔۔نازک سی گڑیا کی مانند تھیں۔۔۔۔لائی ٹ گرین رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس۔۔۔بال فل کیچر تھے۔۔۔مجھے تو پتا ہی نہیں تھا وہ چشمہ بھی لگاتی

ہیں۔۔۔اتنی پیاری سی تھی میری مما۔۔۔کے ھائے ئے ئے

۔۔۔میرا دل۔۔۔۔۔۔

اتنی باتیں سوچیں تھیں۔۔۔کے یہ کہوں گا۔۔۔وہ بولوں گا۔۔۔فلاں شکوہ کروں گا۔۔۔پر جب وہ سامنے آئی یں۔۔۔مانو میری زبان پر قفل لگ گیا ہو۔۔۔ساتھ ہی نہیں دے رہی تھی کمبخت۔۔۔۔سوائے ان کے سینے سے لگنے کے ذھن کو اور کچھ نہیں سوجھ رہا تھا۔۔۔وہ تو مانو مجھے دیکھتے ہی سکتے میں چلیں گ ئی یں ہوں۔۔۔صرف آنکھیں بول رہی تھیں ان کی۔۔۔ان کے آنسوں کا ہر قطرہ ان پر ہوئے ظلم کی داستان خود بتا رہا تھا۔۔۔یہ لمحہ لکھتے وقت مجھے لگتا ہے۔۔۔وہ واپس جی رہا ہوں میں۔۔۔اتنا خوبصورت کے بار بار جینے کا دل کرتا ہے۔۔۔

میں بس ان کے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔بس گلے لگ گیا۔۔۔دل چاھتا ہے

یہ جملہ بار بار لکھوں۔۔۔تا کے جو جملے میں شدت ہے وہ آپ تک

پہنچے۔۔۔۔ھائے ئے ئے ئے۔۔وہ خوش نصیب وقت آنپہنچا

تھا۔۔۔جب میں اپنی ماں کے حصار میں تھا۔۔۔جو سوز و گداز۔۔۔جو

کرب انہوں نے میری جدائی ی میں سہا تھا۔۔۔اس کا انعام فقط وہ جملہ

نہیں ہو سکتا تھا جو میں ادا کرنے والا تھا۔۔۔لیکن میں نے بار بار ان کے

ناول میں پڑھا تھا کہ وہ اس جملے کی منتظر ہیں۔۔۔اس ل ئ ے ادا

ک ئ ے بغیر نہ رہ سکا ”مما آپ غلط نہیں تھیں۔۔۔مما آپ بے قصور

ہیں۔۔۔مما میں آپ کی خواہش پوری کرنے آیا ہوں۔۔۔“ یہ سن وہ اس

قدر پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔کے اب میرے پاس الفاظ کا ذخیرہ

ختم ہو گیا۔۔۔ان کی اس لمحے کی خوشی و غم کی ملی جھلی کیفیت بیان کرنے

کے ل ئے۔۔۔۔لوگ اکثر یہ والی مثال دیتے ہیں۔۔۔کے ہرن کا بچھڑا

ہوا بچہ اسے مل گیا ہو۔۔۔۔ لیکن یہ مثال میرے نزدیک میری ماں کے

جذبات بیان کرنے کے ل ئے ناکافی معلوم ہو رہی ہے۔۔۔۔۔کافی دیر

تک ہم ماں بیٹے روتے رہے۔۔۔۔یہ دل بڑا ترسہ تھا اپنی ماں کے سینے سے

لگنے کے ل ئے۔۔۔۔شاید اس ل ئے قرار ہی نہیں آ رہا

تھا۔۔۔۔والناس آ کر روتے ہوئے کہنے لگی "کیا میں بھی آپ کی روتو ٹیم میں

شامل ہو سکتی ہوں۔۔۔۔ قسم سے۔۔۔۔مجھے بھی بہت زور سے رونے کا دل

چاہ رہا ہے"اس کے کہتے ہی میں اپنی ماں کے سینے سے ہٹ کر "اس پگلی کو

ہی آپ نے اپنی خواہش بنانا تھا؟؟؟"میں نے اسے چھیڑنے کے ل ئے

منہ بسور کہا تو وہ جواباً "دیکھ رہی ہیں خالہ جان یہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔میں بتا

دوں مسٹر ذیشان۔۔۔۔شادی تو آپ کو اس پگلی سے ہی کرنی پڑے گی"اس

نے ذرا اکڑ کر جواب دیا تھا۔۔۔اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے تو مما کے چہرے پر بھی پیاری سی تبسم بکھر آئی ی۔۔۔

اگلے ہی لمحے اکڑ چھوڑ۔۔۔۔رونا شروع کر "خالہ جان'' کہتے ہوئے مما کے سینے سے لگی۔۔۔اس پگلی کو نجانے کیوں یہ گمان ہوا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔۔۔جبکے میں نے شرارت سے اپنی مما کو آنکھ ماری تھی۔۔۔جس کے جواب میں وہ بھی مسکرادیں۔۔۔۔

یقین کریں مما کا مسکراتا چہرہ دیکھ شدت سے خیال آیا۔۔۔کیسے ؟؟؟۔۔۔کیسے اتنے خوبصورت رخسار پر میرے ظالم باپ نے تماچے مارے ؟؟؟۔۔۔۔ان کا ہاتھ نہیں کانپا؟؟؟۔۔۔۔۔انہیں شرم نہیں

آئی ی؟؟؟۔۔۔۔کیسے انہوں نے اتنی خوبصورت لڑکی کو کبھی پسند ہی

نہیں کیا؟؟؟۔۔۔۔شاید زبردستی کی شادی کا یہی نتیجہ ہوتا

ہے۔۔۔۔خاص طور پر لڑکے کی۔۔۔۔ابو نے میری پاکیزہ وحیادار۔۔۔

باکردار ماں کی قدر کی ہی نہیں۔۔۔۔بن چاہے جو مل گ ئی یں تھیں

انہیں۔۔۔

******_______**********

ایک کہانی اور تھی جس سے ابھی تک میں بھی بے خبر تھا۔۔۔ چلیں جلدی

سے بتا دیتا ہوں زیادہ سنسنی نہیں پھیلاتا۔۔۔

ایک دن اچانک مجھے یونی میں کال آئی ی ان نون نمبر سے۔۔۔ میں لیکچر لے رہا تھا۔۔۔اس ل ئی ے سیل سائلینٹ پر تھا۔۔۔۔ کلاس اف کے بعد جب میں نے اسی نمبر پر کال بیک کی۔۔۔ تو ایک لڑکے کی آواز میری کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔ وہ مجھ سے ملنا چاھتا تھا۔۔۔۔ کہنے لگا کے جب بھی اپنی ماں سے ملنے کراچی آؤ مجھے بتادینا۔۔۔۔ ہم ملنے کی جگہ اور ٹائی م ڈیسائیڈ کر لیں گے۔۔۔۔ کوئی ی ضروری بات کرنا چاھتا ہے۔۔۔ میری مما کے متعلق۔۔۔۔ مجھے بہت اشتیاق ہوا کے آخر یہ ملک علی کندی ہے کون؟؟؟۔۔۔ اور کیوں ملنا چاھتا ہے یہ مجھ سے۔۔۔۔

جب میری ملاقات ملک علی کندی سے ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کے وہ میری مما سے شادی کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔۔۔ ملک علی دیکھنے میں تو کافی

خوبرو نوجوان تھا۔۔۔ جھوٹ نہیں کہوں گا۔۔۔اس وقت تو بہت غصہ آیا۔۔۔دل چاہا سالے کا سر پھوڑ دوں۔۔۔ لیکن اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے۔۔۔۔۔اور اچھے ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہونے کا لحاظ رکھ کر۔ "آپ جانتے نہیں ہیں کیا؟؟۔۔۔وہ ایک شادی شدہ عورت ہیں۔۔۔اور آپ اس وقت اسی کے بیٹے سے بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔میں دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔میری بات سنتے ہی اس کے چہرے پر ایک پُراسرار مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔۔

"تم بیٹے ہو تبھی تو تمھارے پاس آیا ہوں اپنا پرپوزل لے کر۔۔۔اور رہی بات شادی شدہ ہونے کی۔۔۔۔تو وہ بیچاری تو زندہ لاش ہے۔۔۔۔وہ کسی کی بیوی کیسے ہو سکتی ہے؟؟؟۔۔۔۔سوری ٹو سے۔۔۔۔بٹ۔۔۔۔ تمھارے

باپ نے اس بیچاری کو دیا کیا ہے نکاح کے بعد۔۔۔ سوائے دوکھ۔۔ تکلیفیں ۔۔۔ غموں اور تنھائی ی کے۔۔۔ جن تنہائیوں کو ختم کرنے کے لیے وہ ناول کا سہارا لیتی ہے۔۔۔۔ تمھیں نہیں لگتا اس باکردار لڑکی کا بھی اتنا ہی حق ہے زندگی پر جتنا تمھارا اور میرا ہے۔۔۔ کیوں صرف اسے اپنی ماں ہونے کی سزا دے رہے ہو۔۔۔ تمھاری محبت میں۔۔۔ وہ مظلوم تو تنھاء رہ گ ئی ی۔۔۔ یہ نظر نہیں آتا تمھیں۔۔۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں ۔۔۔ میں فبیحہ کو پسند کرتا ہوں۔۔۔ میں اس کا ریڈر بھی ہوں اور سپورٹر بھی۔۔۔ میں خود بھی ایک رائی ٹر ہوں۔۔۔ مجھے فبیحہ میں انٹرس اس کے ناول پڑھ پڑھ کر ہوا۔۔۔ تم نے کبھی اس کے ناول پڑھے ہیں ؟؟؟۔۔۔ نہیں پڑھیں ہوں گے۔۔۔۔ ورنہ تمھیں پتا ہوتا ۔۔۔ تمھاری ماں کے ایس آگل کتنے ارمان تھے۔۔۔۔ لیکن اس چلبلی سی لڑکی کی شادی تو ایک سال بھی نہ چل سکی۔۔۔ تو وہ ارمان تحریروں میں ہی

رہ گ ئی ے۔۔۔ کبھی فرصت ملے تو پڑھنا۔۔۔اور پھر مجھ سے اتنے ہی بھرم سے کہ کر دیکھانا کے وہ تمھاری ماں ہے اور شادی شدہ عورت ہے۔۔۔۔۔اسے ان ظلم کی بیڑیوں سے آزاد کر دو۔۔۔یہ وہ سب سے خوبصورت تحفہ ہو گا جو ایک بیٹا اپنی ماں کو دے گا۔۔۔چاہو تو میری چھان بین نکل وا سکتے ہو۔۔۔سوائے چائے کے کسی چیز کا شوق نہیں رکھتا ۔۔۔بولتا کم ہوں۔۔۔لکھتا کمال ہوں۔۔۔تمھاری مما کے ناولز میری کمپنی ہی پبلش کرتی ہے۔۔۔اچھے خاصے کھاتے پیتے گھر کا ہوں۔۔۔مزید معلومات تم خود نیکل والے ناں۔۔۔اور ہاں۔۔۔میں تمھاری مما کا رشتہ لے کر بھی جا چکا ہوں۔۔۔پر وہ مانتیں نہیں ہیں۔۔۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید اسے تم سے ڈر ہے۔۔۔کہ تم کیا سوچو گے۔۔۔تمہارا اس بارے میں کیا نظریہ ہو گا۔۔۔۔اس ل ئی ے تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔تمھاری تو شادی ہو جائے گی۔۔۔پر فبیحہ کا کیا

؟؟؟۔۔۔کیا زندگی بھر وہ لڑکی ایسے ہی تنھا رہے گی؟؟؟؟۔۔۔۔میں تمہیں دو آپشن دیتا ہوں۔۔۔پہلا۔۔۔۔فبیحہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ۔۔۔۔اور اپنے باپ سے اور دادا دادی سے اس کا حق دلواؤ۔۔۔اس کے دامن میں جتنے کانٹیں ہیں انھیں ہٹاؤ۔۔۔۔۔لڑؤ سب سے۔۔۔۔آخر بیٹے ہو تم اس کے۔۔۔۔تم نہیں لڑو گے تو کون لڑے گا اس کے حق کے ل ئی ے۔۔۔۔

یا سیکنڈ اپشن۔۔۔۔اسے ان سب سے آزاد کر دو۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔''ملک علی کندی کی کہی ہر بات دل پر اثر کر گ ئ ی تھی میرے۔۔۔۔۔۔دل پر ایسی چوٹ مار کر گیا تھا وہ۔۔۔جس کا مرہم ڈھونڈنے کے لئے میں پاگل ہوئے جارہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے اپنے مما کے کچھ اور ناولز پڑھے۔۔۔۔واقعی وہ ملک علی کندی غلط

نہیں تھا۔۔۔۔ان کے چلبلی ہیروئن۔۔۔ان کے ارمان کی عکاسی

تھی۔۔۔۔۔جو دل کے کسی کونے میں بے دردی سے مار کر دفن کر دیے

تھے انہوں نے۔۔۔۔۔آج میں لکھتا ہوں۔۔۔۔۔میں تڑپ اٹھا نہیں پڑھ

کر۔۔۔۔اتنے چھوٹے چھوٹے ارمان۔۔۔۔۔کے بس۔۔۔۔۔پتا ہی نہیں

چلا کب میرے آنکھیں آنسوں برسانے لگیں۔۔۔۔اور وہ آنسوں میری

مما کی تحریر پر گرنے لگے۔۔۔۔۔۔ھائے ئے ئے ئے ئے۔۔۔۔۔میری

ماں ہونے کے بعد کیا خوشیوں پر سے ان کا حق ختم ہو گیا؟؟؟؟؟۔۔۔۔یہ

سوال میرا ضمیر مجھ سے بار بار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔فرسٹ آپشن پر عمل کرنا تو

ناممکن تھا۔۔۔۔میرے ابو۔۔۔دادا۔۔۔۔دادی۔۔۔۔سارے چاچا انکی

بیویاں۔۔۔ پھوپھوئیں۔۔۔۔ وانیہ اس کی بیٹیاں۔۔۔۔ جو ابھی تک میرے باپ کے انتظار میں بیٹھی ہیں۔۔۔۔۔ ان سب سے بیک وقت لڑنا ممکن نہیں تھا۔۔۔۔ ساتھ ساتھ یہ لوگ جادو گر بھی ٹھرے۔۔۔۔۔ پتا چلا پھر میری مما کو مارنے کے پیچھے پڑ گئے تو۔۔۔۔۔۔

اپنے والد کے بارے میں کیا لکھوں۔۔۔۔ آپ خود سمجھدار ہیں۔۔۔۔۔ کیوں میرے ابو کو میری مما کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔۔۔ وانیہ چاچی نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔۔۔ پر دادا دادی بھت ٹیڑھی کھیر ہیں۔۔۔۔۔ وہ مانیں ہی نہیں۔۔۔ شادی کے لئیے۔۔۔۔۔ جو چل رہا تھا۔۔۔۔ ویسے ہی چلنے دیا۔۔۔۔۔۔ وانیہ کی پوری فیملی بھی اچھا خاصہ لوٹتی تھی میرے ابو کو۔۔۔۔۔۔۔

اب بہت بڑا فیصلہ میرے نازک کندھوں پر آگیا تھا۔۔۔اگر آپ میری جگہ ہوتے تو کیا فیصلہ کرتے ؟؟؟۔۔۔۔۔

کچھ دنوں بعد میں دوستوں کے ساتھ پکنک کا بہانہ کر کے کراچی گیا۔۔۔وہاں اپنی مما سے باتوں ہی باتوں۔۔۔"آپ کو ملک علی کندی کیسا لگتا ہے ؟؟؟" میں سوال کرنے میں بہت ہچکچا رہا تھا۔۔۔پر میں نے کافی ہمت جمع کر کے پوچھ ہی لیا تھا۔۔۔وہ میرے اچانک کیئے گئے سوال پر چونک کر مجھے دیکھنے لگیں۔۔۔

”کیا ملک سے کوئی ی بات ہوئی ی ہے تمھاری؟؟؟؟۔۔۔۔“ وہ بڑے
پریشان ہو کر مجھ سے پوچھنے لگیں۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔آپ سے نکاح کی خواہش رکھتا ہے وہ۔۔۔۔اور میں نے جتنی
معلومات حاصل کی ہے اس کے بارے میں۔۔۔۔وہ اچھا اور سلجھے دماغ کا
مالک ہے۔۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر وہ آپ کو سمجھتا
ہے۔۔۔۔وہ۔۔“ ابھی میں بول ہی رہا تھا۔۔۔

”تم بھول گ ئی ے ہو کیا؟؟۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔“ جب انھوں نے بولنا
شروع کیا تو والناس خاموش نہ رہ سکی اور بیچ کنور سیشن میں کود پڑی۔۔۔

"کے آپ شادی شدہ ہیں۔۔۔ یاد ہے ہمیں۔۔۔۔ یہ والا صدمہ جو ناسور کی طرح لگا ہے۔۔۔۔ بھولنے والا تھوڑی ہے۔۔۔۔ پر اب ہم دونوں چاہتے ہیں کے آپ اپنی زندگی میں آگے بڑھیں۔۔۔" والناس تو مجھ سے بھی زیادہ جذباتی ہو گئی تھی۔۔۔۔ مما کی آنکھیں صاف انکار کر رہی تھیں اور لہجہ نہایت احتجاجی۔۔۔۔۔ انھوں نے ہم دونوں کو بچہ کہ کر ٹال دیا۔۔۔۔ ہم نے بھی ٹھان لی۔۔۔ فبیحہ کو خوشیوں بھری زندگی دینے کی۔۔۔۔

میں دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہو شاید۔۔۔ کیونکے میں نے اپنی مما کی دوسری شادی کا بیڑا اٹھا رکھا تھا۔۔۔۔ جس پر سوائے والناس کے سب باتیں بنا رہے

تھے۔۔۔۔۔۔پر میری نانی نانا۔۔۔میں لکھ لکھ کر تھک جاؤں اتنی دعائیں دیتے مجھے۔۔۔۔

"آپ کیوں شادی نہیں کرنا چاھتیں؟؟؟۔۔۔۔ملک میں کوئی برائی ہے؟؟؟۔۔۔۔یا آپ کو پسند نہیں ہے؟؟"ایک مہینہ ہونے کو آیا تھا۔۔۔پر مجال ہے مما کے کان میں جوں بھی رینگ رہی ہو۔۔۔۔

"ذیشان یہ کیسے سوال ہیں؟؟؟۔۔۔کون بیٹا اپنی ماں کی شادی کرواتا ہے۔۔۔۔تم پاگل ہوگئے ہو کیا؟؟؟۔۔۔۔"میرے سوالوں پر وہ آگ بگولہ ہوگئیں تھیں۔۔۔۔پر میں تو آج خاص آیا ہی ان کی (ہاں) کروانے تھا۔۔۔۔ان کے غصے سے ڈر کر چپ نہیں ہوا۔۔۔۔کیونکے آدھی

عمر تو وہ اپنی انتظار میں ضائی ع کر چکی تھیں۔۔۔۔مزید آدھی کا ضیاء میں افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔میں انہیں ایک خوشحال زندگی دینا چاہتا تھا۔۔۔۔میری نظر میں جس کی وہ پاکیزہ عورت حقدار تھی۔۔۔۔

"کہاں لکھا ہے ایک بیٹا اپنی ماں کا دوسرا نکاح نہیں کرواسکتا؟؟؟۔۔۔۔مجھے بتائی یں۔۔۔۔آپ بھی ایک انسان ہیں۔۔۔۔آپ کو پورا حق ہے ایس آ فیسحہ جینے کا۔۔۔۔ہر وقت ذیشان کی ماں ہونے کا میڈیل پہن کر گھومنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔آپ میری ماں ہونے سے پہلے ایک انسان ہیں۔۔۔۔آپ کی بھی تو خواہشات ہوں گی۔۔۔۔ارمان ہوں گے۔۔۔۔خواب ہوں گے۔۔۔۔۔کیوں ان سب کو مار مار کر جی رہی ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔پلیز مما۔۔۔۔زندگی کی طرف لوٹ

آئی یں۔۔۔۔ایک بار ملک کو موقع دے کر تو دیکھیں۔۔۔۔" میں نے آج مما کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا تھا۔۔۔۔انہیں۔۔۔۔ان ہی کے زندہ ہونے کا احساس دلایا تھا۔۔۔۔میری بات سن وہ میرے سینے سے لگ کر رونیں لگیں۔۔۔۔

پتا ہے روتے ہوئے کیا کہ رہی تھیں؟؟؟؟۔۔۔۔کہنے لگیں معاشرہ مجھے طلاق یافتہ کہے گا۔۔۔۔اور یہ طعنہ سننے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔افففف۔۔۔۔یہ معاشرہ اور اس کی طعنہ کشیاں۔۔۔۔بس نہیں چلتا کے ایک ایک فرد سے جا کر پوچھوں۔۔۔۔اگر حضور کے دور میں بیٹیوں کو زندہ در گو کرنا گناہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔تو کیا ایک زندہ لڑکی کو طلاق یافتہ ہونے کے خوف سے زندہ لاش بنا کر پوری زندگی گزروانا گناہ

نہیں ہے۔۔۔۔۔ کہاں لکھا ہے ایک طلاق یافتہ عورت کو برا بھلا

کہو۔۔۔۔۔ اسے ایسا محسوس کراؤ کے وہ گالی بن گ ئی ی ہے۔۔۔۔ ایسا

تو کہیں نہیں لکھا تھا۔۔۔۔۔ کہاں سے لاتے ہو یہ فر سودہ

نظام ؟؟؟۔۔۔۔۔

میں پوچھتا ہوں۔۔۔۔ ایک نیک عورت زندگی اکیلے کاٹنے کو تیار ہے۔۔۔

صرف شوہر کے نام کا لیبل لگا کر۔۔۔۔ مگر طلاق لینے میں معاشرے سے ڈر

رہی ہے۔۔۔۔ تو بتائیں کون قصوار ہے ؟؟؟۔۔۔۔ وہ عورت۔۔۔۔ یا

۔۔۔ ہمارا فرسودہ نظام والا معاشرہ ؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کہہ دیا اپنی ماں سے۔۔۔۔میں ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔میرا یہ کہنا ان کی آنکھوں میں اک عجیب سی چمک لے آیا تھا۔۔۔وہ چمک زندگی کو ایک بار پھر سے جینے کی امنگ تھی۔۔۔۔مجھے میرا جواب مل گیا تھا۔۔۔۔وہ جینا چاھتی تھیں۔۔۔۔

بھت تماشے ہوئے۔۔۔۔اتنے کے لکھنے سے قاصر ہوں۔۔۔دادی نے تو ہنگامہ برپا کر دیا۔۔۔جب انہیں میں طلاق کا مطالبہ کرتا نظر آیا۔۔۔افففففف۔۔۔۔کہنے لگیں جادو کیا ہے فصیحہ نے تجھ پر۔۔۔۔وہ چالاک لومڑی تجھے اپنے جال میں پھنسا رہی ہے۔۔۔ماں بننے کا ناٹک کر کے تجھے اپنی سائٹ کر رہی ہے۔۔۔تو بھول گیا تجھے خود

پھینک کر گ ئ ی تھی وہ۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔ہاں بھ ئ ی۔۔۔۔ کتنا لکھوں۔۔۔۔ سمجھ جائ یں آپ۔۔۔۔۔۔

میں نے ابو سے صاف کہا۔۔۔ میری مما کو طلاق دیں۔۔۔۔ انہوں نے پوچھا تم کس حق سے مانگ رہے ہو؟؟؟۔۔۔ میں نے بڑے بھرم سے کہا ۔۔۔ فبیحہ کا بیٹا ہونے کے حق سے۔۔۔۔ ویسے بھی آپ کو کیا فرق پڑتا ہے ان کے آپ کے نکاح میں بندھے ہونے یا نہ ہونے سے۔۔۔۔۔۔ میرے ابو کاری۔ ایکشن اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔۔ ان کا پالا ہوا بیٹا ۔۔۔۔ منہ میں زبان فبیحہ کے ل ئ ے رکھتا ہے۔۔۔ یہ دیکھ وہ مارے حیرت کے دم بخود رہ گ ئ ے تھے۔۔۔۔ انھوں نے کہا فبیحہ خود مانگے گی تو دیں گے ورنہ نہیں۔۔۔۔۔ میں بھی ضدی ماں باپ کی ضدی اولاد

ٹھرا۔۔۔میں تین دن بعد ہی نانااور بڑے ماموکو لے کر پہنچ گیا۔۔۔۔ابو کو کوئی ی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔انھوں نے تین طلاقیں ایک ساتھ دے ڈالیں۔۔۔

اب مجھ پر دادی نے خوب پابندیاں لگانا شروع کر دیں تھیں۔۔۔لیکن میں یونی کی چھٹی کر کے کراچی نیکل جاتا۔۔۔۔

*****_____ ****

آخر کار وہ دن آیا جب میری مما دولہن کے لباس میں اپنے کمرے میں کھڑی تھیں۔۔۔میں تو اپنی مما کے سو سو صدقے ہزار ہزار جان واری جارہا تھا۔۔۔"آپ کی خواہش تھی ناں میرا ہاتھ پکڑ کر چلنے کی۔۔۔چلیں

تھام لیں ہاتھ۔۔۔“میں نے ہاتھ بڑھا کر کہا تو ان کی آنکھیں موتی برسانے لگیں۔۔۔۔

”ارے ارے۔۔میک۔اپ خراب ہو جائے گا“ والناس فوراً ٹیشو سے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔تو میں اسے چھیڑے بغیر نہ رہ سکا”ہاں مما۔۔۔۔پھر آپ بھی اِس جیسی دیکھیں گی“میں نے منہ بسورتے ہوئے والناس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔تو والناس منہ سے زبان نیکال کر مجھے چڑانے لگی۔۔۔۔

”چلیں ہاتھ پکڑیں۔۔۔۔“میں نے مسکراتے ہوئے ہاتھ پھر بڑھایا۔۔۔تو ہاتھ پکڑ کر بِلک بلک کر رونا شروع ہو گ ئی یں۔۔۔۔میں نے اپنے

جذبات پر بڑی مشکل سے قابو پار کھا تھا۔۔۔ لیکن جب انہیں دلاسہ دینے

کے ل ئی ے سینے سے لگایا تو اشک۔۔۔ میرا چہرہ بھی بھیگو

گ ئی ے۔۔۔۔ اللہ۔۔۔ وہ لمحہ۔۔۔۔ والناس مما کو چپ کرانے کی

مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔ وہ سینے سے ہٹ کر میری پیشانی چومتے

ہوئے بولیں۔۔۔ ''خدا نے مجھ غریب فیحہ کی سن لی۔۔۔ اور تمھیں بھیج

دیا۔۔۔ میرے بچے تم خدا کی رحمت و نعمت دونوں بن کر آئے ہو میری

زندگی میں۔۔۔۔ سمجھ نہیں آتا کن الفاظوں میں شکریہ ادا کروں

تمھارا۔۔۔ بس اتنا کہوں گی۔۔۔ خدا تمہاری جیسی اولاد سب کو دے'' ان

کے کہے وہ چند جملے میرے دل پر سنہرے قلم سے تحریر ہو گئے تھے۔۔۔

''بس کرؤ یار۔۔۔کیا مجھے بھی رولاؤ گے؟؟'' والناس مما کو چپ کراتے کراتے خود ہی رونا اسٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔

''میری بچی تم بھی آؤ۔۔۔۔اللہ۔۔پتا ہے میری بڑی خواہش تھی کے میری ایک بیٹی ہو۔۔۔۔۔تم جب جب مجھ سے میری ہی خوشیوں کے لئے لڑتی تھی ناں۔۔۔تو مجھے محسوس ہوتا تھا کہ خدا نے میری خواہش پوری کر دی ہے۔۔۔۔'' مما نے اس کی پیشانی بھی بڑے پیار سے چومی تھی۔۔۔۔اس وقت تو مجھے بھی والناس پر بڑا پیار آرہا تھا۔۔۔وہ واقعی اور لڑکیوں سے کافی مختلف تھی۔۔۔۔اس نے مما کو منانے اور دوسری شادی کرانے میں بہت ساتھ دیا تھا میرا۔۔۔۔بلکے مجھے بعد میں پتا چلا۔۔۔ملک علی کندی کو میرا

فون نمبر دینے والی بھی وہی تھی۔۔۔۔۔یہ جاننے کے بعد تو میں ہزاروں

جان فدا تھا اس پر۔۔۔۔۔

وہ لمحہ والناس نے فوراً کیمرے میں قید کر لیا جب میں اور مما ایک دوسرے کا

ہاتھ پکڑ کر باھر آئے۔۔۔۔۔ملک علی کی پہلی شادی تھی تو اس لیے ان کے

بہت ارمان تھے۔۔۔ مگر مما سادگی سے نکاح اور رخصتی چاھتی تھیں تو ملک

علی نے ان کی کہی بات کا مان رکھا۔۔۔۔ لیکن ولیمہ کافی بڑے پیمانے پر کیا

گیا۔۔۔میں بہت خوش تھا۔۔۔اپنی مما کے چہرے پر خوشی و اطمینانی

دیکھ۔۔۔ان کی آنکھیں بار بار مجھے شکریہ ادا کر رہی تھیں۔۔۔جواب میں

۔۔۔۔میں بار بار مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

''مسٹر ذیشان۔۔۔۔ویل یو میری می ؟؟؟''میں آرام سے اسٹیج کے پاس کھڑے ہو کر مما کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے کسی کے بولنے کی آواز آئی۔۔۔آواز تو والناس کی تھی۔۔۔میں پیچھے مڑا تو چونک گیا۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر انگوٹھی ہاتھ میں لئے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔مجھے بہت عجیب فیل ہوا۔۔۔سب ہمیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

''کیا کر رہی ہو؟؟؟۔۔۔۔اٹھو''میں نے ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا

''نہیں پہلے سوال کا جواب دو''وہ بلا کی لاپرواہ لڑکی معلوم ہو رہی تھی مجھے۔۔۔۔جیسے اپنے ارد گرد کے ہجوم کی ذرا بھی پروانہ تھی۔۔۔۔۔جبکے میں لڑکا ہو کر ہلکہ سہ گھبرا گیا تھا۔۔۔۔

"میں سوال کا جواب دے دوں گا پہلے اٹھ جاؤ" میں اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے گویا ہوا۔۔ ہم دونوں سبھی کی نگاہوں کا مرکز بنے ہوئے

تھے۔۔۔۔لوگ دولہن دولہا کو چھوڑ۔۔۔۔ ہم ہی پر فوکس کر رہے تھے

اب۔۔۔۔

"بھئی درد ہو رہا ہے میرے پاؤں میں۔۔۔ جلدی جواب دو" وہ التجائی لہجے میں بولی تو میرے چہرے پر گہری تبسم بکھر آئی۔۔۔۔

"اففف۔۔۔۔یہ پگلی۔۔۔ مما نے بھی یونیک لڑکی چنی ہے میرے لیے۔۔۔" دل میں سوچتے ہوئے۔۔۔۔

میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا’’میری ماں کی خواہش ہو تم

پگلی۔۔۔۔۔ تمھیں منع کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔پر اب کھڑی ہو جاؤ پلیز

‘‘یہ کہہ کر میں نے اسے کھڑا کیا۔۔۔اس کے چہرے پر مسرت ہی مسرت

نظر آرہی تھی۔۔۔اس نے مجھے انگوٹھی پہنائی ی۔۔۔میرے پاس

انگوٹھی نہیں تھی لیکن وہ میرے بدلے کی بھی لے آئی تھی۔۔۔ماناپڑے گا

پوری تیاری سے آئی تھی وہ دیوانی۔۔۔۔میں نے بھی بغیر کسی کی پرواہ کیے

اسے انگوٹھی پہنادی۔۔۔

انگوٹھی پہنا کر۔۔۔۔میں نے پنگا چھیڑا تھا۔۔۔پھر دو سال تک اپنے ابو

۔۔۔اور دادا۔۔دادی کو والناس کے ل ئی ے مناتا رہا۔۔۔۔۔میں نے

بہت پلاننگ اور سوچ سمجھ کے کام کئے تھے سارے۔۔۔۔۔وہاں

دوسری طرف والناس کا رشتہ لے کر میری مماخود گئی تھیں اپنا ارمان

پورا کرنے۔۔۔۔۔۔میں واحد لڑکا ہوں گا جس کا ایک ہی لڑکی کے لئے دو

طرف سے رشتہ گیا ایک مما کی طرف سے۔۔۔۔۔ایک ابو کی طرف

سے۔۔۔۔۔۔

میں نے زرش خالہ کو الگ سے بھی مطمئن کیا تھا۔۔۔کے والناس کو

۔۔۔۔۔خاص خطرناک (اپنوں) سے۔۔۔۔۔۔ بہت دور رکھوں

گا۔۔۔۔بس وہ میری ماں کی خواہش مجھے دے دیں۔۔۔۔۔بیان کی

ضرورت تو نہیں ہے کہ اپنوں سے مراد یہاں کون ہے۔۔۔مجھے یقین ہے

آپ سمجھ گئے ہونگے

ہمممم۔۔۔۔۔۔سب ایک حسین خواب سہ لگتا ہے۔۔۔۔۔۔میں نے اپنی خود کی کمائی ی سے اچھے علاقے میں ایک تین کمروں کا کشادہ فیلٹ خرید لیا تھا۔۔۔۔

ہماری شادی میں کافی ڈرامے بھی ہوئے۔۔۔۔پر اللہ کے کرم سے والناس میری دولھن بن کر آج میرے کمرے میں موجود ہے۔۔۔۔ کبھی کبھار زندگی ناممکنات کو ممکن کر کے دیکھادیتی

ہے۔۔۔۔ جیسے۔۔۔۔ ❤️ میری اور والناس کی شادی ❤️ ۔۔۔

شادی کی پہلی رات میں نے اسے بتایا کے اگر میں اس کی بچپن کی محبت ہوں۔۔۔۔۔تو وہ بھی میری پہلی نظر کی سچی اُنس ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے بڑی شدت سے چاہا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔ جس کی ہر ادا پر سو سو واری قربان جاتا ہے میرا دل۔۔۔۔۔۔۔وہ جھیپ گ ئی ی تھی میری محبت کا اظہار سن کر۔۔۔۔۔میں نے اس کے جھیپے ہوئے خوبصورت وجود کو اپنی باھوں کے حصار میں جگڑ لیا تھا۔۔۔میں بھت خوش نصیب ہوں کے مجھے والناس جیسی لائف پارٹنر ملی۔۔۔۔

ممانے اپنا ناول مکمل کر کے شائ ع کیا۔۔۔۔ جس پر بھت زبردست ریویو آیا۔۔۔۔لوگوں نے بھت دعاؤں سے نوازا۔ ❤️ ۔۔۔

Happy Ending